آئینہ نکاح وطلاق

مصنف

مفتی محمد علیم خان قادری امجدی

صدر المدرسین جامعہ عربیہ اہلسنت گلشن رضا، بسکوہر بازار ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

ناشر

جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا

بسکوہر بازار، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

JAMIA ARBIA AHLE SUNNAT GULSHAN-E-RAZA

Biskohar Bazar, Siddharth Nagar, U.P. Mob. : 7398405776, 9450549182

Scanned with CamScanner

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو — ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا ... — جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی (سرکار اعلیحضرت)

۸۶/۹۲ء

مختصر تعارف آئینۂ نکاح و طلاق

از: عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

بحمدہ تبارک و تعالیٰ تقریباً ڈیڑھ درجن سے زائد کتب ڈیلیہ نیٹ پر ڈلوانے کے بعد اب مذکورہ کتاب وٹساپ وغیرہ پر قارئین ملاحظہ کریں ۔

آج مغربی تہذیب و تمدن نے مسلمانوں کو اپنے مذہب سے کوسوں دور کر دیا ہے ۔ مگر اس سیلاب بلاخیز میں بھی بہت سے لوگ صحیح حکم جاننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

عزیز گرامی فاضل نوجوان مفتی محمد علیم خاں صاحب قادری امجدی صدر المدرسین جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا ۔ بسکوہر بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی) نے بڑی عرق ریزی سے سوال و جواب کے پیرائے میں عمدہ اور دلکش انداز میں مذکورہ کتاب کو ترتیب دیا ہے ۔ شادی بیاہ سے متعلق جن جن مسائل کی فی زمانہ ضرورت پڑتی ہے ۔ تقریباً ان سب کو اختصار کے ساتھ معتبر حوالوں سے مزین کرتے ہوئے یکجا کر دیا ہے ۔ حالات حاضرہ کے احوال و کوائف کو پیش نظر رکھتے ہوئے جہاں اور اہم اور ضروری مسائل مرقوم کئے ہیں ۔ وہیں خصوصیت کے ساتھ صفحہ ۶۲ تا ۶۶ پر مرتدین زمانہ یعنی وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ، رافضیہ، ندویہ اور صلح کلیہ وغیرہم سے نکاح کے متعلق فقہ حنفی کی بڑی بڑی کتابوں کے حوالے سے صاف صاف بتا دیا ہے کہ ان کا نکاح ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب یعنی وہابی ہوں یا سنی، کافر ہوں یا مشرک جس سے بھی ہوگا محض زنا ہوگا ۔ مرتد مرد ہو یا عورت ۔ اور ان کی اولاد ولد الزنا کہلائے گی ۔

اہل اسلام! اس کتاب کو سنجیدگی کے ساتھ ضرور مطالعہ کریں اور عمل کر کے سعادت دارین سے مالامال ہوں ۔ مزید خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے ہر مرتد اور بے دین کا ذبیحہ مردار و حرام ہے، ان کے ساتھ نکاح حرام و باطل محض زنا، ان کی نماز جنازہ، ان کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا غرضیکہ کوئی برتاؤ مسلمان جیسا کرنا ہرگز ہرگز کسی طرح جائز نہیں ۔

Scanned with CamScanner

اپنے مذہب کو نہ ہرگز چھوڑیئے   اور بدعقیدوں سے نہ رشتہ جوڑیئے

بے ادب جو ہے رسول اللہ کا   کیا تعلق ہم سے اس گمراہ کا

اس سے رشتہ ناطہ کرنا کیوں گوارا ہو گیا   جو نبی کا نہ ہوا کیسے تمہارا ہو گیا

اس کتاب کو بھی نیٹ پر لاکر عالم اسلام میں پھیلانے کا کام بھی برادر طریقت عرفان رضا صاحب قادری رضوی ہی انجام دیا ہے۔ مولا تبارک و تعالیٰ ان کی اور اس خالص دینی اشاعتی کاموں میں حصہ لینے جملہ اہل سنن کی کاوشوں کو بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ قبول فرمائے اور ہمیں مسلک رضویت کی ترویج و اشاعت میں تازیست معروف رکھ خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

اب عظمت مصطفےٰ کے دشمن وہابیوں دیوبندیوں کے پیر عارف باللہ حاجی شاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے وہابیت سوز اشعار ملاحظہ فرمائیں:— اور اپنے دین و ایمان میں تازگی پیدا کریں:—

ذرا چہرہ سے پردہ کو اٹھاؤ یا رسول اللہ   مجھے دیدار تم اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی   مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں   بس اب چاہو ہنساؤ، یا رلاؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر   مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

خدا خالق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے   ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھئے، ہوں تمہارا امتی عاصی   گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم   ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

جہاز امت کا حق میں کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں   بس اب چاہو، ڈوباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہوں نا قابل واں کے، پر امید ہے تم سے   کہ پھر مجھ کو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو   بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

پبلش کردہ:— فقیر عبد الصمد قادری عفی عنہ۔ قادری منزل - رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) (انڈیا) ۵ رشعبان المعظم ۱۴۴۳ھ مطابق ۹ مارچ ۲۰۲۲ء بروز چہار شنبہ

Mob:- 9764135477 — 6204351217

+918292960660

Scanned with CamScanner

آئینۂ

نکاح وطلاق

مصنف

مفتی محمد علیم خان قادری امجدی
صدر المدرسین جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا
بسکوہر بازار، ضلع سدھارتھ نگر، (یوپی)

ناشر

جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا، بسکوہر بازار، ضلع سدھارتھ نگر، (یوپی)

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب: آئینۂ نکاح وطلاق

مصنف: مفتی محمد علیم خان قادری امجدی

تصحیح: علامہ عبدالرحمٰن رضوی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

کمپوزنگ: مولانا محمد انوار رضا امجدی (اورنگ آباد)

تزئین کار: شمع بکڈپو اینڈ پرنٹنگ پریس بسکوہر۔

پروف ریڈنگ: مفتی خورشید عالم برکاتی ومفتی محمد مشتاق اویسی امجدی
جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو۔

سال اشاعت: ۱۴۳۶ھ-۲۰۱۵ء

بموقع: عرس امجدی وجشن دستار تخصص فی الفقہ وقرأت سبعہ

تعداد: گیارہ سو (۱۱۰۰)

ناشر: جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا بسکوہر بازار، ضلع سدھارتھ نگر، (یوپی)

ملنے کے پتے............
شمع بکڈپو بسکوہر
امجدی بک ڈپو گھوسی
مدرسہ غوثیہ بدرالعلوم بہرائچ
مدرسہ فیض العلوم پپری، بلرامپور
نعیمی کتاب گھر پچپڑوا، بلرامپور

فہرست کتاب

صفحہ	کل مضامین	نمبر شمار
۱۴	شرف انتساب	۱
۱۵	تہدیہ	۲
۱۶	مصنف ایک نظر میں	۳
۱۸	پیش لفظ	۴
۲۰	دعائیہ کلمات	۵
۲۲	تقریظ جلیل	۶
۲۴	تقدیم	۷
۲۶	نکاح کا بیان	۸
〃	نکاح کا لغوی اور شرعی معنی کیا ہے؟	۹
〃	نابینا عالم یا حافظ اگر نکاح پڑھائے تو نکاح ہوگا یا نہیں؟	۱۰
۲۷	اگر کوئی اس شرط پر نکاح کرے کہ میں تجھ کو تین یا چار ماہ کے بعد طلاق دے دوں گا تو کیا حکم ہے؟	۱۱
〃	رنڈی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟	۱۲
۲۸	حاملہ بالزنا کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟	۱۳
۲۹	بورے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟	۱۴
〃	بھاوج یا ممانی سے مذاق کرنا کیسا ہے؟	۱۵
〃	کس صورت میں نکاح کرنا فرض ہے؟	۱۶
۳۰	کس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے؟	۱۷

Scanned with CamScanner

۱۸	وہ کون سا بچہ ہے جس کا نکاح کسی طرح نہیں ہوسکتا؟	۳۰
۱۹	کس صورت میں بالغہ عورت کا نکاح نہیں ہوگا؟	〃
۲۰	دو ہندو گواہوں کی موجودگی میں نکاح پڑھایا گیا تو نکاح ہوگا یا نہیں؟	۳۱
۲۱	دو فاسقوں کو گواہ بنانے سے نکاح ہوگا یا نہیں؟	〃
۲۲	کیا نکاح جنت میں بھی باقی رہے گا؟	۳۲
۲۳	ایک جگہ شادی طے کر کے لالچ میں دوسری جگہ طے کرنا کیسا ہے؟	〃
۲۴	وہ کون سا آدمی ہے جس کا نکاح مرد، عورت کسی سے نہیں ہوسکتا؟	۳۳
۲۵	کیا خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے ہوسکتا ہے؟	〃
۲۶	مرد کا نکاح پری سے یا عورت کا نکاح جن سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟	۳۴
۲۷	آدمی کا نکاح بن مانس سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟	〃
۲۸	عورت اپنے غلام سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟	۳۵
۲۹	کیا مولیٰ اپنی باندی سے نکاح کرسکتا ہے؟	〃
۳۰	حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟	〃
۳۱	جوان لڑکی کے نکاح میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟	۳۶
۳۲	دو لڑکیاں کمر سے لے کر سرین تک جڑی ہیں تو ان کے نکاح کے متعلق کیا حکم ہے؟	〃
۳۳	عورت کی خوبصورتی پر نکاح کیا لیکن وہ خوبصورت نہ تھی تو مرد کیا کرے؟	۳۷

Scanned with CamScanner

۳۴	گونگا آدمی نکاح میں گواہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟	۳۸
۳۵	ایجاب وقبول صرف لکھ کردے زبان سے نہ کہے تو نکاح ہوگا یا نہیں؟	"
۳۶	گونگا آدمی نکاح کرنا چاہے تو اس کا نکاح کیسے ہوگا؟	۳۹
۳۷	اگر اللہ ورسول کو گواہ بنایا تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟	۴۰
۳۸	اگر غلطی سے ایک دوسرے کی بیوی بدل جائے تو کیا حکم ہے؟	"
۳۹	ایسی عورت سے نکاح کیا جس کے پستان نہیں تو نکاح ہوگا یا نہیں؟	۴۱
۴۰	کسی نے عورت سے کہا کہ میرا باپ راضی ہو تو میں نے نکاح کیا، تو ہوگا یا نہیں؟	"
۴۱	جیٹھ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟	"
۴۲	خدا نے مردوں کو چار عورتیں حلال فرمائیں تو عورت کے لیے کیوں نہیں؟	۴۲
۴۳	پیر کو اپنی مریدہ سے نکاح کرنا حلال ہے یا حرام؟	"
۴۴	عورت نے ایجاب کے جواب میں شاباش کہا تو نکاح ہوگا یا نہیں؟	"
۴۵	نکاح سے پہلے لڑکی دیکھنا کیسا ہے؟	۴۳
۴۶	موبائل کے ذریعہ نکاح کرنا کیسا ہے؟	۴۴
۴۷	کیا نکاح بغیر دعویٰ کے بھی ثابت ہوجاتا ہے؟	۴۵
۴۸	دو مردوں نے ایک عورت کے نکاح کا دعوی کیا تو بیوی کس کی ہوگی؟	۴۶

Scanned with CamScanner

۴۹	**محرمات کا بیان**	۴۶
۵۰	چچا کے مرنے کے بعد چچی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟	؍
۵۱	جس عورت سے زنا کیا ہے اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟	۴۷
۵۲	سوتیلی خالہ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟	؍
۵۳	ساس سے زنا کرنے کے بعد بیوی نکاح میں رہے گی یا نہیں؟	۴۸
۵۴	بیوی کے مرنے کے بعد اس کی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟	؍
۵۵	بیوہ حاملہ نے داماد پر الزام لگایا تو اس کی بیٹی داماد کے نکاح میں رہی یا نہیں؟	؍
۵۶	بیوی کے فرار ہونے کے بعد اس کا پتہ نہیں تو اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟	۴۹
۵۷	شادی شدہ سالی سے کورٹ میرج کرنا کیسا ہے؟	؍
۵۸	بیوی کی بھتیجی سے زنا کیا پھر بیوی مرگئی تو اسی بھتیجی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟	۵۰
۵۹	کیا سمدھن اور ممانی سے نکاح کرنا جائز ہے؟	۵۱
۶۰	کسی نابالغہ کا کوئی ولی نہ ہو تو قاضی خود کر سکتا ہے یا نہیں؟	؍
۶۱	**رضاعت کا بیان**	۵۲
۶۲	مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج دودھ پلانا کیسا ہے؟	؍
۶۳	کنواری یا مردہ عورت کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟	؍
۶۴	دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟	۵۳

Scanned with CamScanner

۶۵	عورت کے دودھ کا کھویا بنا کر بچے کو کھلایا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟	۵۳
۶۶	مرد نے بیوی کی چھاتی چوسی، دودھ منہ میں آ گیا تو رضاعت ہوگی یا نہیں؟	"
۶۷	دوسالہ بچے نے مردہ عورت کا دودھ پی لیا تو رضاعت ہوگی یا نہیں؟	۵۴
۶۸	مرد نے بیوی کا دودھ پی لیا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟	"
۶۹	**حرمت مصاہرت کا بیان**	۵۵
۷۰	وہ کون سا جماع ہے جو مصاہرت کو واجب نہیں کرتا ہے؟	"
۷۱	عورت کھڑی تھی مرد نے اس کے فرج داخل کی طرف بشہوت دیکھا تو مصاہرت ہوگی یا نہیں؟	"
۷۲	اپنی بیوی کو بشہوت بیدار کر رہا تھا لیکن ہاتھ بیٹی پر پڑ گیا تو مصاہرت ہوگی یا نہیں؟	"
۷۳	دوسالہ بچی کو بشہوت چوما تو مصاہرت ہوگی یا نہیں؟	۵۶
۷۴	سات سالہ لڑکے نے بالغہ سے جماع کرلیا تو مصاہرت ہوگی یا نہیں؟	"
۷۵	بے ہوش آدمی نے عورت کو چھوا تو مصاہرت ہوگی یا نہیں؟	۵۷
۷۶	**کفو کا بیان**	"
۷۷	کفو کسے کہتے ہیں؟	"
۷۸	کفاءت حق شرع ہے یا حق اولیاء ؟	"
۷۹	سیدہ کے والدین بالرضا اس کا نکاح غیر سید سے کر سکتے ہیں یا نہیں؟	۵۸

Scanned with CamScanner

۸۰	حرامی کا نکاح حلالی سے جائز ہے یا نہیں؟	۵۸
۸۱	کفاءت کا اعتبار مرد کی جانب سے ہے یا عورت کی؟	"
۸۲	**مہر کا بیان**	۵۹
۸۳	مہر کی کتنی قسمیں ہیں؟	"
۸۴	کیا سات سو چھیاسی (۷۸۶) روپیہ مہر مقرر کرنا درست ہے؟	"
۸۵	گرام میں مہر کی مقدار کتنی ہے؟	۶۰
۸۶	عورت نے صغیرہ سوت کو دودھ پلا دیا تو مہر ساقط ہوگا یا نہیں؟	"
۸۷	مہر کب واجب ہوتا ہے؟	"
۸۸	وقت نزع مہر معاف کرایا، بیوی نے سر ہلا دیا تو معاف ہوگا یا نہیں؟	۶۱
۸۹	مرد نے تحریری طلاق میں لکھ دیا کہ تیرے بطن کے بچے مہر ہیں تو عورت مہر پائے گی یا نہیں؟	"
۹۰	گواہوں نے کہا ہم نہیں جانتے، تو ان کی گواہی مقبول ہوگی یا نہیں؟	"
۹۱	**نکاح کافر کا بیان**	۶۲
۹۲	شیعہ لڑکے کا نکاح سنّیہ سے جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ سنی ہونے کی گواہی دے ؟	"
۹۳	مرتد کا نکاح مرتدہ سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟	"
۹۴	غیر مقلد سے نکاح کرنا کیسا ہے؟	"
۹۵	دیوبندی لڑکی سنی بننے کو تیار ہے تو اس کا نکاح سنی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟	۶۳

Scanned with CamScanner

۹۶	ایک سنی دیوبندیہ پر عاشق ہے کہ شادی نہ ہوئی تو خودکشی کرلے گا تو اب اس سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟	۶۴
۹۷	ہندو کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟	〃
۹۸	دھوکہ سے سنی کا نکاح رافضیہ سے کردیا تو کیا حکم ہے؟	۶۵
۹۹	وہابیوں سے نکاح کرنا کیسا ہے؟	〃
۱۰۰	**رسوم شادی کا بیان**	۶۶
۱۰۱	دولہا کو مہندی لگانا کیسا ہے؟	〃
۱۰۲	رت جگا کرنا کیسا ہے؟	۶۷
۱۰۳	شادی میں عورتوں کا گانا کیسا ہے؟	〃
۱۰۴	شادی میں ناچ، آتش بازی کرنا کیسا ہے؟	۶۸
۱۰۵	شادی کے موقع پر ویڈیوگرافی جائز ہے یا نہیں؟	۶۹
۱۰۶	کیا سہرا باندھنا سنت ہے؟	۷۰
۱۰۷	جب سہرا مباح ہے تو کیا نوٹوں کا بھی؟	۷۱
۱۰۸	ماہ محرم میں نکاح کرنا کیسا ہے؟	〃
۱۰۹	وقت نکاح شیرینی لٹانا کیسا ہے؟	۷۲
۱۱۰	**طلاق کا بیان**	〃
۱۱۱	طلاق کسے کہتے ہیں؟	〃
۱۱۲	کن صورتوں میں طلاق دینا جائز ہے؟	۷۳
۱۱۳	طلاق کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون؟	〃
۱۱۴	نشہ کی حالت میں طلاق ہوگی یا نہیں؟	۷۴
۱۱۵	بھول کر طلاق دیا تو ہوگی یا نہیں؟	۷۵

Scanned with CamScanner

۱۱۶	پانی پر الفاظ طلاق لکھا تو طلاق ہوگی یا نہیں؟	۷۵
۱۱۷	مرد نے کہا تجھے خدا طلاق دے تو ہوگی یا نہیں؟	۷۶
۱۱۸	بیوی سے کہا کل تجھے طلاق، تو کب واقع ہوگی؟	؍
۱۱۹	کہا کہ تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق، تو واقع ہوگی یا نہیں؟	۷۷
۱۲۰	کہا کہ اگر آج تجھے طلاق نہ دوں تو تین طلاق تو واقع ہوگی یا نہیں؟	؍
۱۲۱	کہا کہ تالاب میں جتنی مچھلیاں ہیں اتنی طلاق اور تالاب میں کوئی مچھلی نہیں، تو واقع ہوگی یا نہیں؟	۷۸
۱۲۲	بیوی کو کہا کہ اس کتیا کو طلاق تو واقع ہوگی یا نہیں؟	۷۹
۱۲۳	کہا کہ دنیا بھر کی عورتوں کو طلاق تو اس کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں؟	؍
۱۲۴	کہا کہ اگر تو فلاں سے بات کرے تو طلاق اور فلاں مر گیا پھر زندہ ہوگیا اور اس نے بات کی تو طلاق ہوگی یا نہیں؟	؍
۱۲۵	قسم کھائی کہ خدا کی قسم بیوی کو طلاق دے دوں گا تو قسم پوری کرے یا نہیں؟	۸۰
۱۲۶	خواب کی حالت میں بیوی کو تین طلاق دے دیا تو واقع ہوئی یا نہیں؟	؍
۱۲۷	طلاق بائن اور طلاق صریح میں کیا فرق ہے؟	۸۲
۱۲۸	مرد نے کہا تجھے طلاق اگر تجھ سے وطی کروں، تو جماع سے طلاق ہوگی یا نہیں؟	؍
۱۲۹	مرد نے کہا کہ اگر تو بغیر اجازت گھر سے نکلے تو طلاق پھر شوہر کی اجازت سے بھیک دینے گئی تو طلاق ہوئی یا نہیں؟	۸۳
۱۳۰	کہا کہ اگر گدھے نے چاہا تو طلاق، تو ہوگی یا نہیں؟	؍

Scanned with CamScanner

۱۳۱	طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد؟	۸۴
۱۳۲	عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دیا تو ہوگی یا نہیں؟	"
۱۳۳	گھبراہٹ میں طلاق دیا تو ہوئی یا نہیں؟	۸۵
۱۳۴	مجبوری میں طلاق دیا تو ہوئی یا نہیں؟	"
۱۳۵	زبان سے کہے بغیر الفاظ طلاق تحریر کردیا تو طلاق ہوگی یا نہیں؟	۸۶
۱۳۶	بیوی سے کہا کہ اگر تو جنے تو طلاق، تو ہوگی یا نہیں؟	۸۷
۱۳۷	بیوی سے کہا تجھے گذشتہ کل طلاق ہے تو کب واقع ہوگی؟	"
۱۳۸	مرد نے کہا کہ اگر تو خوش ہوگئی تو طلاق عورت جھوٹ بولی کہ میں خوش ہوگئی تو طلاق ہوگی یا نہیں؟	۸۸
۱۳۹	مجنون کی طلاق کب واقع ہوگی؟	"
۱۴۰	بچے کی طلاق کب واقع ہوجاتی ہے؟	۸۹
۱۴۱	عورت بے اجازت شوہر کے گھر سے نکل جائے تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟	"
۱۴۲	کیا عورت کے بیس بچے ہوجائیں تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟	۹۰
۱۴۳	**عدت کا بیان**	"
۱۴۴	عدت کسے کہتے ہیں؟	"
۱۴۵	عدت میں نکاح کرنا کیسا ہے؟	۹۱
۱۴۶	زانیہ کے لیے عدت ہے یا نہیں؟	۹۲
۱۴۷	حالت حیض میں طلاق دیا تو یہ حیض عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟	۹۳
۱۴۸	عدت وفات کا نفقہ کس پر ہے؟	۹۵
۱۴۹	متوفی عنہا زوجہا عدت کے اندر نکل سکتی ہے تو مطلقہ کیوں نہیں؟	۹۵

Scanned with CamScanner

۱۵۰	**ظہار کا بیان**	۹۶
۱۵۱	ظہار کسے کہتے ہیں؟	؍
۱۵۲	بیوی کو ماں کہا تو ظہار ہوگا یا نہیں؟	۹۷
۱۵۳	**عنین کا بیان**	؍
۱۵۴	عنین کسے کہتے ہیں؟	؍
۱۵۵	صرف حشفہ داخل کرسکتا ہے تو عنین ہوگا یا نہیں؟	۹۸
۱۵۶	عنین کا حکم کیا ہے؟	۹۹
۱۵۷	جماع کرلیتا ہے مگر انزال نہیں ہوتا ہے تو تفریق ہوگی یا نہیں؟	۹۹
۱۵۸	شوہر کوڑھی ہے تو عورت کو فسخ کا اختیار ہے یا نہیں؟	۱۰۰
۱۵۹	**متفرقات کا بیان**	۱۰۱
۱۶۰	سوگ کسے کہتے ہیں؟	؍
۱۶۱	حالت احرام میں وطی کرنے سے حلالہ ہوگا یا نہیں؟	۱۰۲
۱۶۲	ایلاء کسے کہتے ہیں؟	۱۰۳
۱۶۳	خلع کسے کہتے ہیں؟	۱۰۴
۱۶۴	نابالغ لڑکا خود خلع کرسکتا ہے یا نہیں؟	۱۰۵
۱۶۵	عنت زوج کی وجہ سے فسخ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور فی زمانہ ایسی عورت کیا کرے؟	؍
۱۶۶	شوہر بیوی کو نان ونفقہ نہ دے اور طلاق بھی نہ دے تو تفریق کی کیا صورت ہوگی؟	۱۰۷
۱۶۷	شادی کے موقع پر ابٹن لگانا شرعاً کیسا ہے؟	۱۰۸
۱۶۸	نکاح کے وقت چھوہارے لٹانا کیسا ہے؟	۱۰۹

Scanned with CamScanner

۱۶۹	بیوی نے "امرأتی طالق "لکھا شوہر نے پڑھ دیا تو طلاق ہوگی یا نہیں؟	۱۰۹
۱۷۰	بیوی کے انتقال کے بعد مہر کس کو ملے گا؟	۱۱۱
۱۷۱	شوہر کو یہ یاد نہیں کہ کتنی طلاقیں دی ہیں تو کیا کرے؟	۱۱۲
۱۷۲	گواہوں کے درمیان تعداد طلاق میں اختلاف ہوتو کیا کرے؟	"
۱۷۳	طلاق کے بعد غیر مسلموں کی پنچایت کے دباؤ سے رکھنا کیسا ہے؟	۱۱۴
۱۷۴	ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہیں یا تین؟	"
۱۷۵	نکاح کرنے سے کیا فائدہ ہے؟	۱۱۵
۱۷۶	نکاح کی وکالت کا مروجہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟	۱۱۶
۱۷۷	بیوی کی نزع کے وقت مہر معاف کرانا کیسا ہے؟	"
۱۷۸	عورت کا بغیر عذر معقول کے طلاق مانگنا کیسا ہے؟	۱۱۷
۱۷۹	حلالہ کرنے والے پر جو لعنت آئی ہے اس کا مطلب کیا ہے؟	"
۱۸۰	خلوت صحیحہ کسے کہتے ہیں؟	۱۱۸
۱۸۱	جو عورتیں ہمیشہ کے لیے حرام ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں؟	۱۱۹
۱۸۲	مطلقہ حاملہ نے دو سال تک نفقہ لیا اور حمل تھا ہی نہیں تو نفقہ واپس لے گا یا نہیں؟	۱۱۹
۱۸۳	دولہا کو پالکی میں سوار کرنا نیز وقت نکاح بندوقیں چھوڑنا کیسا ہے	۱۲۱
۱۸۴	کیا لڑکی کو ٹی وی دینا درست ہے؟	۱۲۲
۱۸۵	شادی میں البم تیار کرانا کیسا ہے؟	۱۲۳
۱۸۶	شادی میں بفے سسٹم کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں؟	۱۲۳
۱۸۷	دولہا کو آنگن میں بلانا اور جوتے چرانا جائز ہے یا نہیں؟	۱۲۴
۱۸۸	نکاح کے وقت دولہا کو خوشبو لگانا دروست ہے یا نہیں؟	۱۲۶

Scanned with CamScanner

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ان تمام ائمۂ مجتہدین، فقہائے امت اور علمائے اہل سنت کے نام منسوب کرتا ہوں جنھوں نے صرف رضائے الٰہی کے لیے دین حق کی حفاظت فرمائی اور اپنا خون جگر بہایا، بالخصوص:

سیدی، مرشدی، تاج الشریعہ، شہزادۂ مفسر اعظم، جانشین مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الہند، حضرت العلام الحاج الشاہ المفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی۔

اور

استاذنا الکریم، سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء، حضور محدث کبیر الحاج الشاہ المفتی علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی (نائب قاضی القضاۃ فی الہند)

اور

استاذ گرامی، ناشر سنیت، کاسر وہابیت، عاشق اعلیٰ حضرت، مناظر اہل سنت، حضرت علامہ مفتی غلام محی الدین صدیقی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

اور

اپنے مشفق و مہربان والد عالی جناب محمد حسین خاں قادری جنھوں نے خود تکلیف اٹھا کر مجھے طلب علم دین کے لیے آزاد رکھا اور اپنی مشفقہ و محسنہ والدہ شافعہ خاتون مرحومہ مغفورہ کے نام منسوب ہے، جن کے روحانی فیضان و انوار اور مہربانیوں نے میرے گوشۂ دل کو روشن و تابناک بنایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

خاک پائے اولیاء

محمد علیم خان قادری امجدی غفرلہ

Scanned with CamScanner

تہدیہ

محبوب سبحانی، قطب ربانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، صاحب حجت قاہرہ، مؤید ملت طاہرہ، تاج الفقہا، غیظ السفہا، محمود الکملا، محسود الفضلا، ماحی الفتن، حامی السنن، زین الزمن، حبر شریعت، بحر طریقت، ناصر ملت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان محدث بریلوی۔

وسلطان الشہد افی الہند، سیدنا سالار مسعود غازی بہرائچی۔

وصدر الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مفتی شاہ محمد امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت)

وخلیفۂ مفتی اعظم، عاشق اعلیٰ حضرت حضور بدر ملت، علامہ شاہ مفتی بدر الدین احمد قادری رضوی (مصنف سوانح اعلیٰ حضرت) علیہم الرحمۃ والرضوان

کی بارگاہ عالیہ میں نذر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور کامیابی کا ذریعہ گمان کرتا ہوں۔

عقیدت کیش

محمد علیم خان قادری امجدی

متعلم شعبۂ تحقیق وافتا، جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی

مقام بان گڑھ، پوسٹ امواباس، علاقہ پچپڑوا، ضلع بلرام پور، یوپی

۱۷؍رجب المرجب ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۷؍مئی ۲۰۱۴ء بروز شنبہ

موبائل نمبر: 09794317974

Scanned with CamScanner

مصنف ایک نظر میں

نام مع ولدیت :۔محمد علیم خان بن محمد حسین خان۔

تاریخ پیدائش :۔۱۲/فروری ۱۹۹۱ء۔

متوطن :۔بان گڑھ، پوسٹ امواباس، علاقہ پچپڑوا، ضلع بلرام پور، یو پی (انڈیا)

تعلیمی سلسلہ :۔ از ابتدا تا پرائمری و درجہ پانچ مدرسہ عربیہ فیض العلوم پپری بان گڑھ ضلع بلرام پور (یو پی)۔از : اعدادیہ تا ثالثہ : دارالعلوم اہل سنت غوثیہ بدرالعلوم ضلع بہرائچ شریف یو پی ۔از : رابعہ تا فضیلت و تحقیق و قرأت روایت حفص وسبعہ، طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یو پی۔

شرف بیعت :۔ حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری ازہری دامت برکاتہم القدسیہ۔

ختم بخاری شریف و اجازت تعویذات و اوراد و وظائف: بزبان فیض ترجمان حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت فیوضہم العالیہ۔

دستار فضیلت وقرأت روایت حفص :۔۲/ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۹/ستمبر ۲۰۱۲ء بروز بدھ بموقع عرس امجدی بدست اقدس حضور محدث کبیر دام ظلہ۔

جشن دستار تخصص فی الفقہ وقرأت روایت سبعہ :۔۲/ذی قعدہ ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۹/اگست ۲۰۱۴ء بروز جمعہ مبارکہ بموقعہ عرس امجدی بدست اقدس حضور محدث کبیر دام ظلہ۔

تعلیمی لیاقت مع اسناد :۔ درس نظامیہ عالیہ سے مولوی، عالم، فاضل، قرأت حفص وسبعہ، افتا۔

مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ سے منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل۔

علی گڑھ بورڈ سے :۔ادیب ماہر، ادیب کامل۔

Scanned with CamScanner

قومی کونسل دہلی سے :۔دوسالہ عربی ڈپلومہ کورس۔

صدرالاقبال (ایس، آئی، سی، آئی) کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ گھوسی مئو سے :۔ڈی، ٹی، پی، اور ڈی، سی، اے، الہ آباد بورڈ سے ہائی اسکول، انٹر میڈیٹ، اے، سی، ایل، لکھنؤ سے :انگلش اسپیکنگ کا سہ ماہی کورس۔

قابل ذکر اساتذۂ کرام :۔اساتذۂ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی خصوصاً شہزادۂ صدر الشریعہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری نائب قاضی القضاۃ فی الہند اور حضرت علامہ مفتی غلام محی الدین صدیقی علیہ الرحمہ (بانی دارالعلوم اہلسنت غوثیہ بدرالعلوم بہرائچ شریف یوپی)

مشاغل :۔درس وتدریس، تصنیف وتالیف، فتوی نویسی، مضمون نگاری، خدمت دین متین، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت، احقاق حق وابطال باطل، تقریر وخطابت، نعت خوانی وغیرہ۔

از قلم

محمد صدام حسین قادری امجدی مہوتری نیپالی

متعلم درجۂ تخصص فی الفقہ سال آخر

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی

پیش لفظ

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد!

اللہ جل شانہ کا بے پناہ فضل و احسان ہے کہ اس نے مجھ جیسے حقیر کو بھی کچھ لکھنے اور قوم تک پہنچانے کا جذبہ عطا فرمایا اور والدین کریمین کی وہ دعائیں جو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل باب اجابت سے ٹکرائیں، اسی کا نتیجہ اور مہربان اساتذۂ کرام اکرمہم اللہ تعالیٰ کا فیضان ہے کہ آج میری یہ کتاب ''آئینۂ نکاح وطلاق'' آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔

میں نے اس میں نکاح وطلاق اور ان سے متعلق ان مسائل کو ذکر کرنے کی کوشش کی ہے جن سے اکثر عوام اہل سنت ناواقف ہیں تاکہ عام لوگ نکاح و طلاق کے اہم مسائل کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں اور کما حقہ شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی بسر کرسکیں اور معاشرہ میں اسلامی ماحول پیدا کرسکیں البتہ میں نے اس کتاب میں نکاح، طلاق، مصاہرت، عدت، ظہار، عنین وغیرہ کے متعلق سوالات قائم کر کے قرآن وحدیث اور اقوال فقہا کے تناظر میں جوابات دیئے ہیں۔لہٰذا قارئین حضرات سے التماس ہے کہ اگر کہیں کسی طرح کی کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ فضل فرمائے حضرت علامہ صوفی عبدالصمد قادری خلیفۂ بدر ملت اور استاذ گرامی علامہ مفتی ابوالحسن صاحب قبلہ صدر شعبۂ افتا جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اور استاذ مشفق حضرت علامہ محمد صدیق خاں مصباحی شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اور مفکر ملت علامہ عبدالرحمٰن رضوی مصباحی اور تمام اساتذۂ کرام پر کہ انھوں نے اپنے وقیع تاثر وتقریظ وتصحیح وتقدیم سے ہماری حوصلہ افزائی

فرمائی اور ہماری پیش کش کو سند اعتبار فراہم کیا۔

اس موقع پر بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے امجدی برادران جملہ متعلمین شعبۂ تحقیق جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اور مفتی خورشید عالم برکاتی، مفتی محمد اسلام خان نوری، مولانا حامد رضا صدیقی، مفتی عبدالرحمٰن قادری، مولانا ریاض الدین مصباحی کا شکریہ ادا نہ کروں کہ انھوں نے اس کتاب کی تبییض اور پروف وغیرہ میں ہمارا پورا ساتھ دیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔

اخیر میں ہم اپنے ان کرم فرما حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے کتاب ہٰذا کی طباعت و اشاعت کی پوری ذمہ داری قبول فرمائی، ان کے اسما درج ہیں:

(۱) جملہ ارکین جامعہ عربیہ اہلسنت گلشن رضا بسکوہر

(۲) حضرت حافظ وقاری عتیق الرحمٰن خاں نیپالی

(۳) حضرت حافظ وقاری محمد سلیمان نظامی ممبئی

(۴) جیش محمد (منیجر شمع بکڈپو بسکوہر)

بارگاہ الٰہی میں دعا گوہوں کہ اس کتاب کا ثواب ان کے مرحومین و جملہ مسلمین و مسلمات کو پہنچائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور میری مشفقہ ماں شافعہ مرحومہ کی مغفرت اور میرے والد ماجد کے لیے ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دعا گو ودعا جو

محمد علیم خاں قادری امجدی غفرلہ

Scanned with CamScanner

دعائیہ کلمات

از: پیر طریقت، رہبر شریعت، خلیفۂ بدر ملت
حضرت علامہ صوفی عبدالصمد قادری رضوی مدظلہ العالی
سرپرست مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر
+919764135477

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وآله الفخیم

قانون شریعت کے مطابق نکاح کرنا بہت عمدہ عبادت ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے، چنانچہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے جو میری سنت سے نفرت کرے وہ میری امت سے نہیں (مسلم شریف)

دوسرے مقام پر پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین ہے، مسکین ہے وہ جس کی کوئی بیوی نہ ہو، صحابۂ کرام نے عرض کیا: اگرچہ وہ بہت مالدار ہو؟ فرمایا: اگرچہ وہ بہت مالدار ہو، پھر فرمایا: مسکینہ ہے، مسکینہ ہے وہ عورت جس کا کوئی خاوند نہ ہو، عرض کیا گیا: اگرچہ وہ عورت بہت مالدار ہو؟ فرمایا: اگرچہ وہ عورت بہت مالدار ہو۔ (کتاب الاحادیث جمع الفوائد جلد اول بحوالہ فتاوی نعیمیہ جلد اول صفحہ ۳۲۸)

مذکورہ بالا فرمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کے بغیر زندگی ناقص اور نامکمل ہونے کا ذکر ہے اور مسکینیت و کسم پرسی کی زندگی ہے، ویسے تو عورت و مرد دونوں کے لیے بری ہے، مگر عورت کے لیے سخت ترین عیب ہے۔

نکاح کی اہمیت سے متعلق جب اتنی باتیں معلوم ہوگئیں تو نکاح و طلاق کے ضروری مسائل و احکام سے واقف ہونا اور جاننا بھی ہر مسلمان پر الزم اور ضروری

قرار پایا اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے بڑے بڑے ائمۂ کرام اور فقہائے اسلام نے اپنی بڑی بڑی تصنیفات میں موضوع نکاح پر ایک مستقل باب باندھا اور اس پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

انھیں معتبر و مستند کتابوں کے حوالے سے زیر نظر کتاب ''آئینۂ نکاح وطلاق'' عزیز القدر فاضل نوجوان محمد علیم سلمہ نے دورۂ حاضرہ کے احوال اور نزاکتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوال وجواب کے طور پر آسان پیرائے میں تالیف کیا ہے، کتاب میں اس عنوان پر جہاں اور مسائل مرقوم ہیں وہیں خصوصیت کے ساتھ مرتدین زمانہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، رافضیہ وغیرہم سے نکاح کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کا نکاح کسی مسلمان سے کیا کافر و مرتد اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب غرض کسی بھی انسان وحیوان سے نہیں ہوسکتا جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو یا عورت۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ مرتب سلمہ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے علم و عمر اور رزق وصحت میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت جو مسلک امام اعظم کا سچا ترجمان ہے اس کی ترویج واشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق بخشے اور تازیست خلوص کے ساتھ خدمات دینیہ مقبولہ میں مصروف رکھ کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے، آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقط

عبد الصمد قادری رضوی عفی عنہ
مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

۵؍شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ بمطابق ۴؍جون ۲۰۱۴ء

+919764135477

Scanned with CamScanner

تقریظ جلیل

از: ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، آفت جان وہابیت
حضرت علامہ مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی مدظلہ العالی
صدر شعبۂ افتا: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی

باسمہ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اس وقت ''آئینۂ نکاح وطلاق'' پیش نگاہ ہے اس کے مرتب جواں سال فاضل جفاکش عالم، حضرت مولانا مفتی محمد علیم خان امجدی ریسرچ اسکالر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو ہیں، موصوف طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے قابل فخر فرزند ہیں، اپنی فطانت وسنجیدگی، علمی پختگی، قلمی استحکام کے سبب اساتذہ وطلبہ سبھی کے نزدیک مقبول ہیں، موصوف نے زیر نظر رسالہ میں نکاح، طلاق اور عدت وغیرہ کے مسائل بڑے دلکش پیرائے میں بیان کیا ہے اسلوب بیان سوال و جواب کا رکھا، جو نہایت معتبر اور پسندیدہ ہے کہ اس سے مسائل بآسانی سمجھ میں آئیں گے اور طویل عرصے تک محفوظ بھی رہیں گے اس اعتبار سے موصوف داد وتحسین کے قابل ہیں کہ نکاح اور اس کے متعلقات کے تقریباً تمام گوشوں کا احاطہ کرلیا اور نہایت سادہ لب ولہجہ، عام فہم الفاظ میں سوال قائم کیا پھر دلائل سے آراستہ جواب دیا ہے، ضیافت طبع کے لیے صرف ایک سوال مع جواب ملاحظہ ہو۔

سوال:۔ مرد نے عورت کو طلاق دیا اور عورت وہاں موجود نہیں تھی جہاں طلاق دی تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ طلاق واقع ہوجائے گی اس لیے کہ عورت کا وہاں موجود ہونا یا

الفاظ طلاق سننا ضروری نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے کہ طلاق کے لیے زوجہ خواہ کسی دوسرے کا سننا ضروری نہیں جب کہ شوہر نے اپنی زبان سے الفاظ طلاق ایسی آواز سے کہے جو اس کے کان تک پہنچنے کے قابل تھے اگرچہ کسی غل یا شور یا ثقل سماعت کے سبب نہ پہنچا عند اللہ طلاق ہوگئی عورت کو خبر ہو تو وہ بھی اپنے آپ کو مطلقہ جانے۔ (فتاوی رضویہ جلد پنجم صفحہ نمبر ۶۱۹)

اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ فاضل مرتب نے کتنی عرق ریزی کی ہے کس طرح ضرورت کے اہم مسائل کا انتخاب کیا ہے حاصل یہ کہ یہ رسالہ مسائل نکاح کا حسین گلدستہ ہے، دعا ہے کہ مولائے کریم ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس طرح مزید تحریری خدمات کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

محمد ابوالحسن قادری غفرلہ
خادم الافتا: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو
۳ر شعبان ۱۴۳۵ھ، ۲ر جون ۲۰۱۴ء

Scanned with CamScanner

تقدیم

از: مفکر قوم وملت، جامع معقول ومنقول
حضرت علامہ عبدالرحمٰن رضوی مصباحی مدظلہ العالی
شیخ التفسیر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنی بیان کے مطابق پہلے اللہ تعالیٰ نے مرد یعنی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام روئے زمین سے اخذ کی گئی مٹی سے پیدا کیا، تخلیق آدم کے کچھ عرصہ بعد جنت میں حضرت آدم کی بائیں جانب کی پسلی سے عورت یعنی حضرت حوا کو پیدا فرمایا بعدہ خدا کے حکم سے فرشتوں نے آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام کے درمیان نکاح کا رشتہ قائم کردیا، پھر جب جنت سے یہ حضرات زمین پر تشریف لائے تو خدا نے یہ طریقہ جاری فرمایا کہ مرد اور عورت کے اختلاط سے نسل انسانی کا وجود اور اس کی افزائش شروع ہوئی۔ قرآن اور حدیث نے مسلمانوں کو ہر طرح کی جنسی آوارگی سے منع کیا اور صرف نکاح کے ذریعہ ہی مرد کو عورت سے استمتاع کی اجازت عطا فرمائی ہے جو بالکل فطری اور انسانی حاجت کی صحیح اور حقیقی صورت ہے اس طرح نکاح اسلام کی ایک ایسی پاکیزہ اور عمدہ رسم قرار پائی جس کے سبب دو اجنبی افراد کے درمیان الفت ومحبت کا رشتہ قائم ہوجاتا ہے جو بنی نوع انسان کے بقاو تحفظ کی بنیاد ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’وَمِنْ آیَاتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجاً لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ‘‘ (پارہ ۲۱ رسورہ روم)

ترجمہ:۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس

Scanned with CamScanner

سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے۔ (کنزالایمان)

تشریح:۔ یعنی بغیر کسی پہلی معرفت او بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے (خزائن العرفان)

عزیز گرامی قدر مفتی محمد علیم خان امجدی صاحب متعلم درجہ تخصص فی الفقہ الحنفی سال دوم نے عامۂ مسلمین کو اسلامی احکام سے واقف ہونے کے لیے نکاح وطلاق کے ضروری مسائل بنام ''آئینۂ نکاح وطلاق'' کو سلیس اور آسان الفاظ میں بیان کر کے لوگوں کے لیے سامان آخرت فراہم کر دیا ہے، کیوں کہ مسلمانوں کی حقیقی کامرانی اسلام پر عمل کرنے میں ہے خواہ لوگ اس راز کو سمجھیں یا نہ سمجھیں موت کے وقت نور وظلمت، حق و باطل، صحیح اور غلط کا فرق خود ہی آشکارا ہو جائے گا ''فانتظروا انی معکم من المنتظرین''۔

آج مغربی تہذیب نے مسلمانوں کو اسلام سے کوسوں دور کر دیا ہے مگر اس سیلاب بلاخیز میں بہت سے لوگ صحیح حکم جاننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لیے حدیث میں ارشاد ہوا: ''بَدَءَ الْاِسْلَامِ غَرِیْباً وَّسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ''۔

بہرحال کتاب حاضر خدمت ہے ملاحظہ کیجیے اور اس کے انوار سے اپنے قلب ونظر کو طہارت وتقدس عطا کیجیے، مولیٰ تعالیٰ موصوف کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق سے نوازے، آمین۔

عبدالرحمن رضوی مصباحی غفرلہ

۳ر شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ بروز دوشنبہ مبارکہ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم
لک الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیک
یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نکاح کا بیان

سوال:۔ نکاح کا لغوی اور شرعی معنی کیا ہے؟

جواب:۔ نکاح کا لغوی معنی وطی ہے جیسا کہ حاشیہ ہدایہ میں ہے۔

"النکا ح ھو فی اصل اللغۃالضم ثم نقل الی الو طی لاشتمالہ علیہ" (حاشیہ ھدایہ اولین ص ۳۰۵)

اور ہدایہ میں ہے:

"والنکاح فی اللغۃ عبارۃ عن الو طء" (ہدایہ اولین ص ۱۷۶)

اور اصطلاح شرع میں نکاح اس عقد کا نام ہے جس کے ذریعہ مرد کو منافع بضع اور عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے جیسا کہ ہدایہ میں ہے:

"و فی الاصطلا ح عقد وضع لتملیک منافع البضع".

(ہدایہ ص ۱۷۷ ج ۳)

اور بہار شریعت میں ہے کہ نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لئے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۴ ج ۱)

سوال:۔ نابینا عالم یا حافظ اگر نکاح پڑھائے تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ بلاشبہ نکاح ہو جائے گا اسلئے کہ نکاح پڑھانے میں آنکھوں کی ضرورت نہیں بلکہ جب وہ عالم ہے تو وہی بہتر ہے خود گواہوں کا بینا ہونا شرط نہیں

Scanned with CamScanner

اگر نابینا ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے۔

"وکذا بصر الشاهد لیس بشرط فینعقد النکاح بحضور الاعمی لما ذکرنا" (بدائع الصنائع ص۵۲۷ ج۲)

سوال:۔اگر کوئی اس شرط پر نکاح کرے کہ میں تجھ کو تین یا چار ماہ کے بعد طلاق دے دوں گا تو یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح جائز ہے اور طلاق دینا بھی اس پر لازم نہیں ہے اس لئے کہ نکاح شروط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتا بلکہ وہ شرط ہی باطل ہو جاتی ہے جیسا کہ ھدایہ میں ہے:

"لان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدة"

(هدایه اولین ص۳۱۳)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه" (درمختار ص۱۵۱ ج۴)

فتاوی رضویہ میں ہے:

کہ نکاح جائز ہے اور طلاق دینا اس پر لازم نہیں۔

"فان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدة بل هی التی تبطل"

(فتاوی رضویہ ص۱۴۱ جلد۵)

سوال:۔رنڈی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔رنڈی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے کیوں کہ رنڈی محرمات میں سے نہیں ہے اور جو عورت محرمات میں سے نہ ہو اس سے نکاح جائز ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

"واحل لکم ما وراء ذالکم" (پ۵ سورہ نساء)

Scanned with CamScanner

فتاوی رضویہ میں ہے کہ زن فاحشہ سے نکاح جائز ہے اگر چہ تائب نہ ہوئی ہو ہاں اگر اپنے افعال خبیثہ پر قائم رہے اور یہ تا قدر قدرت انسداد نہ کرے تو دیوث ہے اور سخت کبیرہ کا مرتکب مگر یہ حکم اس کی بے غیرتی پر ہے نفس نکاح پر اس سے اثر نہیں۔ (فتاوی رضویہ ص ۲۹۸ جلد ۵)

سوال:۔ حاملہ بالزنا کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ زانیہ حاملہ اگر کسی کے نکاح اور عدت میں نہ ہو تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے اور اگر اسی شخص نے نکاح کیا کہ جس کا وہ حمل ہے تو بعد نکاح حالت حمل میں وہ مرد اس سے ہم بستری بھی کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"وصح نکاح حُبلی من زنی لاحبلی من غیره ای الزنا لثبوت نسبه"

اور دوسرے صفحہ پر ہے:۔ "لو نکحها الزانی حل له وطوها اتفاقا"

(درمختار ص ۱۴۲ جلد ۴)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"قال ابو حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالی یجوز ان یتزوج امراة حاملا من الزنا ولا یطاها حتی تضع وقال ابو یوسف رحمه الله تعالی لایصح والفتوی علی قولهما کذا فی المحیط".

(عالمگیری ص ۲۶۲ جلد ۱)

فتاوی رضویہ میں ہے کہ اگر بے شوہر عورت کا حمل زنا کا ہے تو اس سے نکاح ہوسکتا ہے پھر اگر وہی نکاح کرے جس کا یہ حمل ہے تو وہ پاس بھی جا سکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ ص ۳۰۲ جلد ۵)

"وهکذا فی الجزء الاول من فتاوی فیض الرسول". (ص ۶۲۷)

Scanned with CamScanner

سوال :۔ بوَرے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ بورہ نابالغ کے حکم میں ہے اس کا نکاح ولی کی اجازت سے ہوگا۔ (فتاوی رضویہ ص ۳۰۲ جلد ۵)

لہٰذا اگر ولی اجازت دے تو اس کا نکاح کرنا جائز ہے۔

سوال :۔ بھاوج یا ممانی سے مذاق کرنا کیسا ہے؟

جواب :۔ بھاوج یا ممانی سے مذاق کرنا حرام ہے کیونکہ حدیث میں اسکی ممانعت آئی ہے بلکہ دیور کو تو موت کہا گیا ہے جیسا کہ مشکوۃ شریف میں ہے:

"عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والدخول على النساء فقال رجل يارسول الله ارأيت الحمو قال الحمو الموت" (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو تو ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے فرمایا دیور موت ہے اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ بھاوج یا ممانی سے مذاق حرام ہے اور کرنے والا اور وہ عورت دونوں فاسق اور ان کے شوہر باپ بھائی اگر اس پر راضی ہوں دیوث ہیں اور دیوث پر جنت حرام۔ (فتاوی رضویہ ص ۳۲۷ ج ۵)

سوال :۔ کس صورت میں نکاح کرنا فرض ہے۔

جواب :۔ جو شخص کہ مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے یقین ہو کہ نہ کرنے کی صورت میں زنا کے گناہ میں مبتلا ہو جائے گا تو اس حال میں نکاح کرنا فرض ہے۔

جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

"لا خلاف ان النكاح فرض حالة التوقان حتى ان من تاقت نفسه الى النساء بحيث لايمكنه الصبر عنهن وهو قادر على المهر

والنفقة ولم يتزوج ياثم (بدائع الصنائع ص ۴۸۲ ج ۲)

اور درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

"فان تیقن الزناالابه فرض وهذاان ملک المهر والنفقةوالا فلا اثم بترکه ای بان کان لایمکنه الاحترازعن الزناالا به"

(درمختار ص ۶۳ ج ۴)

سوال:۔کس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے؟

جواب:۔جب کہ یقین ہو کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرائض اس سے متعلق ہیں انکو پورا نہ کر پائے گا تو ان سب صورتوں میں نکاح کرنا حرام ہے۔

جیسا کہ تنویرالابصار مع درمختار میں ہے:

"یکون مکروها ای تحریمالخوف الجور فان تیقنه حرم ذالک"(درمختار ص ۶۶ ج ۴)

سوال:۔وہ کون سا بچہ ہے جس کا نکاح کسی طرح نہیں ہوسکتا؟

جواب:۔وہ پیٹ کا بچہ ہے جس کا نکاح کسی طرح نہیں ہوسکتا ہے۔

جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے کہ پیٹ کے بچہ کا نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔"اذلا ولایة علی الجنین لا حد کما فی غمزالعیون".

(فتا ی رضویه صفحه نمبر ۷۵ جلد ۵)

سوال:۔کس صورت میں بالغہ عورت کا نکاح نہیں ہوگا؟

جواب:۔اگر ولی کی رضا کے بغیر بالغہ عورت غیر کفو سے نکاح کرے تو نکاح نہیں ہوگا، جب کہ وہاں غیر کفو میں نکاح کرنے پر اولیا کو عار ہو۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا وهوالمختار للفتوی

Scanned with CamScanner

لفساد الزمان فلا تحل مطلقة ثلاثا نكحت غير كفو بلا رضى ولى بعدمعر فته اياه". (درمختار ج۵)

سوال:۔ دو ہندو گواہوں کی موجودگی میں نکاح پڑھایا تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ نکاح نہیں ہوگا اس لیے کہ گواہوں کا مسلمان ہونا شرط ہے اور ہندو کافر ہیں کافروں کی گواہی معتبر نہیں۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: "ولن يجعل ا لله للكافرين على المومنين سبيلا" (سوره نساء پاره نمبر ۵)

یعنی اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دیگا۔

تفسیرات احمدیہ میں ہے:

"ولن يجعل الله للكافرين على المو منين سبيلا اى حجةعلى المو منين فى الدنيا ان لايجو ز شهادة الكافر على المسلم لانه فيه ولا ية لهم على المسلم". (تفسيرات احمديه صفحه نمبر ۲۱۳)

درمختار میں ہے:

"وشرط حضورشاهدين حرين اوحرو حر تين مكلفين سامعين قولهما معا على الا صح فاهمين انه نكاح على المذهب مسلمين لنكا ح مسلمة ولو فاسقين .(درمختار، ص۸۷جلد۴)

بحرالرائق میں ہے:

"لا ينعقد بحضرة الكافرفى نكاح المسلمين لانه لا ولاية لهؤلاء" (بحرالرائق، ص ۸۹ جلد ۳)

سوال:۔ دو فاسقوں کو گواہ بنانے سے نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ دو فاسقوں کی موجودگی میں نکاح تو ہو جائے گا مگر ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی ثبوت نکاح کے لئے۔

Scanned with CamScanner

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"فلنا انعقد بحضور الفاسقین والاعمیین والمحد ودین فی قذف وان لم یتوباوابنی العاقدین وان لم یقبل اداؤھم عندالقاضی کانعقاده بحضرة العدوین". (ردالمحتار ص ۹۳ جلد ۴)

وھکذافی الجزء الثالث من البحر الرائق (ص ۱۵۸ ج ۳)

اورصدرالشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نکاح کے گواہ فاسق ہوں تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ہفتم صفحہ ۱۲ / جلد ۲)

سوال:۔کیا نکاح جنت میں بھی باقی رہے گا؟

جواب:۔ہاں نکاح جنت میں بھی باقی رہے گا۔

جیسا کہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

"لیس لناعبادةشرعت من عند آدم الی الآن ثم تستمر فی الجنةالا الایمان والنکاح".

یعنی ہمارے لئے کوئی ایسی عبادت نہیں ہے جو حضرت آدم کے وقت سے لے کر اب تک مشروع ہو پھر جنت میں بھی باقی رہے سوائے ایمان اور نکاح کے۔ (الاشباہ والنظائر ج ا ص ۱۷۷)

"وھکذا فی الجزء الرابع من الشامی" (ص ۵۷)

سوال:۔ایک جگہ شادی طے کر کے لالچ میں دوسری جگہ طے کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ایک جگہ شادی طے کرنے کے بعد لالچ کی وجہ سے دوسری جگہ شادی طے کرنا شرعاً مذموم ہے اور قابل مواخذہ ہے کیوں کہ اس میں بدعہدی ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: "ان العھد کا ن مسئولا" (سورہ بنی اسرائیل پ ۱۵)

نیز جب کسی کی شادی طے ہو جائے تو دوسرے کو لالچ نہیں دینا چاہئے۔

حدیث شریف میں ہے:

"عن ابی سعید الخد ری ان رسو ل الله صلی الله علیه وسلم قال لا یسوم الرجل علی سوم اخیه"

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے۔

(شرح معانی الآثار ص ۵ ج ۲)

سوال:۔ وہ کون سا آدمی ہے جس کا نکاح مرد عورت کسی سے نہیں ہوسکتا؟

جواب:۔ خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت اس سے نہ مرد کا نکاح ہوسکتا ہے نہ عورت کا اگر کیا گیا باطل ہے۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۴ ج ۲)

ردالمحتار میں ہے:

" وکذا علی لامرا ۃ او لمثله ففی البحر عن الزیلعی فی کتاب الخنثی لوزوجه ابوہ او مولاہ امراۃ اورجلالایحکم بصحته حتی یتبین حاله انه رجل او امراۃ فاذا ظهر انه خلاف مازوج به تبین ان العقد کان صحیحا و الا فبا طل لعد م مصا د فة المحل".

(ردالمحتار ص ۶۱ ج ۴)

سوال:۔ کیا خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے ہوسکتا ہے؟

جواب:۔ خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے بھی نہیں ہوسکتا ہے۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"وکذااذازوج خنثی من خنثی اخر لا یحکم بصحة النکاح حتی یظهر ان ا حدهماذکر والاخر انثی" (ردالمحتار ص ۲۱ ج ۴)

اور بہار شریعت میں ہے کہ خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے بھی نہیں

Scanned with CamScanner

ہوسکتا مگر اس صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق ہوجائے۔(بہار شریعت ہفتم ص۴ ج۲)

سوال:۔مرد کا نکاح پری سے یا عورت کا نکاح جن سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔مرد کا نکاح پری سے یا عورت کا نکاح جن سے نہیں ہوسکتا۔

ردالمحتار میں ہے:

"لا تجوز المنا کحۃبین بنی آدم والجن وانسا ن الماء لاختلا ف الجنس ومفادالمفاعلة انه لا یجوز للجنی ان یتزوج انسیةایضا".(ردالمحتار ص ۱ ٦ ج۴)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔(بہار شریعت ہفتم ،ص۴ ج۲)

سوال:۔آدمی کا نکاح بن مانس سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔آدمی کا نکاح بن مانس سے نہیں ہوسکتا ہے اس لئے کہ وہ انسان نہیں ہے۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"لاتجوز المناکحة بین بنی آ دم والجن وانسان الما ء لاختلاف الجنس"(ردالمحتار ص ۱ ٦ ج۴)

بہار شریعت میں ہے کہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اس سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقتاً وہ انسان نہیں ہوتا۔(بہار شریعت ہفتم ص۴ ج۲)

پانی کا انسان ایک قسم کی دریائی مخلوق ہے جس کی شکل انسان سے مشابہ ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے۔(حیاۃ الحیوان ص٦٩ ج۱)

Scanned with CamScanner

سوال:۔عورت اپنے غلام سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔نہیں کرسکتی ہے فتاوی عالمگیری میں ہے۔

"لا یجوز للمراة ان تتزوج عبد ھا ولا العبد المشترک بینھا وبین غیرھا" (عالمگیری ص ۲۸۲ ج ۱)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی خواہ وہ تنہا اسکی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔

(بہار شریعت ہفتم ص ۲۹ ج ۲)

سوال:۔کیا مولیٰ اپنی باندی سے نکاح کرسکتا ہے؟

جواب:۔مولی اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا ہے مگر ہاں متاخرین نے باندی سے نکاح کرنے کو مستحسن قرار دیا ہے۔

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

"اذا تزوج الرجل امته اومکاتبته او مدبرته او ام ولده او امة یملک بعضھا لم یکن ذا لک نکا حا کذا فی فتاوی قاضی خان"

(فتاوی ھندیه ص ۲۸۲ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ مولی اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ وہ ام ولد یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو مگر بنظر احتیاط متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے مگر یہ نکاح بر بنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں کنیز نہیں جب بھی جماع جائز ہے لہذا ثمرات نکاح اس نکاح پر مرتب نہیں نہ مہر واجب ہوگا نہ طلاق ہوسکے گی نہ دیگر احکام نکاح جاری ہوں گے۔

(بہار شریعت ہفتم ص ۳۰ ج ۲)

سوال:۔حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔حالت احرم میں نکاح کرنا جائز ہے۔

Scanned with CamScanner

حدیث پاک میں ہے:

"روی ان رسول الله علیه السلام تزوج میمونةرضی الله عنها وهو محرم". (اصول سرخسی ص ۲۱)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ویجوزللمحرم والمحرمةان یتزوجافی حال الاحرام".

(عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۱)

بہارشریعت میں ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرسکتا ہے مگر نہ چاہئے۔

(بہارشریعت ہفتم ج ۲ ص ۳۵) وهكذا فی الهدایه۔

سوال:۔ جوان لڑکی کے نکاح میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جوان لڑکی کے نکاح میں تاخیر کرنا گناہ ہے آج کل جوان لڑکیوں کو گھر میں بیٹھائے رکھنا اور انکی شادی میں تاخیر کرنا عام ہو گیا ہے اسلامی نقطۂ نظر سے یہ غلط بات ہے۔

حدیث پاک میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"عن عمر بن الخطاب وانس بن مالک عن رسو ل الله صلی الله علیه وسلم قال فی التوراةمکتوب من بلغت ابنته اثنتی عشرة سنة ولم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذالک علیه رواهما البیهقی فی شعب الایمان". (مشکوةشریف ص ۲۷۱)

یعنی جب کسی کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے پھر وہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہو تو وہ گناہ اس شخص پر بھی ہے۔

سوال:۔ دولڑکیاں کمر سے لے کر سرین تک جڑی ہوئی ہیں مبرز ایک ہے باقی اعضا الگ الگ ہیں انکے نکاح کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسے عجائب بہت کم پیدا ہوتے ہیں اور اگر ہو بھی گئے تو عادتاً زندہ

Scanned with CamScanner

نہیں رہتے اور اگر زندہ بھی رہ گئے تو شرع کا حکم یہ ہے کہ وہ روزہ رکھیں اور نکاح سے دور رہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ شریعت مطہرہ نے کوئی مسئلہ لا جواب نہ چھوڑا بھلا یہ صورت تو بہت بعید ہے فرض کیجئے جو عورت ابتدائے بلوغ سے معاذ اللہ جذام و برص میں مبتلا ہوا اور اس کے ساتھ ایسی کریہہ المنظر کہ اسے کوئی قبول نہ کرتا نہ کہ بحالت جذام اس کے لئے کیا صورت ہوگی اسے شرع کیا حکم دے گی ہاں اسے عفت وصبر کا حکم فرماتی ہے اور روزوں کی کثرت اس کا علاج بتاتی ہے۔

اللہ عز وجل فرماتا ہے:"ولیستعف الذین لا یجدو ن نکاحا حتی یغنیھم اللہ من فضلہ"

جو نکاح کی طرف کوئی راہ نہ پائیں وہ بچے رہیں جب تک اللہ اپنے فضل سے انھیں بے پرواہ کردے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" یا معشر الشباب من استطاع منکم البائۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء"

اے گروہ جوانان تم میں جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے کہ نکاح پریشان نظری و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے یہی حکم وعلاج اس اعجوبہ خلقت کے لئے ہوگا۔(فتاوی رضویہ ص ۱۴۶ ج ۵)

سوال :۔عورت کی خوبصورتی پر نکاح کیا لیکن وہ خوبصورت نہ تھی تو مرد کو خیار ہے یا نہیں؟

جواب:۔مرد نے عورت کی خوبصورتی پر نکاح کیا لیکن وہ خوبصورت نہ تھی تو

بھی مرد کو خیار نہیں:

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”فاذا شرط احد هما لصاحبه السلامة عن العی والشلل والزمانة اوشرط صفةالجمال اوشرط الزوج عليهاصفة البكارة فوجد بخلاف ذالک لا يثبت له الخيا ر هكذافی التتارخانية“.

(عالمگیری، ص ۲۷۳ ج ۱)

سوال:۔ گونگا آدمی نکاح میں گواہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ گونگا آدمی نکاح میں گواہ نہیں ہوسکتا ہے اس لئے کہ جو آدمی گونگا ہوتا ہے وہ بہرا بھی ہوتا ہے ہاں اگر سن سکتا ہے مگر بول نہیں سکتا تو وہ گواہ بن سکتا ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے۔

”وينعقد النكاح بشهادة المعتقل والاخرس ان كان يسمع كذا فی الخلاصة“(عالمگیری ص ۲۶۸ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ گونگے گواہ نہیں ہوسکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہوسکتا ہے۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۱۲ ج ۲)

سوال:۔ اگر کوئی زبان سے نہ کہے اور لکھ کر دے کہ میں نے تم سے نکاح کیا اور اس نے لکھ دیا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اس سے نکاح منعقد نہیں ہوگا کیوں کہ کتابت کہ ذریعہ نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے تو اگر کسی نے کسی عورت کو لکھ دیا کہ میں نے تم سے نکاح کیا اور عورت نے لکھ دیا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ولا ينعقد بالكتا بة من الحاضرين فلو كتب تزوجتک

Scanned with CamScanner

فکتبت قبلت لم ینعقد ھکذا فی النھر الفا ئق“

(عالمگیری ص ۲۷۰ ج ۱)

سوال:۔ گونگا آدمی نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کا نکاح کیسے ہوگا؟

جواب:۔ اگر گونگا آدمی لکھنا جانتا ہے تو اس کا نکاح تحریر کے ذریعہ ہوگا اور اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو اشارہ سے ہوگا جب کہ جانتا ہو کہ نکاح کے لئے ایسے اشارہ کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

”وفی الفتح ینعقد النکاح من الا خر س اذا کانت لہ اشا رۃ معلو مۃ“(فتاوی شامی ص ۸٦ ج ۴)

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گونگا اگر لکھنا جانتا ہو تو تحریر کے ذریعہ اس کا نکاح ہوگا ورنہ اشارے سے جب کہ معلوم ہو کہ اس قسم کا اشارہ اس کے نزدیک نکاح سے تعبیر ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

”لان نکاحہ ای الاخرس کما قالوا ینعقد بالاشارۃحیث کانت معلومۃ“ گونگے کا نکاح اشارہ سے منعقد ہو جائے گا جب کہ اشارہ معلوم ہو یعنی گونگا سمجھتا ہو کہ یہ اشارہ نکاح کے لئے ہے۔

نیز اسی میں کافی شہید سے ہے:

”فی کافی الحاکم الشھید مانصہ فان کان الاخرس لا یکتب وکا ن لہ اشارۃ تعر ف فی طلا قہ و نکاحہ وشرائہ و بیعہ فھو جائز الخ“

امام حاکم شہید کی کافی میں ہے کہ گونگا اگر لکھنا نہ جانتا ہو اور کوئی اشارہ ہو جس سے گونگا نکاح طلاق خرید و فروخت کو پہچانتا ہو تو جائز ہے۔(فتاوی امجدیہ ص ۴۲ ج ۲)

Scanned with CamScanner

سوال :۔ اگر اللہ ورسول کو غیب داں بالذات و بالعطا مان کر گواہ بنایا تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ یہ نکاح ہرگز جائز نہیں ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"من تزوج امراة بشهادة الله ورسوله لا يصح النكاح كذا في التجنيس والمزيد". (عالمگیری ص ۲۶۸ ج ۱)

فتاوی امجدیہ میں ہے کہ بے شک اللہ عزوجل "عالم الغيب والشهادة" ہے اور اسکی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم "ما كان وما يكون" حاصل مگر نکاح کے گواہ انسان ہونے چاہئیں ملائکہ کو گواہ کرنے سے نکاح نہ ہوگا حالانکہ کراما کاتبین ومحافظین موجود ہیں اور وہ سنتے ہیں۔

قال اللہ تعالی: "واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامراتان ممن ترضون من الشهداء ان تضل احداهمافتذكر احداهماالاخرى".

کہ حکم بہ اعتبار ظاہر ہوتا ہے اور بظاہر یہاں گواہ نہیں نیز اگر یہ شرط نہ ہو تو امان اٹھ جائے گا ہر زانی وزانیہ ایسا کہہ سکتے ہیں۔

نیز ہمارے پاس نکاح کا کیا ثبوت ہوگا جب ہم میں گواہ نہیں یونہی جو نکاح اللہ ورسول کو گواہ کرکے کیا گیا وہ نکاح صحیح نہیں۔ (فتاوی امجدیہ ص ۲۲ ج ۲)

سوال :۔ ایک ساتھ دو بھائی دو بہنوں کو نکاح کرکے ایک ہی رات میں لائے رات میں غلطی سے ایک دوسرے کی بیوی بدل گئی اور دونوں نے صحبت بھی کرلی تو کیا حکم ہے؟

جواب :۔ اسے زنا نہیں کہا جائے گا بلکہ دونوں سے طلاق دلوانے کے بعد جس نے جس عورت سے صحبت کی ہے اسی سے اس کا نکاح کرادیں۔

Scanned with CamScanner

حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ زنانہ ہوا ایسا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں بھی واقع ہوا امام نے دونوں بھائیوں سے طلاق دلوا کر جس نے جس سے صحبت کی تھی اس سے اسی کا نکاح کرادیا یونہی اب بھی کرلیں۔ (فتاوی مصطفویہ ص ۳۰۷)

سوال:۔ کسی مرد نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کے پستان نہیں تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ بلاشبہ ایسی عورت سے نکاح ہوجائے گا اگرچہ اس کے دونوں پستان نہ ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب وہ عورت ہے اگرچہ سائل اس لئے کہ اس کا سینہ صاف ہے یہ کہتا ہے کہ نہ وہ عورت ہے تو نکاح ہوگیا اور ہمارے نزدیک احد الزوجین کو دوسرے کے عیب سے خیار نہیں ملتا اگر اسے طلاق دے گا تو نصف مہر دینا لازم ہوگا اگر اس سے خلوت کرچکا ہے کہ یہ خلوت بوجہ مانع حسی خلوت صحیحہ نہیں خلوت فاسدہ ہے۔
(فتاوی مصطفویہ ص ۳۶۲)

سوال:۔ کسی نے عورت سے کہا کہ اگر میرا باپ راضی ہو تو میں نے تم سے نکاح کیا تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اس طرح کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوگا اس لئے کہ نکاح کو شرط کے ساتھ معلق کرنا صحیح نہیں ہے۔

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی لم ینعقدالنکاح لتعلیقه بالحظر کما فی العمادیة وغیرها".

(فتاوی شامی ص ۱۵۱ ج ۴)

سوال:۔ جیٹھ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔عدت ختم ہونے کے بعد عورت کا جیٹھ سے نکاح کرنا جائز ہے جیسا کہ سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد عدت جیٹھ سے نکاح جائز ہے جب کہ کوئی مانع مثل رضاعت یا مصاہرت یا جمع محارم نہ ہو اور نکاح کی وہی شرطیں ہیں جو ابتدائی نکاح میں ہوتی ہیں کوئی نئی شرط نہیں۔
(فتاوی رضویہ ص۲۰۰ ج ۵)

سوال :۔خدا نے مردوں کو دو دو تین تین چار چار عورتیں حلال فرمائیں تو عورت کے لئے یہی حکم کیوں نہیں ہے؟

جواب :۔عورتوں کو اس کی اجازت اس لئے نہیں ملی کہ جب ایک ہی عورت دو دو تین تین مردوں کے نکاح میں رہے گی تو نسب محفوظ نہیں رہ پائے گا اور پتہ نہیں چلے گا کہ بچہ کس کا ہے۔

جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:"ان الله لا يامر با لفحشاء" بے شک اللہ عزوجل بے حیائی کا حکم نہیں فرماتا ایک عورت پر دو مردوں کا اجتماع صریح بے حیائی ہے جسے انسان تو انسان جانوروں میں بھی جو سب سے خبیث تر ہے یعنی خنزیر وہی روا رکھتا ہے حرمت زنا کی حکمت نسب کو محفوظ رکھنا ہے ورنہ پتہ نہ چلے کہ بچہ کس کا ہے۔
(فتاوی رضویہ ص۲۰۹ ج ۵)

سوال :۔پیر کو اپنی مریدہ سے نکاح کرنا حلال ہے یا حرام؟

جواب :۔حلال ہے۔

سرکار اعلی حضرت فرماتے ہیں کہ پیر کو اپنی مریدہ سے نکاح قطعا حلال ہے اسے ممنوع جاننا کتاب وسنت واجماع امت وقیاس چاروں دلائل شرع سے محض باطل وبے اصل ہے۔(ملخصا فتاوی رضویہ ص۲۲۶ ج ۵)

سوال :۔عورت نے کسی مرد سے کہا میں نے تجھ سے نکاح کیا تو جواب میں

Scanned with CamScanner

مرد نے کہا شاباش تو نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔مرد کا شاباش کہنا اگر طنز کے طریقہ پر نہ ہو بلکہ قبول کر رہا ہو تو اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

"امراة قالت لرجل زوجت نفسی منک فقال الرجل بخداوند کاری پزیرفتم یصح النکاح ولو لم یقل الرجل ذالک لکنه قا ل لها شا با ش ان لم یقل بطریق الطنز یصح النکا ح کذا فی الخلا صة" (فتا وی عالمگیری ص ۲۷۲ ج ۱)

سوال:۔نکاح سے پہلے لڑکی دیکھنا کیسا ہے؟

جواب:۔جس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے اسے نکاح سے پہلے دیکھنا جائز ہے لیکن نکاح کرنے والا دیکھے اس کے علاوہ کسی مرد کو جو اس کے دوست یا رشتہ دار وغیرہ ہوں ان کے لئے جائز نہیں صرف لڑکا اور اس کی گھر کی عورتیں دیکھ سکتی ہیں لڑکے کے لئے دیکھنا مستحب ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"عن ابی هریرةان رجلا اراد ان یتزوج امراة من نساء الانصار فقال له رسو ل الله صلی الله علیه وسلم انظر الیها فا ن فی اعین نساء الانصار شیئایعنی الصغر"

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے انصار کی عورتوں میں سے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دیکھ لو اس لئے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں صغر ہوتا ہے۔

اور دوسری حدیث میں ہے:

Scanned with CamScanner

"عن سهل بن ابی حثمة قال را یت محمد بن سلمة یطارد ثبیتة بنت الضحاک فوق اجار له ببصر ہ طرد ا شدیدا فقلت اتفعل هذاوانت من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی سمعت رسو ل الله صلی الله علیه وسلم یقو ل اذاالقی فی قلب امرئی خطبةامر اةفلاباس ان ینظر الیها"

ترجمہ:۔ حضرت سہل ابن ابوحثمہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا کہ ثبیتہ بنت ضحاک کو اپنی چھت کے اوپر سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے تو میں نے کہا کہ آپ ایسا کرتے ہیں حالانکہ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کسی آدمی کے دل میں کسی عورت کا پیغام نکاح کا خیال گزرے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔(شرح معانی الآثار ص۱۰ ج۲)

سوال:۔ ٹیلی فون یا موبائل کے ذریعہ نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ ٹیلی فون یا موبائل کے ذریعہ نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کسی نے کرلیا تو یہ نکاح شرعی نہیں ہوگا اس لئے کہ نکاح کے لئے دو گواہوں کا ساتھ میں ایجاب وقبول کے الفاظ سننا شرط ہے یہ تو ٹیلی فون یا موبائل پر ممکن ہے لیکن گواہ پردہ کے پیچھے ہوں تو معتبر نہیں اس لئے کہ ایک آواز دوسری آواز سے مل جاتی ہے۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لو سمع من وراء الحجاب لا یسعه ان یشهد لاحتمال ان یکون غیرہ اذ النغمة تشبه النغمة"(عالمگیری ص ۴۵۲ ج ۳)

اور بہار شریعت میں ہے کہ جس کی بات اس نے سنی وہ پردہ میں ہے آواز سنتا ہے مگر اسے دیکھتا نہیں ہے اس کے متعلق اس کی گواہی درست نہیں اگرچہ آواز سے

معلوم ہورہا ہو کہ یہ آواز فلاں کی ہے۔ (بہار شریعت دوازدہم ص ۹۳۷ ج ۱)

شرح صحیح مسلم میں ہے کہ نکاح میں یہ ضروری ہے کہ دو مسلمان گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ایجاب وقبول کیا جائے اور جب لڑکا انگلینڈ میں ٹیلی فون پر قبول کررہا ہے تو اس کا یہ قبول کرنا مجلس میں موجود دو گواہوں کے سامنے نہیں ہے اور وہ شرعاً اور قانوناً لڑکے کے قبول کرنے کی گواہی نہیں دے سکتے اسی لئے ٹیلی فون پر جائز نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم ص ۸۲۹ ج ۳)

سوال:۔ وہ کونسی عورت ہے کہ اسے تین طلاق دینے کے بعد بھی بغیر حلالہ کے شوہر اس سے نکاح کرسکتا ہے؟

جواب:۔ وہ عورت ہے جس سے نکاح فاسد کیا ہو پھر اس کو تین طلاق دے دیا ہو۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

" طلق المنکوحة فاسد ا ثلاثا له تزوجها بلا محلل لم یحک خلافا"

اور ردالمحتار میں ہے:

"لا ن الطلاق انما یلحق المنکو حةنکا حا صحیحا،، اور اسی میں ہے فلا یتحقق الطلاق فی النکاح الفا سدو لا ینقص عددا لانه متار که" (ص ۵۰۹ ج ۴)

"بہار شریعت میں ہے کہ جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ کے نکاح کرسکتا ہے کہ یہ حقیقۃً طلاق نہیں بلکہ متارکہ ہے۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۵ ج ۲)

سوال:۔ کیا نکاح بغیر دعوی کے بھی ثابت ہوجاتا ہے؟

جواب:۔ ہاں نکاح بغیر دعوی کے بھی ثابت ہوجاتا ہے اس لیے کہ فرج

Scanned with CamScanner

کے حلت وحرمت میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس لیے اس کا ثبوت بغیر دعوی کے بھی جائز ہے۔

جیسا کہ اشباہ میں ہے:

"والنکاح یثبت بدون الدعوی کالطلا ق لان حل الفر ج والحرمة فیه حق الله تعالی فجا زثبوته من غیردعوی کذافی فروق الکرابیسی"(الاشباه والنظائر ص ۲۰۱)

سوال:۔ دومردوں نے ایک عورت کے نکاح کا دعویٰ کیا اور دونوں نے بینہ قائم کردیا تو اب وہ عورت کس کی بیوی ہوگی؟

جواب:۔ وہ عورت کسی کی بیوی نہیں ہوگی اور دونوں مردوں کے بینہ کو کالعدم قرار دیا جاے گا گویا کہ ان لوگوں نے بینہ قائم ہی نہیں کیا ہے۔

جیسا کہ اصول سرخسی میں ہے:

"اذا ادعی رجلان نکاح امراة واقام کل واحد منهما البینة تعذرترجیح احد ی البینتین بوجه من الوجوه فانه تبطل الحجتان و یصیر کانه لم یقم کل واحدمنهماالبینة"(اصول سرخسی ص ۱۳)

محرمات کا بیان

سوال:۔ چچا کے مرنے کے بعد چچی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ چچا کے مرنے کے بعد چچی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"واحل لکم ما وراء ذالکم"(سورۂ نساء پ۵)

اللہ تعالیٰ نے حرام عورتوں کو شمار فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ان کے علاوہ جو ہیں وہ سب حلال ہیں تو حرام عورتوں میں چچی نہیں اور نہ ہی اس کی

ممانعت حدیث میں ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ درست ہے دلیل اس کی قول اللہ عزوجل" واحل لکم ما وراء ذا لکم" ہے کہ حرام عورتوں کو شمار فرما کر ارشاد ہوا ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں حرام عورتوں میں چچی کو نہ شمار فرمایا نہ شرع میں اس کی کہیں تحریم آئی تو ضرور وہ حلال عورتوں میں ہے۔(فتاوی رضویہ ص۲۳۰ ج۵)

سوال:۔جس عورت سے زنا کیا ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔جس عورت سے مرد نے زنا کیا ہو اس کی بیٹی سے کبھی بھی نکاح نہیں کرسکتا ہے بلکہ اگر شہوت کے ساتھ عورت کا ہاتھ پکڑ لیا تو بھی اس عورت کی بیٹی زانی کے حق میں ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"حرم ایضا با الصھریۃ اصل مزنیته اراد بالزنی الوطء الحرام واصل ممسوسته بشھوۃ ولو شعر علی الراس"(در مختار ص۱۰۷ ج۴)

اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ کسی وقت کسی حال اس سے نکاح نہیں ہوسکتا کہ ماں کے ساتھ حلال خواہ حرام کسی طرح صحبت کرنے بلکہ صرف بشہوت ہاتھ لگانے یا بوسہ لینے سے بیٹی ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے۔

(فتاوی رضویہ ص۲۳۸ ج۵)

سوال:۔سوتیلی خالہ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔سوتیلی خالہ سے نکاح کرنا حرام ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:"حرمت علیکم امھتکم وبناتکم وعماتکم وخالتکم"الخ. (سورہ نساء پ ۴)

اب خالہ سگی ہو یا سوتیلی وہ ماں کی طرح ہے فتاوی رضویہ میں ہے کہ خالہ سگی

ہو یا سوتیلی مثل ماں کے حرام قطعی ہے۔قال اللہ تعالیٰ:"وخالتکم".

درمختار میں ہے:

"الاشقاء وغیر ھن "ہاں منکوحہ پدر کہ اس کی ماں نہیں اس کی سگی بہن بھی حلال ہے جب کہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔(فتاوی رضویہ ص۲۹۴ج۵)

سوال:۔اگر کوئی آدمی اپنی ساس سے زنا کرلے تو اس کی بیوی نکاح میں رہے گی یا نہیں؟

جواب:۔اگر کوئی آدمی اپنی ساس سے زنا کرلے یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لے لے تو اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی مگر بیوی نکاح سے نہیں نکلے گی اور نہ طلاق پڑے گی بلکہ شوہر پر فرض ہے کہ اس کی لڑکی کو چھوڑ دے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی منکوحہ کی حقیقی ماں سے وطی کی یا اسے قصداً خواہ کسی طرح بشہوت ہاتھ لگایا اس کی عورت اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی کبھی نہ اسے رکھ سکتا ہے نہ کسی حال میں اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے اس پر فرض ہے کہ عورت کو فوراً چھوڑ دے تاکہ وہ اس کے نکاح سے باہر ہو جائے۔

(فتا وی رضویہ ص٣٠٦/ج٥/وھکذافی الجزء الاول من فتاوی فیض الرسول /ص ٥٨٢)

سوال:۔بیوی فوت ہونے کے بعد اس کی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔بیوی فوت ہونے کے بعد اس کی خالہ سے نکاح جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"و احل لکم ما وراء ذالکم". (سورہ نساء)

اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ زوجہ کے مرنے کے بعد اس کی خالہ سے نکاح جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ ص۳۱۱ج۵)

سوال:۔ایک بیوہ عورت حاملہ ہوگئی جب پولیس کے ذریعہ پوچھا گیا کہ یہ کس کا نطفہ ہے تو اس نے بتایا کہ یہ حمل میرے داماد کا ہے تو اب اس بیوہ کی لڑکی داماد کے نکاح میں رہے گی یا نہیں؟

جواب:۔اس بیوہ کی لڑکی داماد کے نکاح میں رہے گی صرف اس عورت کے کہنے سے داماد پر بیوہ کی لڑکی حرام نہیں ہوگی ہاں اگر ثبوت شرعی ہو یا داماد خود اقرار کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

"وامهات نسائكم"

اور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقط اس عورت کے کہنے سے داماد پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوسکتی یا تو ثبوت شرعی ہو یا داماد اقرار کرے اس وقت اس کی منکوحہ پر حرام ابدی ہونے کا حکم دیا جائے گا ورنہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ ص ۳۳۰ ج ۵)

سوال:۔زید کی بیوی فرار ہوگئی ہے اور دو سال سے اس کا کچھ پتہ نہیں اب زید بیوی کی بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔زید اپنی بیوی کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا ہے اس لئے کہ دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

"وان تجمعوا بين الاختين الاماقد سلف".(سورہ نساء پ ۴)

اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ ناجائز ہے زید اگر چاہتا ہے تو زوجہ کو طلاق دے اور تا انقضائے عدت انتظار کرے اس کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ ص ۳۳۰ ج ۵)

سوال:۔شادی شدہ سالی سے کورٹ میرج کرنا کیسا ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب :۔شادی شدہ یا غیر شادی شدہ سالی سے ناجائز تعلقات رکھنا حرام ہے اس لئے کہ زنا تو مطلقا حرام ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:" ولا تقربوا الزنیٰ انه كان فاحشة وساء سبيلا"۔(سورہ بنی اسرائیل، پ۵: آیت۳۲)

اورشادی شدہ سالی اپنے بہنوئی پر دو وجہوں سے حرام ہے ایک یہ ہے کہ جب تک اس کی بیوی اس کے نکاح یا عدت میں ہے اس وقت تک سالی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:" و ان تجمعوا بين الاختين".

اور دوسری یہ کہ اس کی بیوی دوسرے کے نکاح میں ہے اس لئے اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔

جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے کہ جب شوہر نے ہنوز طلاق نہ دی بیوی بدستور اس کی نکاح میں باقی ہے کسی کو ہرگز اس سے نکاح حلال نہیں اگر کر بھی لیا تاہم اب تک وہ دونوں مبتلائے زنا رہے یونہی اس نکاح بے معنی کے بعد زانی و زانیہ رہیں گے اور یہ جھوٹا نام نکاح کا کچھ مفید نہ ہوگا۔الخ۔

(فتاوی رضویه ص۲۱۸/ج۵/هكذا في الجزء الاول من الفتاوى فقيه الملة/ص۳۷۸)

سوال :۔ایک آدمی نے اپنی بیوی کی بھتیجی سے زنا کیا پھر بیوی کی وفات کے بعد اسی بھتیجی سے نکاح کرلیا تو یہ نکاح درست رہا یا نہیں؟

جواب:۔بیوی کی بھتیجی کے ساتھ زنا کرنے کے سبب وہ شخص سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہوا لیکن جب بیوی کی وفات کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح کرلیا تو یہ نکاح جائز اور درست رہا۔

سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ زوجہ کا انتقال

Scanned with CamScanner

ہوتے ہی فوراً اس کی بھتیجی سے نکاح جائز ہے۔ "لعدم الجمع نکاحا ولا عدة اذ لا عدة علی الرجل کما حققه فی العقود الدرية".

(فتاوی رضویه ص ۲۸۴ ج ۵)

سوال:۔ کیا سمدھن اور ممانی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

جواب:۔ ہاں سمدھن اور ممانی سے نکاح کرنا جائز ہے جب کہ وہ مطلقہ ہوں یا بیوہ ہوں۔

جیسا کہ فتاوی افریقہ میں ہے کہ کچھ لوگ سمدھن چچی اور ممانی سے نکاح کو برا جانتے ہیں حالانکہ سمدھن سے نکاح بلاشک جائز ہے یونہی چچی اور ممانی سے بھی نکاح میں کوئی حرج نہیں جب کہ شوہروں نے انہیں طلاق دے دی ہو یا مر چکے ہوں تو بعد عدت سمدھن چچی اور ممانی سے نکاح جائز ہے جو لوگ ان نکاحوں کو برا جانتے ہیں وہ جاہل ہیں۔ (فتاوی افریقہ ص ۱۰۰ بحوالہ غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص ۷۸)

سوال:۔ اگر قاضی نے کسی نابالغہ سے جس کا کوئی ولی نہ ہو اپنا نکاح خود کرلیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے خود اپنا نکاح کرلیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوگا۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

"القاضی اذا زوج صغيرة من نفسه فهو نكاح بغير ولی لانه رعية فی حق نفسه انما الحق للذی هو الولی وهو فی حق نفسه ايضا رعية وكذا الخليفة فی حق نفسه رعية كذا فی المحيط".

(عالمگیری ص ۲۸۴ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے اپنا نکاح کرلیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں یونہی بادشاہ نے اگر ایسا

Scanned with CamScanner

کیا تو یہ بھی بے ولی کے نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا لڑکے سے کردیا تو یہ بھی جائز نہیں۔ (بہار شریعت ہفتم ۴۴ ج ۲)

اورالاشباہ والنظائر میں ہے:

”فعل القاضی حکم منه فلیس له ان یزوج الیتیمةالتی لا ولی لها من نفسه ولامن ابنه ولا ممن لا تقبل شهادته له“(الاشباه والنظائر ص ۱۹۹)

رضاعت کا بیان

سوال:۔مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج دودھ پلانا کیسا ہے؟

جواب:۔مدت پوری ہونے کے بعد نہ تو دودھ پینا جائز ہے اور نہ ہی عورت کے لئے دودھ پلانا جائز ہے۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

”وفی البحر لا یجوز التداوی“اور ردالمحتار میں ہے”وعلی هذاای لفرع المذکور لا یجوز الانتفاع به لتداوی“.

(رد المحتار ص ۳۹۸ ج ۴)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا یا پلانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۳۶ ج ۲)

سوال:۔کنواری یا مردہ عورت کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب: رضاعت ثابت ہوجائے گی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

” ولبن بکر بنت تسع سنین فا کثر محرم والا لا جوهرة.وکذا یحرم لبن میتة ولو محلو با“(در مختار ص ۴۱۱ ج ۴)

Scanned with CamScanner

بہار شریعت میں ہے کہ کنواری یا بڑھیا کا دودھ پیا جب بھی رضاعت ثابت ہے مگر نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاعت نہیں۔
(بہار شریعت ہفتم ص ۳۷ ج ۲)

سوال:۔ دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اس سے رضاعت اس وقت ثابت ہوگی جب کہ دودھ غالب ہو اور اگر دودھ غالب نہ ہو بلکہ مغلوب ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

درمختار میں ہے:

"ومخلوط بماء او دواء او لبن اخری او لبن شاة اذا غلب لبن المراة" (درمختار ص ۴۱۱ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں (بہار شریعت ہفتم ج ۲)

سوال:۔ عورت کے دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچے کو کھلایا گیا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ عورت کے دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچے کو کھلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"لا یحرم المخلوط بطعام مطلقا وان حساه حسوا و کذا لو جبنه لان اسم الرضاع لا یقع علیه" (درمختار ص ۴۱۲ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں۔ (ہفتم ص ۳۹ ج ۲)

سوال:۔ مرد نے اپنی بیوی کے پستان کو منہ میں لیا اور دودھ منہ میں آ گیا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ مرد نے اپنی بیوی کی چھاتی چوسی اور دودھ منھ میں آ گیا تب بھی رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"مص رجل ثدی زوجته لم تحرم"(درمختار ص۴۲۱ ج۴)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگر چہ دودھ منہ میں آ گیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔

(بہار شریعت ہفتم ص۴۲ ج۲)

سوال:۔ دو سال کے بچے نے مردہ عورت کا دودھ پی لیا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ رضاعت ثابت ہو جائیگی اگر چہ وہ عورت مردہ ہے۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"مص من ثدی اٰدمیةو لو بکرا او میتة"۔(ص۳۹۱ ج۴)

اور اسی میں ہے کہ:

"وکذا یحرم لبن میتة ولو محلوبا فیصرنا لحها محرما للمیتة فیمصها یدفنهابخلاف وطئها".(درمختار ص ۴۱۱ ج۴)

سوال:۔ کسی مرد نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ جب زوجین بالغہ ہوں تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی جیسا کہ درمختار میں ہے "مص رجل ثد ی زوجته لم تحرم" ہاں اگر ڈھائی سال سے کم کا ہو تو ثابت ہو جائے گی۔

ردالمحتار میں ہے:

"اذاکان الزوج صغیرا فی مدةالرضاع فانها تحرم علیه"(ردالمحتار ص ۴۲۱ ج۴)

Scanned with CamScanner

حرمت مصاہرت کا بیان

سوال:۔ وہ کون سا جماع ہے جو مصاہرت کو واجب نہیں کرتا ہے؟

جواب:۔ صغیرہ سے جماع مصاہرت کو واجب نہیں کرتا ہے علامہ ابن نجیم تحریر فرماتے ہیں کہ:

"جماع الصغيرة لا يوجب المصاهرة" (الاشباه والنظائر ص ۳۹۶)

سوال:۔ عورت کھڑی تھی اور مرد نے اس کے فرج داخل کی طرف شہوت سے دیکھا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اس طرح اس کے فرج داخل کی طرف دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"قالوا لو نظر الى فرجها وهي قائمة لا تثبت حرمة المصاهرة وانما يقع النظر فى الداخل اذا كانت قاعدة متكئة كذا فى فتاوى قاضى خان"

یعنی فقہا فرماتے ہیں کہ اگر مرد نے عورت کے فرج کی جانب اس حال میں دیکھا کہ وہ کھڑی تھی تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی اور نظر فرج داخل میں اس وقت واقع ہوگی جب عورت ٹیک لگا کر بیٹھی ہوگی۔

(فتاوی عالمگیری ص ۲۷۴ ج ۱)

سوال:۔ مرد اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ بیدار کر رہا تھا لیکن اس کا ہاتھ اس کی بیٹی پر پڑ گیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اگر اس مرد کی لڑکی مشتہاۃ ہے تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی اور اس کی ماں اس کے لئے حرام ہو جائے گی پھر کبھی اس مرد سے نکاح نہ کر سکے گی۔

Scanned with CamScanner

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"فلو ایقظ زوجته لیجامعها فوصلت یده الی بنته فقرصها بشهوة وهی ممن تشتهی یظن انها امها حرمت علیه الام حرمة موبدة کذا فی فتح القدیر،، (فتاوی هندیه ص ۲۷۴ ج ۱)

سوال:۔ دوسال کی بچی کو شہوت کے ساتھ چوما تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ دوسال کی بچی مشتہاۃ نہیں ہوتی ہے اس لئے اس کو شہوت کے ساتھ چومنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ عورت کا مشتہاۃ ہونا شرط ہے۔

فتوی عالمگیری میں ہے:

"ویشترط ان تکون المراة مشتهاة کذا فی التبین والفتوی علی ان بنت تسع محل الشهوة لا مادونها کذافی معراج الدراية". (عالمگیری ص ۲۷۵ ج ۱)

سوال:۔ ایک سات سال کے لڑکے نے بالغہ عورت سے جماع کرلیا تو مصاہرت ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ حرمت مصاہرت نہیں ہوگی اس لئے کہ جس طرح لڑکی کے لئے شہوت شرط ہے اسی طرح لڑکے کے لئے بھی شہوت شرط ہے لہذا سات سال کے لڑکے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی کیونکہ ابھی وہ شہوت والا نہیں ہے اور شہوت ہونا شرط ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"کذا تشترط الشهوةفی الذکر حتی لو جامع ابن اربع سنین زوجة ابیه لا تثبت به حرمة المصاهرة کذا فی فتح القدیر".

(فتاوی هندیه ص ۲۷۵ ج ۱)

Scanned with CamScanner

سوال :۔ بے ہوش آدمی نے عورت کو چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یانہیں؟

جواب :۔ بے ہوش آدمی عورت کو چھوئے گا تو بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی اس لئے کہ بے ہوش آدمی بھی بالغ ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"مراھق و مجنون وسکران کبالغ"اور ردالمحتار میں ہے"ای فی ثبوت حرمته المصاهرة بالوط ء اوالمس اوالنظر".

(ردالمحتار ص ۱۱۴ ج ۴)

کفو کا بیان

سوال :۔ کفو کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ لغت میں کفو کے معنی برابری کے ہیں۔

حاشیہ ہدایہ میں ہے:

"الکفاء جمع کفو وھو النظیر والمساوی"(ھدایه ص ۳۱۳ ج ۱)

اور اصطلاح شرع میں کفو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے نسبت وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح کرنا عورت کے اولیا کے لئے ننگ وعار کا باعث ہو اور بہار شریعت میں ہے کہ کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا کے لئے باعث ننگ وعار ہو۔

(بہار شریعت ہفتم ص ۵۳ ج ۲)

سوال :۔ کفائت حق شرع ہے یا حق اولیاء؟

جواب :۔ کفائت حق اولیا ہے نہ کہ حق شرع۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"الکفائة حق الولی ،،(در مختار ص ۸۵ ج ۳)
اورفتاوی فقیہ ملت میں ہے کہ کفائت اولیا کا حق ہے حق شرع نہیں۔
(فتاوی فقیہ ملت ص ۴۱۰ ج ۱)

سوال:۔سیدہ کے والدین راضی ہوں تو کیا اس کا نکاح غیر سید سے ہوسکتا ہے؟

جواب:۔ہاں ہوسکتا ہے اگر غیر سید نے سیدہ بالغہ سے نکاح کیا اور سیدہ کے والدین راضی تھے تو یہ نکاح جائز ہے چاہے سیدہ سے نکاح کرنے والا عالم ہو یا غیر عالم ہو جیسا کہ فتاوی امجدیہ میں ہے کہ عورت کا اگر کوئی ولی نہ ہو اور عورت نے غیر کفو سے نکاح کرلیا تو صحیح ہے یونہی اگر ولی ہو اور وہ غیر کفو سے نکاح پر راضی ہے جب بھی صحیح ہے۔(فتاوی امجدیہ ص ۱۳۲ ج ۲)

اور فتاوی فقیہ ملت میں ہے کہ غیر سید نے سیدہ بالغہ سے نکاح کیا اس حال میں کہ سیدہ اور اس کے والدین جان بوجھ کر راضی تھے تو نکاح جائز ہے خواہ غیر سید عالم ہو یا غیر عالم۔(ص ۴۱۰ ج ۱)

سوال:۔حرامی لڑکے کا نکاح حلالی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔حرامی لڑکے کا نکاح حلالی لڑکی سے جائز ہے اور اگر لڑکی کے اولیا نے جان بوجھ کر رضا مندی سے اس کی اجازت دی ہو تو فسخ بھی نہیں کرا سکتے فتاوی امجدیہ میں ہے کہ نکاح جائز ہوسکتا ہے اور جب لڑکی کے اولیا نے جان بوجھ کر اجازت دی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں ہے ورنہ فسخ کرا سکتے ہیں۔
(فتاوی امجدیہ ص ۱۴۰ ج ۲)

سوال:۔کفائت کا اعتبار مرد کی جانب سے ہے یا عورت کی جانب سے؟

جواب:۔کفائت کا اعتبار مرد کی جانب سے ہے نہ کہ عورت کی جانب سے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"الکفائة معتبرة فی الرجال للنساء لزوج النکاح کذا فی

محیط السرخسی ولا تعتبر فی جانب النساء للرجال کذا فی البدائع ،،(عالمگیری ص ۲۹۰ ج ۱)

اور بہار شریعت میں ہے کہ کفائت صرف مرد کے جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (ص ۵۳ ج ۲)

مہر کا بیان

سوال:۔ مہر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ مہر کی تین قسمیں ہیں:

(۱) معجّل کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے۔

(۲) موجل جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو۔

(۳) مطلق جس میں نہ وہ ہو نہ یہ۔

یعنی نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو نہ ہی اس کے لئے کوئی مدت مقرر ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو یا مطلق یا کچھ موجل ہو کچھ مطلق یا کچھ معجّل اور کچھ موجل اور کچھ مطلق۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۴۷ ج ۲)

سوال:۔ کیا سات سو چھیاسی (۷۸۶) روپیہ مہر مقرر کرنا درست ہے؟

جواب:۔ مہر میں سات سو چھیاسی روپیہ مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے اس لئے کہ آج کل دس درہم کی قیمت ۷۸۶/روپیہ سے زیادہ ہوتی ہے اور دس درہم سے کم مہر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔

جیسا کہ عالمگیری میں ہے:

"اقل المھر عشرۃ دراھم مضروبۃ حتی یجوز وزن عشرۃ تبرا وان کانت قیمتہ اقل کذا فی التبیین ،،(فتاوی عالمگیری ص ۳۰۲ ج ۱)

Scanned with CamScanner

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مہر کم سے کم دس درھم ہے اس سے کم نہیں ہوسکتا جس کی مقدار آج کل کے حساب سے ۳۹/۱۲ پانچ پائی ہے خواہ سکہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اس قیمت کا کوئی سامان اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو۔

(بہار شریعت ہفتم ص ۶۴ ج ۲)

سوال:۔ گرام میں مہر کی مقدار کتنی ہے؟

جواب:۔ گرام میں مہر کی مقدار یہ ہے دس درہم سات ماشہ اور ۶۱۸/۳۰ گرام ہوتا ہے۔

سوال:۔ عورت نے اپنے صغیرہ سوت کو دودھ پلا دیا تو مہر ساقط ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ عورت نے اپنے صغیرہ سوت کو دودھ پلا دیا تو اس کا مہر ساقط ہو جائے گا جب کہ خلوت صحیحہ یا شوہر کی موت سے پہلے ایسا کیا ہو۔

سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"وفی الدر المختار لو ارضعت الکبیرۃ ضرتها الصغیرۃ حرمتا ولا مھر لکبیرۃ ان لم توطا لمجی الفرقۃ منها".

(فتاوی رضویہ ص ۴۸۲ ج ۵)

سوال:۔ مہر کب واجب ہوتا ہے؟

جواب:۔ مہر معجّل کو فوراً ادا کرنا واجب ہے اور مہر موجل کو وقت وعدہ پورا ہو جانے پر واجب ہوتا ہے فتاوی رضویہ میں ہے کہ مہر معجّل وہ مہر یا پارہ مہر کا ہے جس کا ادا کرنا فوراً قرار پایا ہو خواہ از روئے شرط کہ نفس عقد نکاح میں تعجیل مذکور ہو یا عقد کے بعد شرط تعجیل ٹھہری ہو خواہ از روئے عرف جب کہ وہ شرط صریح کے مخالف نہ واقع ہو یہ مہر فوراً واجب الادا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے ادا سے پہلے شوہر عورت کو بے اس کی رضا کے ہاتھ نہیں لگا سکتا بلکہ رخصت نہیں کرا سکتا اور

Scanned with CamScanner

موجل وہ جس کے لئے کوئی میعاد معین قرار دی گئی ہو مثلا ایک سال دس سال یا جس قدر ٹھہرائیں یہ اس وقت واجب الادا ہوگا جب وعدے کا وقت آجائے اس سے پہلے عورت اس کا مطالبہ نہیں کرسکتی۔ (فتاوی رضویہ ص ۴۹۰ ج ۵)

سوال :۔ مرد نے بیوی کے نزع کے وقت مہر معاف کرایا تو بیوی نے سر ہلا دیا تو مہر معاف ہوا یا نہیں؟

جواب :۔ مہر معاف نہیں ہوا کیونکہ مرض الموت میں معاف کرانا ہی معتبر نہیں ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ مرض الموت میں مہر کی معافی بے اجازت دیگر ورثا معتبر نہیں۔ (فتاوی رضویہ ص ۵۱۵ ج ۵)

سوال :۔ مرد نے تحریری طلاق دی اس میں یہ بھی لکھ دیا کہ تیرے بطن کے دونوں بچے تیرے مہر میں دیا تو اب عورت مہر پائے گی یا نہیں؟

جواب :۔ عورت مہر پائے گی اور مرد کے کہنے کا کچھ اعتبار نہ ہوگا العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے کہ دونوں لڑکے اور وہ لڑکی اپنے باپ کے مال میں حصہ پائیں گے اور طلاق شدہ اگرچہ حصہ نہ پائے گی مگر مہر کی مستحق ہے اور وہ جو کہہ دیا تھا کہ دونوں بیٹے تیرے مہر میں دئے فضول تھا اس سے مہر ادا نہیں ہوتا ہاں اگر عورت نے یہ کہہ دیا ہو کہ دونوں بیٹے مجھے دو میں نے مہر چھوڑا تو مہر نہ پائے گی۔ (فتاوی رضویہ ص ۵۱۶ ج ۵)

سوال :۔ گواہوں سے نکاح کے مہر کو پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے تو ان کی گواہی مقبول ہے یا نہیں؟

جواب :۔ مقبول ہے اگر گواہوں نے کہا کہ ہم مہر کو نہیں جانتے ہیں تب بھی ان کی گواہی قبول کی جائے گی۔

جیسا کہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"سئل الشهود بالبيع عن الثمن فقالو ا لا نعلم لم تقبل و بالنكاح عن المهر فقا لو الا نعلم تقبل كما فى الصير فية".
(الاشباه والنظائر ص ۲۰۳)

نکاح کافر کا بیان

سوال:۔ شیعہ مذہب کے لڑکے کا نکاح سنی مذہب کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ میں سنی ہوں؟

جواب:۔ شیعہ مذہب کے لڑکے کا نکاح سنی مذہب کی لڑکی سے ہرگز جائز نہیں اس لئے کہ اس کی گواہی معتبر نہیں کیونکہ شیعوں کے اندر تقیہ ہے سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ رافضیوں میں تقیہ ہے بے حاجت بھی تقیہ کرتے ہیں حاجت کے وقت کا کیا اعتبار اور اشتباہ مٹانے کی کیا صورت کہ تقیہ وہ ملعون چیز ہے جس کا کرنے والا سب کچھ کہہ لے گا خالص اسلام بولے گا اور دل میں کفر بھرا ہوگا رافضیوں کی شہادت کہ سنی ہے کیا معتبر ہو سکتا ہے رافضیوں کی گواہی کچھ معتبر نہیں (فتاوی رضویہ ص ۳۱۸ ج ۵)

سوال:۔ مرتد کا نکاح مرتدہ یا کافرہ سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مرتد کا نکاح نہ تو مرتدہ سے ہوسکتا ہے اور نہ ہی کافرہ عورت سے بلکہ کسی سے نہیں ہوسکتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"لا يجوز للمر تد ان يتزوج مرتد ة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية وكذا لک لا يجوز نكاح المرتد مع احد كذا فى المبسوط" (فتاوى هنديه ص ۲۸۳ ج ۱)

سوال:۔ غیر مقلد سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ غیر مقلد سے نکاح کرنا حرام ہے اور نکاح باطل محض ہے غیر مقلد سے نکاح ہرگز نہیں ہوگا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،، یہاں کے غیر مقلدین صرف غیر مقلد ہی نہیں ہیں بلکہ وہابی بددین ہیں جن پر طرح طرح کے الزامات کفر قائم ہیں ان سے نکاح ہو ہی نہیں سکتا ہے باطل محض ہے یہ ہمارے ہی نزدیک نہیں خود غیر مقلد کے نزدیک بھی کہ وہ مقلد کو مشرک اور تقلید کو شرک جانتا ہے اور مشرک سے وہ نکاح کو حرام و باطل جانتا ہے۔

(فتاوی مصطفویہ ص ۳۱۴)

سوال:۔ دیوبندی لڑکی سنی بننے کو تیار ہے تو اس سے سنی لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ سنی صحیح العقیدہ لڑکے کی شادی دیوبندی لڑکی سے ہرگز نہیں ہوسکتی اگرچہ وہ سنی ہونے کے لئے تیار ہو اس لئے کہ اس طرح کے موقع پر دیوبندی اپنا مطلب نکالنے کے لئے بظاہر سنی بن جاتے ہیں مگر حقیقت میں وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہیں اور کچھ دنوں بعد اپنے رشتہ دار کو دیوبندی بنالیتے ہیں ہاں اگر لڑکی کے سنی ہونے کے ساتھ اس کے گھر والے بھی سنی صحیح العقیدہ ہوجائیں تو دوئین سال دیکھا جائے کہ وہ سنیت پر قائم ہیں یا نہیں جب خوب اطمینان ہوجائے کہ وہ سنیت پر قائم ہیں تب ان سے رشتہ ہوسکتا ہے اس سے پہلے ہرگز اجازت نہیں جیسے کہ شراب پینے والا اگر توبہ کرلے تو فوراً اسے امام نہیں بنایا جائے گا بلکہ کچھ روز اسے دیکھا جائے گا تاکہ اطمینان ہوجائے۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

”الفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته ما لم يمض عليه زمان يظهر عليه اثر التوبة“(عالمگیری بحوالہ فتاوی رضویہ ص ۲۱۳ ج ۳)

یعنی فاسق توبہ کرلے تب بھی اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی جب تک

اتنا وقت نہ گزر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔ (فتاوی فقیہ ملت ص ۴۳۴ ج ۱)

سوال:۔ سنی لڑکا دیو بندی لڑکی پر عاشق ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ شادی نہ ہوئی تو خودکشی کرلوں گا تو اس صورت میں دیو بندی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ دیو بندی اپنے کفریات قطعیہ کے سبب بمطابق حسام الحرمین کافر و مرتد ہیں اور مرتد سے نکاح ہرگز جائز نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة وکذالک لایجوز نکاح المرتدة مع احد کذا فی المبسوط“

(فتاوی عالمگیری ص ۲۸۲ ج ۱)

یعنی مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے جائز نہیں اور ایسے ہی مبسوط میں ہے لہٰذا سنی لڑکے کا نکاح دیو بندی لڑکی سے ہرگز نہیں ہو سکتا اور رہا اس کا خودکشی کی دھمکی دینا تو خودکشی کی دھمکی پر بھی بد مذہب اور مرتد کیساتھ شادی کرنے کی اجازت شریعت ہرگز نہیں دے سکتی ورنہ ہر وہ شخص جو ان کے یہاں شادی کرنا چاہے گا خودکشی کی دھمکی دے کر کرلے گا تو امان اٹھ جائے گا اور واقعی خودکشی کرے گا تو اسلام و سنیت کا کچھ نہیں بگڑے گا اپنی عاقبت خود برباد کرے گا (فتاوی فقیہ ملت ص ۴۳۴ ج ۱)

سوال:۔ ہندو کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہندو لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اگر ہندو کی لڑکی اتنا سمجھ والی ہے کہ اسلام اور کفر جانتی ہے تو خود وہ لڑکی مشرکہ ہے اور اگر اتنا سمجھ والی نہیں ہے تو باپ کی اتباع سے مشرکہ ہے ہر حال میں اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ

Scanned with CamScanner

ہندو کی لڑکی سمجھ والی کہ اسلام اور کفر جانتی ہے اگر کفر اختیار کرے تو خود مشرک ہے اور سمجھ والی نہ ہوتو اپنے باپ کی اتباع سے مشرک ہے بہر حال اس سے نکاح باطل ہے اگر چہ با اجازت ولی ہو۔ (فتاوی رضویہ ص۵٦٦ ج۵)

سوال:۔ دھوکہ دے کرسنی لڑکے کا نکاح رافضیہ سے کر دیا تو نکاح ہوایانہیں؟

جواب:۔ رافضیہ سے نکاح نہیں ہوا اگر چہ دھوکہ سے کر دیا گیا ہو اس لئے کہ رافضیہ مرتدہ ہے اور مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا ہے۔

فتاوی ھندیہ میں ہے:

"وکذالک لا یجوز نکاح المرتد ۃ مع احد کذا فی المبسوط" (فتاوی ھندیه ص ۲۸۲ ج ۱)

اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ رافضیہ سے نکاح باطل محض ہے اس وقت معلوم ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر فرض ہے کہ اس سے جدا ہو جائے وہ محض اجنبیہ ہے اصلا قابلیت نکاح نہیں رکھتی جب تک اسلام نہ لائے (فتاوی رضویہ ص۵٦٧ ج۵)

سوال:۔ وہابیوں سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ وہابیوں دیوبندیوں سے نکاح کرنا حرام ہے سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنی مرد یا عورت کا رافضی وہابی دیوبندی نیچری قادیانی چکڑالوی جتنے جملہ مرتدین ہیں ان کے مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوگا اگر نکاح کیا تو نکاح نہ ہو کر زنا خالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا کہلائے گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لایجوز نکاح المرتد مع مسلمة ولا کافرة اصلیة ولا مرتدة وکذالک لا یجوز نکاح المرتد ۃ مع احد".

(الملفوظ ص ۱۰۵ ج ۲)

Scanned with CamScanner

کچھ سنی حضرات خیال کرتے ہیں کہ وہابی عقیدے کی لڑکی اپنے گھر بیاہ کر لے آؤ پھر وہ ہمارے ماحول میں رہ کر خود بخود سنی ہو جائے گی اولاتو یہ نکاح ہی نہیں ہوتا کیوں کہ جس وقت نکاح ہوا اس وقت لڑکا سنی اور لڑکی وہابی عقیدے پر قائم تھی لہذا سرے سے نکاح ہی نہیں ہوا ثانیا وہ بجائے سنی بننے کے خود وہابی بنانے کی کوشش کرے گی سیکڑوں جگہ تو یہ دیکھا گیا ہے کہ سنی نے وہابی گھرانے میں یہ سوچ کر شادی کیا کہ ہم اس کو کسی طرح سمجھا بجھا کر اور اپنے ماحول میں رکھ کر انہیں وہابی سے سنی صحیح العقیدہ بنالیں گے لیکن ان کے سنی بنانے سے پہلے ہی ان وہابی رشتہ داروں نے خود سمجھا دیا اور اپنا ہم خیال بنا کر معاذ اللہ سنی سے وہابی بنادیا ساری ہوشیاری دھری رہ گئی اور دین و دنیا دونوں برباد ہو گئے۔

رسوم شادی کا بیان

سوال:۔شادی میں دولھا دولہن کو ابٹن ہلدی وغیرہ لگانا کیسا ہے؟

جواب:۔شادی میں عام طور پر دولھا اور دلہن کو جو ابٹن ہلدی وغیرہ لگاتے ہیں یہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں دولھا دلہن کو بٹنا لگانا مائیوں بیٹھانا جائز ہے ان میں کوئی حرج نہیں (بہار شریعت ص ۱۰۵ ج ۲)

بٹنا (ابٹن) لگانا شادی بیاہ کی ایک رسم ہے جس میں ایک خوشبودار مسالہ دولہا اور دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم کرنے کے لئے ملا جاتا ہے ابٹن لگانا بھی اسی کو کہتے ہیں۔

نوٹ:۔یہ مسئلہ متفرقات کے بیان میں بالتفصیل موجود ہے۔

سوال:۔شادی میں دولھا کو مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔دولہا کے لئے شادی میں مہندی لگانا جائز نہیں ہے بہار شریعت

Scanned with CamScanner

میں ہے کہ دولہا کو مہندی لگانا ناجائز ہے (بہار شریعت ہفتم ص ۱۰۵ ج ۲)

سوال:۔رت جگا کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔رت جگا کرنا درست نہیں ہے شادی کے غلط رسوم میں سے رت جگا بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلگلے پکتے ہیں صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے نیاز گھر میں بھی ہوسکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضررت؟ پھر اگر اس رسم کی ادا کے لیے عورت ہی ہونا ضروری ہو تو اس جمگھٹے کی کیا حاجت؟ پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہونچتی ہیں ہاتھ میں ایک چومک ہوتا ہے یہ سب ناجائز ہے جب صبح ہوگئی تو چراغ کی کیا ضررت؟ اور اگر چراغ کی حاجت ہو تو مٹی کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔(بہار شریعت ہفتم ص ۱۰۵ ج ۲)

اس کے علاوہ بھی شادی میں بہت سی فضول خرچی کرتے ہیں جو حرام ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

"لا تبذر تبذیراً ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین".

یعنی فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔(بنی اسرائیل پارہ ۱۵)

سوال:۔شادی میں عورتوں کا گانا بجانا کیسا ہے؟۔

جواب:۔گانا بجانا حرام ہے خواہ عورتیں گائیں یا مرد، شادی میں ہو خواہ دوسرے موقع پر اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتیں ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے اس لئے کہ اولا تو ڈھول بجانا ہی حرام ہے پھر

Scanned with CamScanner

عورتوں کا گانا مزید برآں عورتوں کی آواز نامحرموں کو پہنچنا وہ بھی گانے کی وہ بھی عشق وہجر ووصال کے اشعار یا گیت جو عورتیں اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کے ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق وعادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۱۰۵ ج ۲)

سوال :۔ شادی میں ناچ اور آتش بازی کرنا کیسا ہے؟

جواب :۔ ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں کون اس کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہو تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے دوسرے مال ضائع کرنا ہے تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے ناچ میں جن فواحش وبدکاریوں مخرب اخلاق باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، کیسے برے برے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر بیہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا ضرور ہوتا ہے کہ حیا وغیرت اٹھا کر طاق پر رکھ دیتا ہے بعضوں کو یہاں تک سنا

Scanned with CamScanner

گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں ایسی بدتہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا وغیرت کا پتہ دیتا ہے شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت کے وقت طے کرلیتے ہیں کہ لانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہوتو اسی کی اولاد کے کام آئے گا ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کرلیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کرگئی وہاں تو اب اس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بیوی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہوگئی یہ شادی ہوئی یا اعلان جنگ، ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدود شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔ (بہار شریعت ہفتم ص ۱۰٦ ج ۲)

سوال:۔شادی کے موقع پر ویڈیوگرافی اور شوٹنگ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔شادی کے موقع پر ویڈیوگرافی اور شوٹنگ ناجائز وحرام ہے آج کل شادی بیاہ میں ویڈیوشوٹنگ کروانا شادی کا ایک حصہ بن چکا ہے ایک طرف قاضی صاحب نکاح کا خطبہ پڑھ رہے ہیں اور دوسری طرف سامنے ہی شیطانی آلہ کھڑا ہے پھر اسی پر بس نہیں ہوتا ہے بلکہ ویڈیوکیمرہ زنانہ کمرے میں پہونچتا ہے اور ہماری ماں اور بہنوں کو بے پردہ کرنے لگتا ہے وہ لوگ جو ہماری ماں بہنوں کو کبھی نہیں دیکھے تھے یا جن سے وہ پردہ کرتی تھیں وہ اب ویڈیو کے ذریعہ کھلے عام مجلس میں دکھائی دینے لگیں اس کے علاوہ تصویر بنانا بھی تو گناہ ہے حدیث شریف میں ہے "ان اشد الناس عذابا یوم القیامة من قتل نبیا او قتله نبی والمصورون" یعنی بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہے یا اس کو کسی نبی نے قتل کیا ہے اور تصویر بنانے

Scanned with CamScanner

والے پر۔ (شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ ص ۳ از سرکار اعلیٰ حضرت)

جب یہ خرابیاں مسلمانوں کو بتائی جاتی ہیں تو ان کا یہ بہانا ہوتا ہے کہ کیا کریں صاحب ہماری عورتیں اورلڑکے نہیں مانتے ہم ان کی وجہ سے مجبور ہیں یہ بہانا محض بے کار ہے حقیقت یہ ہے کہ آدھی مرضی خود مردوں کی بھی ہوتی ہے تبھی ان کی عورتیں لڑکے اشارہ یا نرمی یا ضد کرتے ہیں ورنہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہمارے گھر میں ہماری مرضی کے بغیر کوئی کام ہو جائے جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیت سے خوب واقف ہے بعض گھر کے بزرگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ آگے فرزند کی بارات ناچ گانے کے ساتھ جارہی ہے اور پیچھے پیچھے یہ حضرت بھی لاحول پڑھتے ہوئے چلے جارہے ہیں اور کہتے ہیں کیا کریں بچہ نہیں مانتا یقیناً یہ لاحول خوشی کی ہے ورنہ جب یہ کام اس قدر برا ہے کہ آپ کو لاحول پڑھنے کی ضرورت پڑ گئی تو آپ اس بارات میں کیا کررہے ہیں۔ اور دوسرا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نوازا ہے ہمارے ارمان ہیں اپنی دولت لٹا رہے ہیں اس میں کسی کے باپ کا کیا جاتا بھلا شادی بھی کوئی بار بار ہوتی ہے مولویوں کو تو بس اتنا ہی کام ہے یہ مت کرو وہ مت کرو وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانو! اس بہانے میں غرور اور تکبر کی بو آتی ہے اکثر یہ بات دولت مند اور مالدار لوگ کہتے ہیں اگر یہی بات ہوتی تو حضرت عثمان غنی کیا مالدار نہیں تھے؟ لیکن چوں کہ منشا یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کے لئے نمونہ بن جائے اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسم ادا کی گئی۔

سوال:۔ کیا شادی میں سہرا باندھنا سنت ہے؟

جواب:۔ شادی میں سہرا باندھنا نہ تو سنت ہے اور نہ مستحب بلکہ مباح ہے یعنی سہرا باندھے تو ٹھیک اور نہ باندھے تو ٹھیک اس کے باندھنے سے نہ ثواب ہے اور نہ پہننے پر کوئی عذاب بھی نہیں اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ سہرا پہننا سنت

Scanned with CamScanner

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے یہ محض باطل اور جھوٹ ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ سہرا نہ شریعت میں منع ہے نہ شریعت میں ضروری یا مستحب بلکہ ایک دنیاوی رسم ہے کی تو کیا! اور نہ کی تو کیا! اس کے علاوہ جو کوئی اسے حرام گناہ و بدعت ضلالت بتائے وہ سخت جھوٹا سراسر مکار ہے جو اسے ضروری اور لازم سمجھے اور ترک کو برا جانے اور سہرا نہ پہننے والوں کا مذاق اڑائے وہ نرا جاہل ہے۔

(ہادی الناس فی رسوم الاعراس ص ۴۲)

سوال:۔ جب سہرا باندھنا مباح ہے تو کیا نوٹوں کا بھی جائز اور مباح ہے؟

جواب:۔ دولھے کا سہرا خالص اصلی پھولوں کا ہونا چاہیئے اور اگر گلاب کے پھول ہوں تو اور زیادہ بہتر ہے اس لیئے کہ گلاب کے پھول رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوئے اور اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہے لہذا پھولوں کے علاوہ نوٹوں کا سہرا فضول خرچی ہے اور غرور و تکبر کی علامت ہے اور تکبر شریعت میں حرام ہے۔ (کتب فقہ)

سوال:۔ محرم کے مہینہ میں نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں ہے ہر مہینہ میں کر سکتے ہیں چاہے محرم کا مہینہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔

جیسا کہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: ''کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح محرم کے مہینہ میں نہیں کرنا چاہیے یہ خیال فضول و غلط ہے نکاح کسی مہینے میں منع نہیں'' (فتاوی رضویہ ص ۱۷۹ ج ۵)

بعض جگہ یہ بھی مشہور ہے کہ ہر ماہ کی چاند کی پندرہ تاریخ کے بعد نکاح نہیں کرنا چاہیے جسے وہ اپنی زبان میں اترتا چاند کہتے ہیں اور ان تاریخوں کو مبارک نہیں جانتے بلکہ چاند کی ایک تاریخ سے پندرہ تاریخ تک کی تاریخوں کو

Scanned with CamScanner

مبارک مانا جاتا ہے اور اسے چڑھتا چاند کہتے ہیں یہ سب جہالت ولغویات ہیں اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں شریعت کے مطابق کسی مہینے کی کوئی بھی تاریخ منحوس نہیں ہوتی بلکہ ہر دن ہر تاریخ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی ہیں غرض کہ ہر مہینے کی کسی بھی تاریخ کو نکاح کرنا درست ہے۔

سوال:۔ نکاح کے وقت شیرینی لٹانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:۔ نکاح کے وقت شیرینی لٹانا جائز ہے خود حدیث پاک میں شیرینی لٹانے کا حکم ہے اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لٹایا ہے۔

جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کا نکاح پڑھایا تو نکاح کے بعد حضور نے ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ پر بکھیر کر لٹایا اسی بناپر فقہا کی ایک جماعت کہتی ہے کہ مصری اور بادام وغیرہ کا بکھیر کر لٹانا نکاح کی ضیافت میں مستحب ہے۔ (مدارج النبوہ ص ۱۲۸ ج ۲)

نوٹ:۔ جہاں تک لٹانے کا تعلق ہے جائز ہے لیکن اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ایک آدھ مرتبہ ہو، تاکہ شیرینی کی بے حرمتی نہ ہونے پائے۔

طلاق کا بیان

سوال:۔ طلاق کسے کہتے؟

جواب:۔ نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"اما تفسیرہ شرعا فھو رفع قیدالنکاح حالا او مالا بلفظ مخصوص کذا فی البحر الرائق" (عالمگیری ص ۳۴۸ ج ۱)

Scanned with CamScanner

اوراس کے لیے الفاظ مقرر ہیں اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہوگی اسے رجعی کہتے ہیں۔

سوال:۔ کن صورتوں میں طلاق دینا جائز ہے؟

جواب:۔ کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں طلاق دینا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں مستحب ہے جیسے عورت شوہر کو ایذا دیتی ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو یا فاحشہ ہو وغیرہ تو ان سب صورتوں میں طلاق دینا جائز ہے۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"وایقاعه مباح عند العامة لا طلاق الآیات اکمل، وقیل قائله الکمال الاصح حظره ای منعه الا لحاجة کریبة وکبر والمذهب الاول کما فی البحر وقولهم الاصل فیه الحظر معناه ان الشارع حرک هذا الاصل فاباحه بل یستحب لو موذوبة او تارکة صلاة"

(درمختار ص ۴۲۷ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی ہو یا نماز نہیں پڑھتی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۱۰ ج ۲)

سوال:۔ طلاق کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون؟

جواب:۔ طلاق کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) حسن (۲) احسن (۳) بدعی۔

جیسا کہ فتح القدیر میں علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"واما اقسامه فماافاده المصنف بقوله الطلاق علی ثلاثة اوجه حسن، واحسن وبدعی" (فتح القدیر ص ۴۶۷ ج ۳)

بہار شریعت میں ہے کہ طلاق کی تین قسمیں ہیں حسن، احسن، بدعی۔ جس

طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے یہ احسن ہے اور غیر موطوہ کو طلاق دی اگر چہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوہ کو تین طہر میں تین طلاق دیں بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلا بالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہونچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں ۔بدعی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں وغیرہ۔

(ملخصا بہار شریعت ص ۱۱۰ ہشتم ۲)

سوال:۔شراب پی کر نشہ کی حالت میں طلاق دی تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔نشہ کے حالت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وطلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر اوالنبیذ وھو مذھب اصحابنا رحمھم اللہ تعالی کذا فی المحیط"

(عالمگیری ص ۳۵۳ ج ۱)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولوعبدا اومکرھا اوھازلا اوسفیھا او سکران ولو بنبیذ او حشیش".

(درمختار ص ۴۳۸ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بنگ وغیرہ کسی اور چیز سے ۔افیون کی پینک میں طلاق

Scanned with CamScanner

دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ بہر حال طلاق واقع ہوگی۔ (ص ۱۱۱ ج ۲ ہشتم)

سوال:۔ کوئی دوسرا لفظ کہنا چاہتا تھا لیکن بھول کر طلاق کہہ دیا تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں ؟

جواب:۔ بھول کر یا غفلت میں طلاق کا لفظ بول دیا تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"اومخطئا بان ارادالتکلم بغیر الطلاق فجری علی لسانه الطلاق اوتلفظ به غیر عا لم بمعنا ہ او غا فلا او سا هیا او بالفاظ مصحفة یقع قضاء فقط" (درمختا ر ص ۴۴۸ ج ۴)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کوئی اور لفظ کہنا چاہتا تھا زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہوا یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۱۲ ج ۲)

سوال:۔ ہوا یا پانی پر طلاق کے الفاظ لکھ دیا تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ ہوا یا پانی پر الفاظ طلاق لکھ دیا تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی اس لیے کہ اس پر لکھے حروف ممتاز نہیں ہوتے ہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وغیر المستبینة ما یکتب علی الهواء والما موش لا یمکن فهمه وقراته ففی غیر المستبینة لایقع الطلاق وان نوی".

(عالمگیری ص ۳۷۸ ج ۱)

اور درمختار میں:

"کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نو ی وقیل

مطلقا ولو علی نحو الماء فلا مطلقا" (در مختار ص ۴۵۶ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلا پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوگی۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۱۳ ج ۲۔)

سوال:۔ مرد نے اپنی بیوی سے کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ مرد نے اپنی بیوی سے کہا تجھے خدا طلاق دے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اگر یوں کہا کہ خدا نے تجھے طلاق دی تو واقع ہوگئی۔

درمختار میں ہے:

"لو قال طلقک اللہ ھل یفتقر لنیة قال الکما ل الحق نعم".

(درمختار ص ۴۶۸ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یوں کہا کہ تجھے خدا نے طلاق دی تو ہوگئی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۱۹ ج ۲)

سوال:۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ کل تجھے طلاق ہے تو کب واقع ہوگی؟

جواب:۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ کل تجھے طلاق ہے تو دوسرے دن صبح ہوتے ہی اس کی بیوی کو طلاق واقع ہوجائے گی۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"وبقوله انت طالق غدا اوفی غد یقع عند طلوع الصبح".

ردالمحتار میں ہے:

"قوله عند طلوع الصبح ای الفجر الصادق لا الکاذب".

(ردالمحتار ص ۴۸۱ ج ۴)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کہا تجھے کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہوجائے گی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۱ ج ۲)

Scanned with CamScanner

سوال:۔ اگر کسی نے کہا کہ تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق تو اس کے چپ ہوتے ہی اسکی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی لیکن جب یہ کہے کہ اگر تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو اس میں چپ ہوتے ہی طلاق نہ ہوگی بلکہ شوہر کے مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی۔

جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"انت طا لق ما لم اطلقک اومتی لم اطلقک اومتی ما لم اطلقک وسکت طلقت للحال بسکو ته وفی ان لم اطلقک لاتطلق بالسکوت بل یمتد النکاح حتی یمو ت احدهما قبله ای قبل تطلیقه فتطلق قبیل المو ت لتحقق الشرط ویکون فارا"

(درمختا ر ص ۴۸۸ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ یہ کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو چپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائیگی اور یہ کہا کہ اگر تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۲ ج ۲)

سوال:۔ کسی نے کہا کہ اگر آج تجھے تین طلاق نہ دوں تو تجھے تین طلاق تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اگر کسی نے یہ جملہ کہا تو اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی چاہے اب طلاق دے یا نہ دے مگر بچنے کی ایک صورت ہے وہ یہ کہ عورت کو ہزار روپئے کے عوض طلاق دے اور عورت قبول نہ کرے یہاں تک کہ دن گزر جائے اب جب دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

Scanned with CamScanner

جیسا کہ فتاوی خانیہ میں ہے:

"رجل قال لامراته ان لم اطلقک الیو م ثلا ثا فا نت طالق ثم ارادان لا تطلق امرا ته ولا یصیر حا نثا قالوا الحیلة فی هذا ما روی عن ابی حنیفة رحمه الله تعالی وعلیه الفتوی ان یقول لامراته فی الیو م انت طا لق ثلاثا علی الف درهم فاذا قال لها ذالک تقو ل المرأة لا اقبل فا ذ اقا لت المرأة ذالک مضی الیوم کان الزوج با را فی یمینه و لا یقع الطلا ق".

(فتا وی خا نیه باب التعلیق ص ۴۷۴ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ یہ کہا کہ اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دیگا جب بھی ہونگی اور نہ دے گا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے عورت کو ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دے دے اور عورت کو چاہئے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۲ ج ۲)

سوال :۔ مرد نے کہا کہ تالاب میں جتنی مچھلیاں ہیں اتنی طلاق اور دیکھنے کے بعد تالاب میں کوئی مچھلی نہ نکلی اب طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ اگر کہا کہ تالاب میں جتنی مچھلیاں ہیں اتنی طلاق اور دیکھنے کے بعد تالاب میں کوئی مچھلی نہ نکلی تب بھی ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

درمختار مع ردالمختار میں ہے:

"اوعدد مافی هذا الحوض من السمک وقع بعدده ان وجد اذا لم یکن فی الحوض سمک تقع واحدة".

(ردالمحتار ص ۵۰۷ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ کہا اتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو جب بھی ایک واقع ہوگی (بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۴ ج ۲)

سوال :۔ اپنی بیوی کو کہا کہ اس کتیا کو طلاق تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ مرد نے اپنی بیوی کو کہا کہ اس کتیا کو طلاق تو طلاق ہو جائے گی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"قال لا مراته هذه الكلبة طالق طلقت" (درمختار ص ۵۲۲ ج ۴)

حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنی عورت کو کہا اس کتیا کو طلاق یا انکھیاری ہے اس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۷ ج ۲)

سوال :۔ مرد نے کہا کہ دنیا بھر کی عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب :۔ اگر ایسے ہی کہا تو اس کی عورت کو طلاق نہیں ہوئی لیکن اگر کہا کہ اس محلّہ یا اس گھر کی عورتوں کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

درمختار میں ہے:

"قال نساء الدنيا او نساء العالم طوالق لم تطلق امراته بخلاف نساء المحلة والدار والبيت" (درمختار ص ۵۲۳ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ اگر کہا دنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہیں ہوئی اور اگر کہا اس محلّہ یا اس گھر کی عورتوں کو تو ہوگئی۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۲۷ ج ۲)

سوال :۔ مرد نے کہا کہ اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھے طلاق اب وہ فلاں مر گیا پھر زندہ ہونے کے بعد عورت اس سے بات کرے تو اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ اگر شرط کا محل باطل ہو جائے تو تعلیق بھی باطل ہو جاتی ہے لہٰذا اس عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی اس لئے کہ جب وہ شخص مر گیا تو تعلیق باطل ہوگئی

اور جب تعلیق باطل ہوگئی تو اس عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"اعلم ان التعلیق یبطل بفوت محل البرکان کلمت فلا نا او دخلت هذه الدار فمات او جعلت بستانا کمابسطناه فیما علقناه".

اور اسی کے تحت ردالمحتار میں ہے:

"فان بفو ت هذ ین المحلین یبطل التعلیق لأن التعلیق لا بد ان یکون علی خطر الوجود وقد تحقق عدمه" (ردالمحتار ص ۶۰۰ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق اب وہ شخص مرگیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہذا اگر کسی ولی کی کرامت سے جی گیا اب کلام کیا طلاق واقع نہ ہوگی یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہوکر کھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اس جگہ مکان بنایا گیا ہو۔ (بہار شریعت ص ۱۵۰ ج ۲ ہشتم)

سوال:۔ ایک شخص نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں گا تو کیا اس پر قسم پوری کرنا واجب ہے؟

جواب:۔ اس شخص پر قسم پوری کرنا واجب نہیں بلکہ اسے قسم توڑنا بہتر ہے لہذا اس شخص کو چاہئے کہ اپنی قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

حدیث پاک میں ہے:

من حلف علی یمین فرای غیر ها خیرا منها فلیا ت الذی هو خیر و لیکفر عن یمینه (مسلم شریف)

فتاوی رضویہ میں ہے کہ اگر خلاف کرنے میں شرعاً خیر دیکھے تو خلاف کرے اور کفارہ دے۔ (فتاوی رضویہ ص ۹۳۶ ج ۵)

سوال:۔ ایک شخص نے سونے کی حالت میں خواب دیکھا کہ اپنی بیوی سے

Scanned with CamScanner

جھگڑ رہا ہے اور اسی میں بلند آواز سے تین طلاقیں دی تو اس کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں؟

جواب:۔ اس شخص کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ ہی اس کی بیوی مطلقہ ہوگی اس لئے کہ حالت نوم میں طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔

جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

"ومنها ان لا يكون معتوها ولا مد هوشا ولا بر سما ولا مغمٰى عليه ولا نائما فلا يقع طلاق هولا ء لما قلنا فى المجنون".

(بدائع الصنائع ص ۱۵۹ ج ۱)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ولا يقع طلاق الصبى وان كا ن يعقل والمجنون والنائم والمرسم والمغمٰى عليه والمدهوش هكذا فى فتح القدير".

(فتاوى عالمگیری ص ۳۵۳ ج ۱)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"والنائم لانتفاء الارادة ولذالا يتصف بصدق ولا كذب ولا خبر ولاانشاء ولوقال اجزته او اوقعته لا يقع لا نه اعاد الضمير الى غير معتبر"

اور اسی کے تحت ردالمحتار میں ہے:

"وتبطل عبارته من الاسلام والردة والطلاق ولم توصف بخبر وانشاء وصدق وكذب كالحان الطيور"

(ردالمحتار ص ۴۵۳ ج ۴)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ سرسام اور برسام یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہے یا غشی کی حالت میں یا سوتے کی حالت میں

طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۸ ج ۲)

سوال:۔ طلاق بائن اور صریح میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ طلاق بائن اور طلاق صریح میں یہ فرق ہے کہ طلاق بائن سے عورت اپنے نفس کا مالک ہو جاتی ہے اور طلاق صریح سے اپنے نفس کا مالک نہیں ہوتی ہے۔

درمختار میں ہے:

"لانها لا تملک نفسها الا بالبائن (درمختار ص ۵۰۱ ج ۴)

اور ایک فرق یہ بھی ہے کہ طلاق بائن دینے کے بعد رجعت کے لئے نکاح جدید اور عورت کی رضامندی ضروری ہے اور طلاق صریح میں نہ تو طلاق صریح کی ضرورت ہے اور نہ ہی عورت کی رضامندی ضروری ہے بلکہ بغیر عورت کی رضا کے بھی شوہر رجعت کر سکتا ہے۔

جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

"وكذا لک لا مهر فی الرجعة ولایشترط فیها رضا المرأة لانها من شرائط ابتداء العقد لامن شرائط البقاء".

(بدائع الصنائع ص ۲۸۶ ج ۳)

سوال:۔ شوہر نے کہا اگر میں تجھ سے وطی کروں تو تجھے تین طلاقیں تو جماع سے طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اگر وطی پر تین طلاقوں کو معلق کر دیا تو جیسے حشفہ عورت کے شرمگاہ میں داخل کرے گا تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

درمختار میں ہے:

"علق الثلاث او العتق لامته بالوطء حنث بالتقاء الختانين".

(درمختار ص ۶۲۱ ج ۴)

بہار شریعت میں ہے کہ وطی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حشفہ داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی اور واجب ہے کہ فوراً جدا ہو جائے۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۵۵ ج ۲)

سوال:۔ مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق پھر کچھ دیر کے بعد بھکاری نے دروازہ پر آواز لگائی اور شوہر نے کہا اسے روٹی دے دو تو اب جانے سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب:۔ ایسی صورت میں اگر بھکاری دروازہ سے اتنا دور ہے کہ بغیر باہر نکلے اسے روٹی نہیں دے سکتی تو باہر جانے سے طلاق واقع نہ ہو گی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی پھر بھی باہر نکل گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لوقال لها ان خرجت من الدار الا باذنی فانت طالق ثم سمع سائلا يسئل فقال اعطی للسائل هذه الكسرةفان كان السائل بحيث لا تقدر المرأةعلى الدفع اليه الابخروجها من الدار لا تطلق بالخروج وان كا نت تقدر تطلق "(فتاوی عالمگیری ص ۴۳۸ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا شوہر نے عورت سے کہا اسے روٹی کا ٹکڑا دے آ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو باہر نکلنے سے طلاق نہ ہو گی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہو گئی۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۵۶ ج ۲)

سوال:۔ کسی نے کہا کہ اگر گدھے نے چاہا تو میری بیوی کو طلاق تو ہو گی یا نہیں؟

جواب:۔ جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو اس سے طلاق نہیں واقع ہو گی۔

Scanned with CamScanner

جیسا کہ فتاوی ھندیہ میں ہے:

"واذا علق الطلاق بمشیۃالحائط لم تطلق ھکذا فی النھر الفائق "(فتاوی ھندیہ ص ۴۵۵ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ ایسے کی مشیت پر طلاق معلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو سکے یا اس کے لئے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی جیسے جن وملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرھا۔(بہار شریعت ص ۱۵۹ ج ۲)

سوال:۔طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد؟

جواب:۔طلاق نہ تو حق اللہ ہے اور نہ حق العباد ہے سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ طلاق کسی کا حق نہیں حق وہ جس کا مطالبہ پہنچے اور طلاق کا مطالبہ عورت کو نہیں پہونچتا بلکہ بے وجہ شرعی مطالبہ کرے گی تو گنہگار ہوگی اور اللہ عزوجل بھی طلاق طلب نہیں فرماتا بلکہ اسے ناپسند اور مبغوض رکھتا ہے تو نہ وہ حق اللہ ہے نہ حق العبد ہاں جب مرد عورت کو وجہ شرعی پر نہ رکھ سکے مثلا نامرد ہو تو اس وقت شرعا اس پر طلاق دینی لازم ہو جاتی ہے۔

قال اللہ تعالی:" فامسکوھن بمعروف او فارقوھن بمعروف"

(سورہ طلاق پ ۲۸)

ایسی حالت میں ضرور وہ حق العبد وحق اللہ دونوں ہو جائے گی حق العبد تو یوں کہ عورت کی خلاصی اسی سے متصور اور حق اللہ یوں کہ ہر حق العبد حق اللہ بھی ہے جس کے ادا کا وہ حکم فرماتا ہے۔(فتاوی رضویہ ص ۶۰۰ ج ۵)

سوال:۔مرد نے عورت کو طلاق دیا اور عورت وہاں موجود نہیں تھی جہاں طلاق دیا تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔طلاق واقع ہو جائے گی اس لئے کہ عورت کا وہاں موجود ہونا یا الفاظ طلاق سننا ضروری نہیں ہے فتاوی رضویہ میں ہے کہ طلاق کے لئے زوجہ خواہ

Scanned with CamScanner

کسی دوسرے کا سننا ضروری نہیں جب کہ شوہر نے اپنی زبان سے الفاظ طلاق ایسی آواز سے کہے جو اس کے کان تک پہونچنے کے قابل تھے اگر چہ کسی غل شور یا ثقل سماعت کے سبب نہ پہونچا عند اللہ طلاق ہوگئی عورت کو خبر ہو تو وہ بھی اپنے آپ کو مطلقہ جانے۔ (فتاوی رضویہ ص ۶۱۹ ج ۵)

سوال:۔ حالت حمل میں طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ حالت حمل میں طلاق دینا جائز ہے اگر چہ ایام حمل میں اس حاملہ عورت سے جماع بھی کیا ہو لیکن جب بھی حاملہ عورت کو طلاق دینا ہو تو ایک طلاق رجعی دے اگر ایک سے زیادہ طلاقیں دے گا تو گنہ گار ہوگا۔

فتاوی رضویہ میں ہے کہ جائز وحلال ہے اگر چہ ایام حمل میں بلکہ آج ہی بلکہ ابھی ابھی اس سے جماع بھی کر چکا ہو "فی الدر المختار حل طلاقهن ای الائسة والصغيرة والحامل عقب وطی لان الكراهة فيمن تحيض لتوهم الحبل وهو مفقود ههنا" مگر ایک طلاق رجعی دے اگر تین دے گا گنہ گار ہوگا "فی الدر البدعی ثلث متفرقاو ثنتان بمرةاو مرتين" یونہی طلاق بائن ایک ہی دے جب بھی ظاہر الروایۃ میں گناہ ہے۔
(فتاوی رضویہ ص ۶۲۵ ج ۵)

سوال:۔ گھبراہٹ کے عالم میں طلاق دیا تو ہوئی یا نہیں؟

جواب:۔ گھبراہٹ کے عالم میں طلاق دیا تو بھی واقع ہوگئی اس لئے کہ گھبراہٹ کو جنون نہیں کہتے ہیں سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقط گھبراہٹ یا دماغ پر گرمی کا نام جنون نہیں اگر واقعی مجنون نہ تھا تو طلاق ہوگئی اگر تین بار کہی تو تین بار۔ (فتاوی رضویہ ص ۶۳۰ ج ۵)

سوال:۔ اگر کسی نے محض جبر وظلم سے مجبور ہو کر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو واقع ہوگی یا نہیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔طلاق واقع ہو جائے گی اگر چہ مجبور ہو کر دیا ہو۔
جیسا کہ تنویر الابصار میں ہے:
"ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عمدا او مکرها"
ردالمحتار میں ہے:
"فان طلاقه صحیح ای طلاق المکره"(ردالمحتار ص ۴۳۸ ج ۴)
فتاوی رضویہ میں ہے کہ طلاق بخوشی دی جائے خواہ بجبر واقع ہو جائے گی نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ سے چھوٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائے گا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے۔(فتاوی رضویہ ص ۶۳۱ ج ۵)
سوال:۔کسی نے الفاظ طلاق کاغذ پر تحریر کر دیا اور زبان سے ادا نہ کیا تو طلاق ہو گی یا نہیں؟
جواب:۔یہ تحریر اگر بغیر کسی جبر و اکراہ شرعی کے ہو تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی اس لئے کہ تحریر بھی خطاب ہی کی طرح ہے۔
جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں ہے:۔"الکتاب کالخطاب"
اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ زبان سے کہنا کچھ ضرور نہیں تحریر کافی ہے جب کہ بلا جبر و اکراہ شرعی ہو۔(فتاوی رضویہ ص ۶۴۹ ج ۵)
سوال:۔شوہر نے سسر سے کہا بھیجو ورنہ اب آؤں گا تو طلاق نامہ لے کر آؤں گا اتنا کہ کر چلا گیا تو اب طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟
جواب:۔شوہر کے اس جملہ سے طلاق تو نہیں واقع ہو گی لیکن بلا وجہ شرعی طلاق نہیں لینا دینا چاہئے اس لئے کہ طلاق اللہ تعالی کو سخت ناپسند ہے۔
حدیث شریف میں ہے:۔"ابغض الحلال الی الله تعالی الطلاق"
لہٰذا صرف اتنی سی بات پر طلاق نہ دیں۔

Scanned with CamScanner

سوال :۔مرد نے اپنی بیوی سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔مرد کے اس جملہ سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس نے ایسی چیز پر معلق کردیا ہے جو اس کے وقوع کے منافی ہے اس لئے کہ جزا انت طالق ہے سبب منعقد نہیں ہوگا طلاق کے لئے مگر وجود شرط کے وقت تو شرط کے لئے صالح ہونا ضروری ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہے کہ " ان مت فانت طالق"۔

درمختار میں ہے:

"لوقال ان جننت فانت طالق فجن لم یقع"(درمختار ص ۳۶۲ ج ۴)

سوال:۔کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق پھر وہ عورت مجنون ہوکر داخل ہوئی تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔جب عورت مجنون ہوکر گھر میں داخل ہوئی تو طلاق واقع ہوجائے گی اس لئے کہ اہلیت کا اعتبار تعلیق کے وقت ہوتا ہے نہ کہ وجود شرط کے وقت اور یہاں شرط سبب طلاق کے انعقاد جزا کے منافی نہیں ہے اور وہ شرط دخول دار ہے لہٰذا طلاق واقع ہوجائے گی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"بخلاف ان دخلت الدار فدخلها مجنونا وقع"

(درمختار، ص ۳۶۲ ج ۴)

سوال :۔اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تجھے گزشتہ کل طلاق ہے تو کب واقع ہوگی؟

جواب :۔اگر طلاق کو گزشتہ کل پر معلق کرے گا تو فوراً طلاق واقع ہوجائے گی۔

جیسا کہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"کل من علق علی صفة لم یقع دون وجود ھا الا اذا قال انت طالق امس فانھا تطلق للحال "(الاشباہ والنظائر ص ۱۸۲)

سوال:۔ مرد نے بیوی سے کہا اگر تو چاند دیکھے تو تجھے طلاق اور عورت نے چاند نہیں دیکھا بلکہ دوسرے نے دیکھا تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ عورت نے چاند نہیں دیکھا بلکہ اس کے غیر نے دیکھا تب بھی عورت پر طلاق واقع ہوجائے گی اس لئے کہ مرد کا مطلب دوسرے مہینہ کا آنا ہے اور چاند نکلا تو دوسرا مہینہ آ گیا لہذا طلاق ہوجائے گی۔

جیسا کہ اشباہ میں ہے:

"ولم ارالآن ماذاعلقه برویتها الهلال فراه غیرها وینبغی الوقوع لان المراد دخول الشهر "(الاشباہ والنظائر ص ۱۸۲)

سوال:۔ مرد نے عورت سے کہا اگر تو خوش ہوجائے تو تجھے طلاق پھر عورت نے جھوٹ بول کر کہا کہ میں خوش ہوگئی تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اگر جھوٹ بول کر عورت کہے کہ میں خوش ہوگئی تو بھی طلاق واقع ہوجائے گی اگر چہ عورت جھوٹ بول رہی ہے اس لئے کہ مرد نے طلاق کو عورت کے فعل قلبی پر معلق کیا ہے اس لئے اس کی بات مانی جائے گی اگر چہ وہ جھوٹ بولے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

"اذا علق بفعلها القلبی تطلق باخبارها ولو کاذبة "(الاشباہ والنظائر ص ۱۸۱)

سوال:۔ مجنون کی طلاق کب واقع ہوجاتی ہے؟

جواب:۔ مجنون کی طلاق تو نہیں واقع ہوتی ہے لیکن جب طلاق کو معلق کیا تھا تو مجنون نہیں تھا پھر معلق کرنے کے بعد مجنون ہوگیا تب مجنون ہونے کے

Scanned with CamScanner

بعد شرط پائی گئی تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں ہے:

"المجنون لایقع طلاقه الا فی مسائل اذا علق عاقلا ثم جن فوجد الشرط "(الاشباہ والنظائر ص ۱۸۰)

سوال:۔ بچے کی طلاق کب واقع ہوجاتی ہے؟

جواب:۔ بچے کی طلاق نہیں واقع ہوتی ہے مگر ہاں جب اس کی بیوی ایمان لے آئے تو اس بچے پر بھی اسلام کو پیش کیا جائے گا تا کہ امتیاز ہوجائے اب اگر بچے نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تو طلاق واقع ہوجائیگی۔

جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں ہے:

"الصبی لایقع طلاقه الا اذا اسلمت فعرض علیه ممیزا فابی وقع الطلاق علی الصحیح "(الاشباہ والنظائر ص ۱۸۰)

سوال:۔ عورت بے اجازت شوہر گھر سے نکل جائے تو نکاح باقی رہے گا یانہیں؟

جواب:۔ نکاح باقی رہے گا عوام میں جو مشہور ہے کہ عورت بے اذن شوہر مکان سے چلی جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور عورت نکاح سے خارج ہوجاتی ہے بالکل غلط ہے۔

سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عورت بے اذن شوہر گھر سے نکل جائے تو نکاح سے نکل جائے محض غلط ہے۔

قال الله تعالی:"واللاتی تخافون نشوزهن فعظوهن،الایة تخافون تعلمون ومن النشوز الخروج بلااذن"

معاذ اللہ اگر ایسا ہوتو نکاح کی گرہ زنان ناقصات العقل والدین کے ہاتھ

Scanned with CamScanner

میں ہوجائے جوعورت چاہے بے ارادہ شوہر سہل طور پر قید نکاح سے آزادی حاصل کرلے حالانکہ اللہ عزوجل نے نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ رکھی ہے۔

قال عزوجل:"بیده عقدة النكاح يعنى الزوج فی قول علی وسعيد بن المسيب وسعيد بن الجبير وغير هم رضی الله تعالی عنهم .(فتاوی رضويه ص۲۱۸ ج۵)

سوال :۔ایک آدمی کے پاس دو بیویاں ہیں اور بغیر طلاق وارتداد کے دونوں اس پرحرام ہوگئیں،اس کی کیا صورت ہے؟

جواب :۔اس کی صورت یہ ہے کہ بڑی بیوی نے صغیرہ بیوی کو دودھ پلا دیا ہوتو دونوں بیویاں اس مرد کے لئے حرام ہوجائیں گی۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

"لو ارضعت الكبيرة ضرتها الصغيرة حرمتا".

(درمختار باب الرضاعت جلد ۴)

سوال:۔کیا عورت کے بیس بچے ہوجائیں تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔نہیں عورت کے بیس بچے ہوجائیں تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ ایک عامیانہ اور خالص جاہلانہ خیال ہے صحیح بات یہ ہے کہ بچے بیس ہوجائیں یا اس سے زیادہ اس کے نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور پہلا نکاح باقی رہتا ہے دوبارہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں۔(غلط فہمیاں اور انکی اصلاح ص۸۰)

عدت کا بیان

سوال:۔عدت کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔نکاح یا شبہ نکاح کے زائل ہونے کے بعد عورت مدت معلومہ کا انتظار کرتی ہے اسی کو عدت کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"هی انتظار مدة معلومة یلزم المرأة بعد زوال النکاح حقیقة او شبیهة المتاکد بالدخول اوالموت کذا فی شرح النقایة للبرجندی "(عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱)

بہارشریعت میں ہے کہ نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔

(بہارشریعت ہشتم ص ۲۳۴ ج ۲)

سوال:۔عدت میں نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔عدت میں نکاح کرنا یا کرانا حرام ہے بلکہ عدت میں صراحت کے ساتھ پیغام نکاح بھی حرام ہے۔

جیسا کہ قران عظیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ولا جناح علیکم فیما عرضتم به من خطبةالنساء او اکننتم فی انفسکم علم الله انکم ستذکرونهن ولکن لا تواعدواهن سرا الا ان تقولوا قولا معروفا ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتب اجله واعلموا ان الله یعلم مافی انفسکم فاحذروه واعلموا ان الله غفور حلیم"(سورہ بقرہ پ ۲)

ترجمہ:۔اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کروگے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہونچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔(کنزالایمان)

Scanned with CamScanner

اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"لایجوز للاجنبی خطبة المعتدة صریحا سواء کانت مطلقة او متوفی عنها زوجها کذا فی البدائع "(فتاوی هندیه ص ۵۳۴ ج ۱)

فتاوی رضویہ میں ہے کہ عدت میں نکاح حرام قطعی ہے بلکہ نکاح تو بڑی چیز ہے قران عظیم نے عدت میں نکاح کے صریح پیام کو بھی حرام فرمایا نکاح بعد عدت کر لینے کے وعدہ کو بھی حرام فرمایا۔ (فتاوی رضویہ ص ۲۹۷ ج ۵)۔

سوال :۔ طلاق لینے کے بعد بغیر عدت گزارے فورا عورت کا مائیکے جانا کیسا ہے؟

جواب :۔ ناجائز ہے آج کل اگر کوئی عورت مطلقہ ہو جائے تو مائیکے والے اس کو فوراً اپنے گھر لے آتے ہیں بلکہ اس پر فخر کیا جاتا ہے اور اگر وہ شوہر کے گھر میں رہے تو کچھ لوگ اس کے ماں باپ اور بھائیوں کو عار دلاتے ہیں کہ طلاق کے بعد بھی لڑکی کو شوہر کے گھر چھوڑ دیا ہے یہ بہت ہی غلط باتیں ہیں صحیح بات یہ ہے کہ طلاق لینے کے بعد عورت شوہر کے گھر میں ہی عدت گذارے اور شوہر کے اوپر عدت کا نان ونفقہ اور رہنے کے لئے مکان دینا لازم ہے۔

جیسا کہ قران پاک میں ہے:

"لا تخرجوهن من بیوتهن ولا یخرجن الا ان یأتین بفاحشة مبینة "

یعنی طلاق والی عورتوں کو ان کے گھر سے نہ نکالو نہ وہ خود نکلیں مگر جب کہ وہ کھلی ہوئی بے حیائی کریں۔ (سورہ طلاق پ ۲۸)

مگر ہاں یہ فرض ہے کہ دونوں اجنبی ایک دوسرے کے غیر ہو کر رہیں اور بہتر یہ ہے کہ ان کے درمیان کوئی بوڑھی عورت رہے اور ان کی دیکھ بھال رکھے۔

سوال :۔ زانیہ عورت کے لئے عدت ہے یا نہیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ زانیہ عورت کے لئے کوئی عدت نہیں ہے۔
فتاوی عالمگیری میں ہے:
"لا تجب العدة علی الزانیةو هٰذاقول ابی حنیفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ كذافی شرح الطحاوی" (عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱)
بہارشریعت میں ہے کہ زانیہ کے لئے عدت نہیں اگر چہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کرسکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں۔ (بہار ہشتم ص ۲۳۴ ج ۲)
ردالمحتار میں ہے:
"فلا عدة لزنا بل یجوز تزوج المزنی بها وان کانت حاملا لکن یمنع عن الوطء حتی تضع والا فیندب له الاستبراء".
(ردالمحتار ص ۱۷۹ ج ۵)
سوال:۔ جسے بچپنہ یا بوڑھاپہ کی وجہ سے حیض ہی نہ آتا ہو تو اس کی عدت کیا ہے؟
جواب:۔ جس عورت کو بچپنہ یا بوڑھاپہ کی وجہ سے حیض ہی نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے۔
جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:
"والعدة لمن لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن و لم تحض ثلاثة اشهر كذا فی النقایة" (عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱)
لہٰذا ایسی عورتوں کی عدت تین مہینہ کے بعد پوری ہو جائے گی۔
سوال:۔ اگر حیض ہی کی حالت میں طلاق دے دیا تو یہ حیض عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟
جواب:۔ اگر حیض ہی کی حالت میں طلاق دے دیا تو یہ حیض جس میں

Scanned with CamScanner

طلاق دیا ہے اس کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

جیسا کہ فتاوی ھندیہ میں ہے:

"اذاطلق امراته فی حالة الحیض کان علیها الاعتداد بثلاث حیض کوامل ولا تحتسب هذه الحیضة من العدة کذا فی الظهیریة" (فتاوی هندیه، ص ۵۲۷ ج ۱)

سوال:۔ نابالغہ لڑکی مہینہ شمار کر کے عدت گزار رہی تھی اسی درمیان بالغہ ہو گئی تو کیا اب وہ تین مہینہ پورا کرے گی؟

جواب:۔ نابالغہ لڑکی مہینہ کے ذریعہ عدت گزار رہی تھی اسی درمیان بالغہ ہو گئی تو اب مہینہ کا حکم باطل ہو گیا اور اب حیض کے ذریعہ عدت گزارے۔

جیسا کہ فتاوی عالم گیری میں ہے:

"وکذا اذا کانت صغیرة تعتد بالشهور فحاضت بطل حکم الشهور واستقبلت العدة بالحیض کذا فی السراج الوهاج" (عالمگیری ص ۵۲۷ ج ۱)

سوال:۔ حاملہ عورت کو دو بچے پیدا ہوئے تو عدت پہلے بچہ پر پوری ہوگی یا دوسرے پر؟

جواب:۔ حاملہ عورت کو دو بچے پیدا ہوئے تو اس کی عدت دوسرے بچے کے پیدا ہونے کے بعد پوری ہوگی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"کانت المعتدة حاملا فولدت ولدین انقضت العدة بآخرهما کذا فی المحیط" (عالمگیری ص ۵۲۹ ج ۱)

سوال:۔ آئسہ عورت مہینہ سے عدت گذار رہی تھی اسی درمیان حاملہ ہو گئی تو کیا کرے؟

Scanned with CamScanner

جواب :۔آئسہ عورت درمیان عدت ہی حاملہ ہوگئی تو اب اس کی عدت مہینہ نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔

فتاوی ھندیہ میں ہے:

"الآئسة اذا اعتدت ببعض الشهور ثم حملت تستكمل العدة بوضع الحمل هكذا فی فتاوی قاضی خان "(فتاوی هنديه ص ۵۲۹ ج ۱)

سوال :۔عدت کے اندر عورت چار پائی پر بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب :۔عدت کے اندر عورت چار پائی پر بیٹھ بھی سکتی ہے اور اس پر سو بھی سکتی ہے بہار شریعت میں ہے کہ عدت کے اندر چار پائی پر سو سکتی ہے کہ زینت میں داخل نہیں۔(بہار شریعت ہشتم ص ۲۴۴ ج ۲)

سوال :۔عدت وفات کا نفقہ کس پر ہوتا ہے؟

جواب :۔موت کے بعد کی عدت کا نفقہ کسی پر نہیں ہوتا ہے بلکہ نفقہ کا ذمہ دار خود عورت ہوتی ہے۔

سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ عدت موت کا نفقہ کسی پر نہیں ہوتا خود اپنے پاس سے کھائے پاس نہ ہو تو دن کو محنت و مزدوری کے لئے باہر جا سکتی ہے چار مہینے دس دن وہیں گزارنا فرض ہے اللہ عزوجل کے ادائے فرض میں حیلے نہ کئے جائیں۔(ملخصا فتاوی رضویہ ص ۸۵۶ ج ۵)

سوال :۔جس عورت کا شوہر مر گیا ہو وہ عدت کے اندر دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے تو مطلقہ عورت کیوں نہیں نکل سکتی ہے؟

جواب :۔جس عورت کا شوہر مر گیا ہو یعنی بیوہ عورت وہ عدت کے اندر اپنے گھر سے نکل سکتی ہے لیکن مطلقہ عورت عدت کے اندر نہ دن میں نکل سکتی ہے نہ ہی رات میں اس لئے کہ مطلقہ کے لئے اس کے شوہر پر نفقہ اور سکنی واجب ہے جب تک کہ وہ عدت میں ہے جسے شوہر نے طلاق دی ہے اس لئے مطلقہ گھر سے

Scanned with CamScanner

نکلنے سے بے نیاز ہے اور بیوہ عورت کے لئے نفقہ نہیں ہے اس لئے وہ اپنی روزی کی تلاش میں دن کے اجالے میں گھر سے باہر جا سکتی ہے تا کہ وہ اپنے کھانے کا انتظام کرے۔

جیسا کہ شرح معانی الآثار میں ہے:

"اما المتوفی عنها زوجها فان لها ان تخرج فی عدتها من بیتها نهارا ولا تبیت الا فی بیتها واما المطلقة فلا تخرج من بیتها فی عدتها لا لیلا و لا نهارا وفرقوا بینهما لان المطلقة قولهم لها النفقة و السکنی فی عدتها علی زوجها الذی طلقها فذالک یغنیها عن الخروج من بیتها والمتوفی عنها زوجها ولا نفقة فلها ان تخرج فی بیاض نهارها تبتغی من فضل ربها".

(شرح معانی الآثار، ص ۴۴ ج ۲)

ظہار کا بیان

سوال:۔ ظہار کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ اپنی بیوی یا اس کے کسی ایسے جز جس کو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہے یا اس کے ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

فتاوی عالم گیری میں ہے:

"الظهار هو تشبیه الزوجة او جزء منها شائع او معبر به عن الکل بما لا یحل النظر الیه علی التابید و برضاع او مهربة کذا فی فتح القدیر" (عالمگیری ص ۵۰۶ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ ظہار کے یہ معنیٰ ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو

شائع یا ایسے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۲۰۵ ج ۲)

سوال:۔ مرد اپنی باندی سے ظہار کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مرد اپنی باندی سے ظہار نہیں کرسکتا ہے۔

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

"فلو ظاهر من امته موطوئة كانت او غير موطوئة لا يصح كذا فى فتح القدير" (فتاوى هنديه ص ٥٠٦ ج ١)

بہار شریعت میں ہے کہ اپنی باندی سے ظہار نہیں ہوسکتا موطوہ ہو یا غیر موطوہ۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۲۰۶ ج ۲)

سوال:۔ کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری ماں ہے تو ظہار ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو مخاطب کرکے کہا کہ تو میری ماں ہے تو ظہار نہ ہوگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لو قال لها انت امى لا يكون مظاهرا و ينبغى ان يكون مكروها" (عالمگيرى ص ٥٠٧ ج ١)

بہار شریعت میں ہے کہ عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۲۰۷ ج ۲)

عنین کا بیان

سوال:۔ عنین کسے کہتے ہیں؟

Scanned with CamScanner

جواب :۔ جس مرد کے پاس عضو تناسل موجود ہو مگر عورت کے آگے کے مقام میں داخل نہ کر سکے اسے عنین کہتے ہیں۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ھو الذی لا یصل الی النساء مع قیام الاٰلة“

(عالمگیری ص ۵۲۲ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ عنین اس کو کہتے ہیں کہ آلہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (بہار ہشتم ص ۲۲۸ ج ۲)

سوال :۔ اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہو کہ مقام معتاد تک داخل نہیں کر سکتا تو کیا حکم ہے؟

جواب :۔ اگر مرد کا عضو تناسل اتنا چھوٹا ہو کہ مقام معتاد (یعنی فرج داخل میں وہ جگہ جہاں عموما، عادتا آلہ تناسل پہنچتا ہے) تک داخل نہیں کر سکتا تو اس کی وجہ سے تفریق نہیں کی جائے گی۔

در مختار میں ہے:

”ولو قصیر لا یمکنہ ادخالہ داخل الفرج فلیس لھا الفرقة“.

(در مختار ص ۱٦٦ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقام معتاد تک داخل نہیں کر سکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔ (بہار شریعت، ہشتم ص ۲۲۹ ج ۲)

سوال :۔ صرف حشفہ داخل کرنے پر قادر ہے تو عنین ہوگا یا نہیں؟

جواب :۔ اگر صرف حشفہ داخل کرنے پر قادر ہے تو عنین نہیں ہوگا۔

ردالمحتار میں ہے:

”اذا اولج الحشفة فقط فلیس بعنین“ (ردالمحتار ص ۱٦٦ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ اگر فقط حشفہ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا

Scanned with CamScanner

ہوتواس کی مقدار عضوداخل کر سکنے پر عنین نہ ہوگا۔ (بہار شریعت، ہشتم ص ۲۲۸ ج ۲)

سوال:۔ عنین کا حکم کیا ہے؟

جواب:۔ عنین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعویٰ کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کرلے تو ایک سال کی مہلت دی جائیگی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کرلیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہوگیا اور جماع نہ کیا اور عورت جدا کی خواستگار ہے تو قاضی اس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فبہا ورنہ قاضی تفریق کردے۔ (بہار شریعت، ہشتم ص ۲۲۹ ج ۲)

درمختار میں ہے:

"و یوجل منا وقت الخصو مة ما لم یکن صبیا او مریضا او محرما فبعد بلوغه وصحته و احرمه ولو مظاهرا لایقدر علی العتق اجل سنة وشهرین فان وطی مرة فبها و الا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها یتعلق بالجمیع".

(در مختار ص ۱۷۲ ج ۵)

سوال:۔ اگر جماع کرلیتا ہے مگر انزال نہیں ہوتا تو تفریق ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ اگر جماع کرتا ہے اور انزال نہیں ہوتا ہے تو عورت کو دعوی کا حق ہی نہیں ہے تو پھر تفریق کیسے ہوگی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لو لم یکن له ماء ویجامع فلا ینزل لا یکون لها حق الخصومة کذا فی النهایة" (عالمگیری ص ۵۲۵ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ شوہر جماع کرتا ہے مگر منی نہیں ہے کہ انزال ہوتو عورت کو دعوی کا حق نہیں۔ (بہار شریعت، ص ۲۳۲ ج ۲ ہشتم)

سوال:۔ جس کا آلہ اتنا چھوٹا ہو کہ فرج داخل تک نہ پہونچتا ہو تو کیا وہ

Scanned with CamScanner

مجبوب ہے؟

جواب:۔ جس کا آلہ بہت ہی چھوٹا ہو کہ فرج داخل تک نہ پہونچتا ہو وہ بھی مجبوب کے حکم میں ہے یعنی جو حکم مجبوب کا ہے وہی حکم اس کا بھی ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ویلحق بالمجبوب من کان ذکرہ صغیرا جدا کالزر لا من کانت آلتہ قصیرۃ لا یمکن ادخالھا داخل الفرج کذا فی البحر الرائق" (عالمگیری ص ۵۲۵ ج ۱)

سوال:۔ نکاح کے وقت عورت جانتی تھی کہ شوہر مجبوب ہے تو بعد نکاح کیا کرے؟

جواب:۔ اگر عورت نکاح کے وقت جانتی تھی کہ شوہر مجبوب ہے پھر بھی اس سے نکاح کرلیا تو اب بعد نکاح اسے فسخ کا اختیار نہیں ملے گا۔

فتاوی ھندیہ میں ہے:

"و ان کانت امراۃ المجبوب عالمۃ بذالک وقت النکاح فلا خیار لھا کذا فی شرح الطحاوی" (فتاوی ھندیہ ص ۵۲۵ ج ۱)

سوال:۔ اگر شوہر کوڑھی ہے تو عورت کو فسخ کا اختیار ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر شوہر کوڑھی ہو تو محض اس کی وجہ سے عورت کو فسخ کا اختیار نہیں ملے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"اذا کان بالزوجۃ عیب فلا خیار للزوج واذا کان بالزوج جنون او برص او جزام فلا خیار لھا کذا فی الکافی".

(عالمگیری ص ۵۲۶ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلا جنون، جذام

Scanned with CamScanner

،برص یا عورت میں عیب ہو کہ اس کا مقام بند ہو یا اس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہو گئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۲۳۲ ج ۲)

متفرقات کا بیان

سوال:۔ سوگ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ ترک زینت کو سوگ کہتے ہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"والحداد الاجتناب عن الطيب والدهن والكحل والحناء والخضاب ولبس المطيب والمعصفر والثوب الاحمر وما صبغ بزعفران الا اذا كان غسيلا لاينفض ولبس القصب والخز والحرير ولبس الحلي والتزين والامتشاط كذا فى التتار خانية" (عالمگیری ج ۱)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سوگ کے یہ معنیٰ ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا یوں ہی سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۲۴۲ ج ۲)

سوال:۔ شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ مت کرنا تو اس کی عورت پر سوگ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ شوہر نے مرنے سے پہلے منع کر دیا تھا جب بھی اس کی عورت پر

سوگ کرنا واجب ہے بہار شریعت میں ہے کہ طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔(بہار شریعت ہشتم ص ۲۴۳ ج ۲)

سوال :۔عورت حالت احرام میں تھی اور شوہر ثانی اسی حالت میں وطی کر لے تو حلالہ ہوگا یا نہیں؟

جواب :۔اگر چہ حالت احرام میں وطی کرنا حرام ہے پھر بھی حلالہ ہوجائے گا۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"حتى يطئها غيره اى حقيقة او حكما كما لو تزوجت بمجبوب فحبلت منه وشمل ما لو وطئها حائضا او محرمة"

(ردالمحتار ص ۴۱ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اسی حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔(بہار شریعت ہشتم ص ۱۷۸ ج ۲)

سوال :۔عورت سو رہی تھی اسی حالت میں شوہر ثانی نے وطی کر لی تو یہ حلالہ کے لئے کافی ہے یا نہیں؟

جواب :۔عورت سو رہی تھی اور شوہر ثانی نے وطی کر لی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے۔

جیسا کہ درمختار ور دالمختار میں ہے:

"الصواب حلها بدخول الحشفة مطلقا وذوق العسيلة للنائم موجود حكما الا ترى النائم اذا وجد البلل يجب عليه الغسل".

(ردالمحتار ص ۴۶ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ عورت سو رہی تھی یا بے ہوش تھی شوہر ثانی نے اس

حالت میں اس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے۔
(بہار شریعت ہشتم ص ۱۷۹ ج ۲)

سوال:۔ ایلا کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ اپنے نفس کو اپنی منکوحہ کی قربت سے منع کر دینے کا نام ایلا ہے چاہے قسم کے ساتھ موکد ہو یا موقت ہو۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"الایلاء منع النفس عن قربان المنکوحة منعا موکدا بالیمین بالله او غیره من طلاق او عتاق او صوم او حج او نحو ذالک مطلقا او موقتا باربعةاشهر فی الحرائر و شهرین فی الاماء من غیر ان یتخللها وقت یمکنه قربانها فیه من غیر حنث کذا فی فتاوی قاضی خان "(عالمگیری ص ۴۷۶ ج ۱)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت نہ کریگا یا چار مہینہ قربت نہ کریگا عورت باندی ہے تو اس کے ایلاء کی مدت دو ماہ ہے۔ (بہار شریعت، ہشتم ص ۱۸۲ ج ۲)

سوال:۔ اجنبیہ عورت سے ایلا کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ایلا صرف اپنی منکوحہ سے ہو سکتا ہے یا پھر مطلقہ رجعی سے اس لئے کہ یہ بھی منکوحہ کے حکم میں ہے اجنبیہ عورت سے ابتداءً ایلا نہیں کیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ در مختار ردالمحتار میں ہے:

"وشرطه محلیة المراة بکونها منکوحة وقت تنجیز الایلاء ای ولو حکما کمعتدة الرجعی قال فی البدائع والایلاء لاینعقد فی غیر الملک ابتداء وان کان یبقی بدون الملک فخرجت الاجنبیة والمبانة "(در مختار ص ۵۹ ج ۵)

Scanned with CamScanner

بہار شریعت میں ہے کہ ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا مطلقہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ کے حکم میں ہے اجنبیہ سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اس سے ابتداءً نہیں ہوسکتا۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۸۴ ج ۲)

سوال:۔ خلع کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مال کے بدلے میں ملک نکاح کے زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:

"الخلع ازالة ملک النکاح ببدل بلفظ الخلع کذا فی فتح القدیر "(عالمگیری ص ۴۸۸ ج ۱)

بہار شریعت میں ہے کہ مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ہشتم ج ۲ ص ۱۹۳)

سوال:۔ جو چیز مہر نہیں ہوسکتی اسے بدل خلع کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو چیز مہر نہیں ہوسکتی اسے بدل خلع کیا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"فلا یصح ان یقال ما لا یصلح مهرا لا یصلح بدل الخلع لان بعض ما لا یصلح مهرا یصلح بدل الخلع کما مثل".

(ردالمحتار ص ۸۸ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ جو چیز مہر ہوسکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہوسکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہوسکتی وہ بھی بدل خلع ہوسکتی ہے مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کر سکتے ہیں مگر مہر نہیں کر سکتے۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۱۹۴ ج ۲)

سوال:۔ عورت نے کہا کہ میرے ہاتھ میں جو روپئے ہیں ان کے بدلے خلع کرلے اور ہاتھ بالکل خالی ہے تو کیا دینا ہوگا؟

جواب:۔ اگر ہاتھ بالکل خالی ہے تب بھی تین درہم دینا ہوگا۔

درمختار میں ہے:

"خالعنی علی ما فی یدی ولا شئی فی یدھا وان زادت مال او دراھم مھرھا او ثلاثة دراھم فی الثانیة ولو فی یدھا اقل کملتھا".

(درمختار ص ۹۷ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ میرے ہاتھ میں جو روپئے ہیں ان کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپئے دینے ہوں گے مگر اردو میں چوں کہ جمع دو پر بھی بولتے ہیں لہذا دو ہی روپئے لازم ہوں گے۔

(بہار شریعت ہشتم ص ۱۹۷ ج ۲)

سوال:۔ نابالغ لڑکا خود خلع کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی جانب سے اس کا باپ خلع کر سکتا ہے۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"ولا علی صغیر اصلا قال فی البحر وقید بالانثی لانه لو خلع ابنه الصغیر لایصح" (ردالمحتار ص ۱۱۲ ج ۵)

بہار شریعت میں ہے کہ نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا باپ۔ (بہار شریعت ہشتم ص ۲۰۵ ج ۲)

سوال:۔ عنت زوج کی وجہ سے فسخ نکاح جائز ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو جس عورت نے اپنے شوہر کے بارے میں عنین ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے دعویٰ کی سماعت کیسے ہوگی اور فی زمانا ایسی عورت کی عفت کی حفاظت کیسے ہوگی؟

جواب:۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک عنت کی وجہ سے فسخ نکاح جائز نہیں تو جس عورت نے اپنے شوہر کے بارے میں عنین ہونے کا دعوی کیا تو اس کے دعویٰ کی سماعت کا طریقہ یہ ہے کہ عورت قاضی شرع کے پاس

Scanned with CamScanner

دعویٰ کرے اور قاضی شوہر سے دریافت کرے اگر شوہر نامرد اور عنین ہونے کا اقرار کرے تو علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دے تو اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کرلیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا اور اگر جماع نہ کرے اور عورت جدائی چاہتی ہو تو قاضی شوہر کو طلاق دینے کے لئے کہے اگر وہ طلاق دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ قاضی تفریق کردے اب بعد تفریق عورت اپنی عفت کی حفاظت کے لئے جس سنی بریلوی سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”اذا رفعت المراة زوجها الی القاضی وادعت انه عنین و طلبت الفرقةفان القاضی یسأله هل وصل الیها او لم یصل فان اقر انه لم یصل اجله سنة سواء کانت المراة بکرا ام ثیبا وان انکر وادعی الوصول الیها فان کانت المراة ثیبا فالقول قوله مع یمینه انه وصل الیها کذا فی البدائع“(عالمگیری ص ۵۲۲ ج ۱)

اور درمختار میں ہے:

”اذاوجدت المراة زوجها مجبوبا او مقطوع الذکر فقط او صغیره جدا کالزر ولو قصیرا لایمکنه ادخاله داخل الفرج فلیس لها الفرقة وفیه المجبوب کالعنین الا فی مسئلتین التاجیل ومجی الولد فرق الحاکم بطلبها لو حرة بالغة غیر رتقاء وقرناء“.

(در مختار ص ۱٦٦ ج ۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہاں چارۂ کار حاکم شرعی کے یہاں دعوی ہے وہ اس ثبوت کو لینے کے بعد کہ مرد اس پر قادر نہ ہوا مرد کو ایک سال کی کامل مہلت دے کہ اپنا علاج کرے اس سال میں عورت مرد سے جدا نہ رہے اگر سال گزر جائے اور اب بھی قادر نہ ہو تو عورت پھر دعوی کرے اور حاکم پھر

Scanned with CamScanner

ثبوت لینے کے بعد عورت سے پوچھے کہ تو اپنے اس شوہر کے پاس رہنا چاہتی ہے یا اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے اگر عورت بلا تاخیر کہہ دے کہ میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو حاکم ان میں تفریق وجدائی کردے یہ تفریق طلاق ہوگئی اور اب بعد عدت دوسرے سے نکاح کرسکے گی ورنہ نہیں"۔ (فتاوی رضویہ ص ۶۸۷ ج ۵)

سوال :۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو نان ونفقہ نہ دے اور طلاق بھی نہ دے اور عورت شوہر کے نفقہ کی طرف گزر بسر کرنے کے لئے سخت محتاج ہو اور زندگی گزارنے کے لئے شوہر کے نفقہ کے سوا کوئی چیز دستیاب نہ ہو تو کیا اس مسئلہ میں امام اعظم کے نزدیک تفریق کی کوئی صورت نکل سکتی ہے اگر نہیں تو عورت کو اس بلا سے بچانے کی کیا صورت ہے اور فی زمانا فتوی کس پر ہے؟

جواب :۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو نان ونفقہ نہ دے اور طلاق بھی نہ دے اور عورت شوہر کے نفقہ کی طرف سخت محتاج ہو اور زندگی بسر کرنے کے لئے نفقۂ شوہر کے علاوہ کوئی چیز دستیاب نہ ہو تب بھی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تفریق نہیں ہوسکتی۔

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"و لا یفرق بینهما بانواع الثلاثة و لا بعدم ایفاء ہ لو غائبا حقها و لو موسرا" (در مختار ص: ۳۰۶ ج : ۵)

سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ نفقہ نہ دینے پر حاکم اسے مجبور کرے گا نفقہ دے یا طلاق لقوله تعالی: "فامساک بمعروف او تسریح باحسان" لیکن قاضی بطور خود اس وجہ سے تفریق نہیں کرسکتا (فتاوی رضویہ ص: ۹۲۳ ج:۵)

ہاں عورت کو اس بلا سے بچانے کے لیے فی زمانا فتوی یہ ہے کہ بوجہ مجبوری قاضی تفریق کردے۔

Scanned with CamScanner

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنے زوجہ کو نان ونفقہ نہیں دیتا اور اس کی خبر گیری نہیں کرتا اس کے بارے میں اب علمائے اہل سنت نے متفقہ طور پر یہ فتوی دیا ہے کی بحالت مجبوری قاضی شرع تفریق کر سکتا ہے (حاشیہ فتاوی امجدیہ ص:۱۸٦ ج:۳)

اور قاضی کی یہ تفریق طلاق ہوگی اب بعد عدت کسی بھی سنی صحیح العقیدہ سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال:۔ آج کل عام طور پر شادی کے موقع پر دولھا دولھن کو ابٹن لگانے کا رواج ہے اور دولھا کو بھی عورتیں لگاتی ہیں اور عام طور پر بھابھیاں لگاتی ہیں تو کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب:۔ دولھا اور دولھن کو ابٹن لگانا شرعا جائز ہے اور اگر دولھا نابالغ ہوتو اجنبی عورتیں بھی لگا سکتی ہیں مگر دولھا جب بالغ ہوتو عورتیں اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتیں اگرچہ دولھا کی ماں ہو اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابٹن ملنا جائز ہے اور کسی خوشی پر گڑ کی تقسیم اسراف نہیں اور دولھا کی عمر نو دس سال کی ہوتو اجنبی عورتوں کا اس کے بدن پر ابٹن ملنا بھی گناہ وممنوع نہیں ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے (فتاوی رضویہ ص:۱۷۰ ج:۹)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دولھا دولھن کو بٹنا (ابٹن) لگانا مائیوں بٹھانا جائز ہے ان میں کوئی حرج نہیں (بہار شریعت ص:۹۴ ج:۲)

اور دولھن کو ابٹن لگانے میں اگر ستر غلیظ کھلے تو یہ بھی ناجائز وحرام ہے یوں ہی فاحشہ بدکار عورت سے جسم ملوانا اندیشۂ فتنہ کے سبب ناجائز ہے ابٹن لگانے کی مجلس اجنبی مردوں سے پاک ہو ستر کی حفاظت کا انتظام ہو ابٹن لگانے والی عورت سے اندیشۂ فتنہ نہ ہو تو جائز ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال:۔ نکاح کے وقت چھوہارے لوٹنا اور لٹانا کیسا ہے؟

جواب:۔ نکاح کے وقت چھوہارے لوٹنا اور لٹانا جائز ہے اور اس کا جواز حدیث پاک سے ثابت ہے:

"عن معاذبن جبل قال شهد رسول الله صلى الله عليه و سلم املاک شاب من الانصار فلما زوجوه قال على الالفة و الطيرالميمون والسعة فى الرزق بارک الله لكم دففوا على راس صاحبكم فلم يلبث ان جاء ت الجوارى معهن الا طباق عليهااللوز والسكر فامسک القوم ايديهم فقال النبى صلى الله عليه و سلم الا تنتهبون فقالوا يا رسو ل الله انک كنت نهيت عن النهبة قال تلک نهبة العساكر فاما العرسات فلا فرائت رسول الله صلى الله عليه و سلم يجاذبهم و يجاذبونه"(شرح معانی الآثار ص: ۲۳۰ ج:۲)

ترجمہ:۔ یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کی شادی میں تشریف لے گئے تو جب نکاح ہو گیا تو الفت و محبت اور وسعت رزق کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کے سر پر دف بجاؤ تو تھوڑی ہی دیر ٹھہرے تھے کہ اتنے ہی میں چھوٹی بچیاں برتن لے کر آئیں جس میں چھوہارے اور شکر تھے تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا (لوٹنے سے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں لوٹتے ہو؟ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ نے تو لوٹنے سے منع کیا تھا تو فرمایا کہ وہ لشکر سے لوٹ مار ہے اور شادی کے موقع پر نہیں، تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے لوٹ رہے تھے اور وہ لوگ حضور سے لوٹ رہے تھے۔

سوال:۔ بیوی نے ایک کاغذ پر امراتی طالق لکھ دیا اور شوہر سے کہا کہ اس کو پڑھئے اور اس نے پڑھ دیا تو طلاق ہو گی یا نہیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔اس کاغذ کو پڑھنے سے طلاق نہیں ہوگی کیوں کہ اس نے طلاق کا ارادہ ہی نہیں کیا ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

”ولو كتبت امراتى طالق او انت طالق و قالت له اقرأ علىّ فقرأ عليها لم يقع عليها لعدم قصده باللفظ ولا ينافيه قولهم ان الصريح لايحتاج الى النية“(الاشباه ص ۴۵ ج ۱)

سوال:۔انت طالق میں تین طلاق کی نیت کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔انت طالق میں تین طلاق کی نیت کرنا درست نہیں ہے اسی طرح طلاق بائن کی نیت کرنا بھی درست نہیں ہے۔

اشباہ میں ہے:

”ولا تصح نية الثلث فى انت طالق ولا نية البائن“

(الاشباه ص ۴۷ ج ۱)

سوال:۔شادی میں جو چھوہارے لٹانے کے لئے دئے جاتے ہیں ان میں سے خود لٹانے والا اپنے لئے بچا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔شادی میں چھوہارے وغیرہ جو لٹانے کے لئے دئے جاتے ہیں ان میں سے لٹانے والا خود اپنے لئے نہیں بچا سکتا ہے۔

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شادی میں چھوہارے وغیرہ جو لٹانے کے لئے دئے جاتے ہیں تو لٹانے والا ان میں سے اپنے لئے نہیں بچا سکتا ہے اور نہ خود گرے ہوئے کو لوٹ سکتا ہے اور نہ دوسرے کو لٹانے کے لئے دے سکتا ہے۔(بہار شریعت ص ۴۷ ج ۳)

سوال:۔عورت کا نام ہی طالق ہے مرد نے کہا اۓ طالق تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔اگر مرد نے اپنی بیوی سے کہا اۓ طالق اور اس سے طلاق کی

نیت نہیں کی تو طلاق واقع نہیں ہوگی جب کہ اس کی بیوی کا نام ہی طالق ہو۔

اشباہ میں ہے:

"لو قال لها يا طالق وهو اسمها ولم يقصد الطلاق قالوا لايقع كياحر وهو اسمه كما في الخانية "(الاشباه ص ٨٦ ج ١)

سوال:۔ ایک مرد نے اپنی زندہ اور مردہ بیویوں کو جمع کیا اور کہا تم میں سے ایک کو طلاق تو زندہ بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟

جواب:۔ ایسی صورت میں زندہ بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوگی۔

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"لو جمع بين امراته الحية والمية وقال احديكما طالق لاتطلق الحية "(الاشباه ص ٨٨ ج ١)

سوال:۔ شوہر نے مہر ادا نہیں کیا تھا اور بیوی کا انتقال ہو گیا تو بیوی کا دین مہر جو شوہر کے ذمہ ہے وہ کس کو دے گا؟

جواب:۔ جب بیوی کا انتقال ہو گیا تو شوہر اپنے ذمہ کا دین مہر بیوی کے وارثین کو دیگا بیوی کے انتقال کی وجہ سے مہر ساقط نہیں ہوگا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

" فاما اذا قتلت المرأة نفسها فان كانت حرة لايسقط عن الزوج شئى من المهر عندنا "(بدائع ص ٥٨٩ ج ٢)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب کہ عورت مر گئی اور مہر معاف نہیں کیا تو اب یہ عورت کا ترکہ ہے اور اگر اولاد یا باپ نہ ہو صرف ماں اور بھائی ہے تو چھ سہام میں سے دو سہام ماں کے ہیں اور ایک بھائی کا اور تین حق شوہر اب معاف کرنا اس کی ماں اور بھائی کے اختیار میں ہے کہ یہ دونوں معاف کر دیں تو معاف ہو سکتا ہے اور چاہیں تو بقدر اپنے حصہ کے وصول کر سکتے ہیں کہ

Scanned with CamScanner

وہ شوہر کے ذمہ دین واجب الادا ہے۔ (فتاوی امجدیہ ص ۱۴۸ ج ۲)

سوال:۔ شوہر اپنی بیوی کو نہ رخصت کرائے نہ قاعدے سے رکھے اور نہ ہی طلاق دے تو کیا کیا جائے؟

جواب:۔ شوہر سے طلاق کے الفاظ کہلوایا جائے چاہے کچھ دے کر یا زبردستی مگر طلاق کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے اس لئے کی نکاح کی گرہ شوہر ہی کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ''بیدہ عقدة النکاح'' (سورہ بقرہ آیت ۲۳۷)

و ھکذا فی الجزء الثالث من الفتاوی لبحر العلوم ص ۳۸.

سوال:۔ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا تم یہاں سے چلی جاؤ آج سے تم میری ماں ہو تو اس سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب:۔ اپنی بیوی کو ماں کہنا بہت برا ہے لیکن ماں کہنے سے طلاق نہیں پڑتی ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

''لو قال لها انت امی لایکون مظاهرا'' (عالمگیری ص ۲۱۲ ج ۱)

سوال:۔ شوہر کو یہ یاد نہیں کہ کتنی طلاقیں دی ہیں تو کیا کرے؟

جواب:۔ شوہر خود اپنے دل سے سوچے کسی ایک کی طرف اس کا دل جمے تو اسی کے موافق عمل کرے یعنی اس کا غالب گمان ہو کہ دو دیا تو دو مانے اور رجحان اس طرف ہو کہ تین دیا تو تین مانے اور اگر شوہر کا دل فیصلہ نہ کر رہا ہو تو دیانۃً زائد پر عمل کرے۔

ردالمحتار میں ہے:

''ان کان لایدری اثلث ام اقل یتحری وان استویاعمل باشد ذالک علیه'' (ردالمحتار، ج ۵)

وھکذا فی البھار لصدر الشریعة علیه الرحمة.

سوال:۔ گواہوں کے درمیان طلاق کی تعداد میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب :۔ اگر گواہوں کے درمیان تعداد طلاق میں اختلاف ہو تو ان کی گواہی نہیں مانی جائے گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"یشهد احدهما بالف والاخر بالفین لم تقبل بشئی عند ابی حنیفة وکذا طلقة و طلقتان والطلقة الثلث و الصحیح قول ابی حنیفة کذا فی المضمرات"(عالمگیری ص ۵۳۹ ج ۱)

یعنی ایک گواہ نے گواہی دی کہ فلاں پر فلاں کے ایک ہزار باقی ہیں اور دوسرے نے دو ہزار تو امام اعظم کے نزدیک گواہی قبول نہیں کی جائے گی اسی طرح طلاق کے گواہوں میں ایک نے ایک طلاق کہی اور دوسرے نے دو یا تین تو یہ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

سوال :۔ ایک آدمی نے اپنے سسر سے کہا کہ اپنی لڑکی کے لئے دوسرا گھر اور داماد تلاش کر لیجئے میں اسے نہیں رکھوں گا تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ اگر اس نے یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا یا لکھا تو طلاق واقع ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

درمختار میں ہے:

"لاتطلق بها الا بنية او دلالةالحال".

(درمختار، باب کنایات ص ۳۹۳ ج ۵)

سوال:۔ شوہر نے بیوی سے کہا کہ آج سے تو میری بیوی نہیں تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ یہ جملہ الفاظ کنایہ میں سے ہے اس لئے طلاق پڑ جائیگی اگر طلاق کی نیت ہو۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لو قال صرت غیر امرأتی فی الرضاء او السخط تطلق اذا

Scanned with CamScanner

نوی کذا فی الخلاصۃ"(عالمگیری،باب الکنایات ص ۳۷۴ ج ۱)

فتاوی بحرالعلوم میں ہے کہ آج سے تم میری بیوی نہیں کنائی الفاظ میں سے ہے چوں کہ اس میں ایسے جملے موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے اس لئے طلاق پڑ جائے گی۔(ص۱۵۲ج ۳)

سوال:۔مرد اپنی بیوی کو تین طلاق دے کر غیر مسلموں کی پنچایت کے دباو سے رکھنا چاہے تو رکھ سکتا یا نہیں؟

جواب:۔تین طلاق دینے کے بعد اپنی بیوی کو ہرگز نہیں رکھ سکتا ہے جب تک کہ حلالہ نہ کروالے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:"فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره"(سورہ بقرہ،پارہ:۲،آیت:۲۳۰)

اور رہا غیر مسلموں کی پنچایت کے دباؤ کا مسئلہ تو وہ شریعت کے خلاف بالکل معتبر نہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

"و لن يجعل الله للكافرين على المومنين سبيلا"

(پ:۴،سورہ نساء،۱۴۱)

سوال:۔ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق دینا کس امام کے نزدیک ایک طلاق بائن ہے؟

جواب:۔ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق کو ایک طلاق بائن قرار دینا ائمہ مجتہدین میں سے کسی کا مسلک نہیں ہے یہ غیر مقلدوں کا فریب اور مذہب کا کھلواڑ بنانا ہے اگر حلالہ سے ایسی چڑھ ہے تو تین طلاق دیتے کیوں ہیں کیا لوگ دوسرے کی مطلقہ سے شادی نہیں کرتے ہیں۔(ملخصاً فتاوی بحرالعلوم)

سوال:۔گاؤں کی پنچایت نکاح فسخ کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ گاؤں کی پنچایت نہ طلاق دے سکتی ہے اور نہ ہی نکاح فسخ کر سکتی ہے بلکہ پنچایت کو چاہیے کہ مجبور لڑکی پر ترس کھاتے ہوئے کسی طرح شوہر سے طلاق حاصل کریں اگر زبردستی بھی طلاق کے الفاظ کہلوائیں تب بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

ہدایہ میں ہے:

"طلاق المکرہ واقع" (ہدایہ،ص:۴۶۹،ج:۱)

سوال:۔ نکاح کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

جواب:۔ نکاح کرنے کے بہت سے فوائد ہیں جیسے یہ نگاہ نیچی رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشرالشباب من استطاع منکم الباء ة فلیتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء". (بخاری شریف)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف سے نگاہ کو روکنے والا شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جن میں نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھیں اس لیے کہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔

سوال:۔ کیا بیوہ عورت سے نکاح کرنا عار ہے؟

جواب:۔ جی نہیں بیوہ عورت سے نکاح کرنا عار نہیں بلکہ عار سمجھنا حرام اور گناہ ہے فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "کہ بعض لوگ بیوہ عورت سے نکاح کرنا خاندان کے لیے عار سمجھتے ہیں یہ سخت ناجائز وگناہ ہے۔ (انوارالحدیث ص:۳۲۹)

سوال:۔ نکاح کی وکالت کا مروجہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟
جواب:۔ تقریباً پورے ہندوستان میں عام طور پر جو رائج ہے کہ عورت یا ولی سے ایک شخص اذن لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے یہ طریقہ بالکل غلط ہے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنا دے اگر ایسا کیا گیا تو نکاح نکاح فضولی ہوا عورت کی اجازت پر موقوف رہے گا اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے لہٰذا یوں چاہیے کہ جو نکاح پڑھائے وہ خود عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لئے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔ (بہار شریعت، انوار الحدیث ص ۳۳۰)

سوال:۔ کیا بیوی کی موت کے وقت مہر معاف کرانا جائز ہے؟
جواب:۔ بیوی جب موت کے قریب ہو تو مہر معاف کرانا جائز نہیں۔
فتاوی عالمگیری میں ہے:
"لا بد فی صحة حطها من الرضا حتی لو کانت مکرهة لم یصح ومن ان لا یکون مریضة مرض الموت هکذا فی البحر الرائق" (عالمگیری ص ۲۹۳ ج ۱ مصری)
ہندوستان میں عام رواج ہے کہ عورت جب مرنے لگتی ہے تو اس سے مہر معاف کراتے ہیں حالانکہ مرض الموت میں معافی دیگر ورثہ کی اجازت کے بغیر معتبر نہیں یعنی بیوی نے معاف بھی کر دیا تو ایسی حالت میں ورثہ کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔ هکذا فی الجزء الخامس من ردالمحتار۔

سوال:۔ کیا ولیمہ کی دعوت کرنے کا حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا ہے؟
جواب:۔ ہاں دعوت ولیمہ کرنے کا حکم خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"عن انس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اولم ولو بشاۃ"۔

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔ (بخاری شریف)

سوال:۔ عورت کا بغیر عذر معقول کے طلاق مانگنا کیسا ہے؟

جواب:۔ بغیر عذر معقول کے طلاق مانگنا گناہ کبیرہ ہے بلکہ ایسی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما امرأۃ سئلت زوجھا طلاقا فی غیرما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ"(ترمذی و ابو دائود)

یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بغیر کسی عذر معقول کے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

سوال:۔ حدیث شریف میں حلالہ کرانے اور کرنے والے پر جو لعنت آئی ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب:۔ حدیث شریف میں حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر جو لعنت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور اگر ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط نہ لگائی جائے تو کوئی قباحت نہیں بلکہ اگر بھلائی کی نیت ہو تو مستحق اجر وثواب ہے۔

Scanned with CamScanner

درمختار مع ردالمختار میں ہے:

"لعن المحلل و المحلل له بشرط التحليل كتزوجتک علی ان احللک اما اضمر ذالک لا یکره و کان الرجل ماجورا لقصد الاصلاح" (ردالمحتار ص ۵۵۹ ج ۶)

یعنی حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اس صورت میں لعنت کی گئی ہے جب کہ ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے مثلا مرد عورت سے یوں کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اس بات پر کہ تو شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے لیکن اگر حلالہ کی نیت دل میں ہو اور ایجاب وقبول میں حلالہ کی شرط کا ذکر نہ آئے تو اس میں کوئی قباحت و کراہت نہیں بلکہ اگر اصلاح کی نیت سے ہو تو موجب اجر ہے۔ (انوار الحدیث ص ۳۴۹)

سوال:۔ خلوت صحیحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ میاں بیوی کا ایسی جگہ اکٹھا ہونا جہاں مانع وطی کوئی چیز نہ ہو خلوت صحیحہ کہلاتا ہے اور مانع وطی تین چیزیں ہیں:

(۱) طبعی (۲) شرعی (۳) حسی۔ (تعریفات ص ۶۱)

سوال:۔ رجعت کا مطلب کیا ہے؟

جواب:۔ جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو عدت کے اندر اسے اول نکاح پر باقی رکھنا رجعت ہے۔ (تعریفات ص ۶۸)

سوال:۔ لفظ شرکت سے نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ شرکت کا لفظ بول کر نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

درمختار وردالمختار میں ہے:

"فلا یصح بالشرکة قال فی غایة البیان و کذا ای لاینعقد بلفظ الشرکة لانه یفید التملیک فی البعض دون الکل".

Scanned with CamScanner

(در مختار ص ۹۷ ج ۴)

سوال :۔ جوعورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :۔ جوعورتیں ہمیشہ کیلئے حرام ہیں ان کی تین قسمیں ہیں:

(۱) قرابت کی وجہ سے (۲) مصاہرت کی وجہ سے (۳) رضاعت کی وجہ سے۔

بدائع الصنائع میں ہے:

"والمحرمات على التابيد ثلاثة انواع محرمات بالقرابة ومحرمات بالمصاهرة ومحرمات بالرضاع" (بدائع ص ۵۲۹ ج ۲)

سوال :۔ جوعورتیں قرابت کی وجہ سے حرام ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :۔ جوعورتیں قرابت کی وجہ سے حرام ہیں ان کی سات قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) امہات یعنی مائیں (۲) بنات یعنی بیٹیاں (۳) اخوات یعنی بہنیں (۴) عمات یعنی پھوپھیاں (۵) خالات یعنی خالائیں (۶) بنات الاخ یعنی بھتیجیاں (۷) بنات الاخت یعنی بھانجیاں۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"حرمت عليكم امهاتكم و بناتكم و اخواتكم و عماتكم و خالاتكم و بنات الاخ و بنات الاخت و امهاتكم اللاتى ارضعنكم"

(پ : ۴، سورہ نساء ، ۲۳)

بدائع الصنائع میں ہے:

"فالمحرمات بالقرابة سبع فرق الامهات والبنات والاخوات والعمات و الخالات و بنات الاخ و بنات الاخت" (بدائع ج:۲، ص:۵۲۹)

سوال :۔ مطلقہ عورت نے حمل کا دعوی کیا اور دوسال تک نفقہ لیا بعد میں پتہ چلا کہ حمل تھا ہی نہیں تو نفقہ واپس لیا جائے گا یا نہیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ایسی عورت سے نفقہ واپس نہیں لیا جائے گا۔

جیسا کہ اشباہ ونظائر میں ہے:

''ادعت المطلقة الحبل فا ن النفقة الی سنتین فان مضتا ثم تبین ان لا حبل فلا رجوع علیها کما فی فتح القدیر'' (الاشباہ ج:۱،ص:۱۰۵)

اس لیے کہ اگر مطلقہ نے اپنے حاملہ ہونے کا دعوی کیا تو چونکہ حمل کی اکثر مدت دو سال ہے اس لیے دو سال سے زیادہ میں اس مطلقہ کا قول معتبر نہیں ہوگا لیکن دو سال تک اس کے لیے نان ونفقہ واجب ہوگا اور اگر دو سال تک نان و نفقہ دیا جاتا رہا پھر معلوم ہوا کہ حمل تو ہے ہی نہیں تو چونکہ مطلقہ سے بھی اس میں غلطی ہو سکتی ہے تو وہ حمل سمجھتی رہی اور حمل تھا ہی نہیں کوئی بیماری وغیرہ تھی اس لیے اس کو دیا گیا، نان ونفقہ اس سے واپس نہیں لیا جائے گا۔

سوال:۔مطلقہ کا نفقہ شوہر پر ہے مگر عورت سال بھر کے بعد بھی عدت کے جاری رہنے کا دعوی کرتی ہے تو کیا وہ نفقہ پائے گی جب کی عدت صرف تین حیض ہے؟

جواب:۔ مطلقہ عورت کا نفقہ زمانۂ عدت میں شوہر کے ذمہ واجب ہے اور حائضہ کی عدت تین حیض ہے مگر مطلقہ کہتی ہے کہ میری عدت ابھی جاری ہے ختم نہیں ہوئی چار چھ ماہ یا سال دو سال گزر گئے تو ایسا ہو سکتا ہے اس لیے مطلقہ کا قول معتبر ہوگا۔

اشباہ میں ہے:

''ادعت المطلقة امتداد الطهر و عدم انقضاء العدة صدقت و لها النفقة لا ن الاصل بقائها'' (الاشباہ، ج:۱،ص ۱۰۵)

سوال: دولھا کو پالکی میں سوار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دولھا کو پالکی میں سوار کرنا جائز ہے اور اس میں کچھ گناہ نہیں اس لئے کہ یہ ان رسوم مروجہ سے ہی جن کے بارے میں شرع سے اشارۂ طعن نہیں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''نوشہ کو پالکی میں سوار کرنا مباح

جائز ہے لانه من الرسوم اللعادية اللتی لا مغمز فيها من الشرع "(هادی الناس فی رسوم لاعراس ص ۳)

سوال: نکاح کے وقت بندوق چھوڑنا کیسا ہے؟

جواب: وقت نکاح بندوق چھوڑنا جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس سے کسی دوسرے کا نقصان نہ ہو اور اچھے مقصد سے ہو خالص لہو ولعب کے لئے نہ ہو اور اگر صرف کھیل کود کے لئے ہو تو مکروہ ہے سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ''لکڑی پھینکنا بندوقیں چھوڑنا اور اس قسم کے سب جائز ہیں جب کہ اپنے یا دوسرے کی مضرت کا اندیشہ نہ ہو اور ان سے مقصود کوئی غرض محمود جیسے فن سپہ گری کی مہارت ہو نہ مجرد لہو ولعب لانهما من جنس النضال المستثنیٰ فی الحدیث

(مرجع سابق ص ۳).

سوال: سب سے بہتر نکاح کون سا ہے؟

جواب: سب سے بہتر نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو حدیث پاک ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان اعظم النكاح بركة ايسره مونة"
(مشکوٰۃ شریف)

سوال: شادی میں مانگ اور ڈمانڈ کرنا کیسا ہے؟

جواب: شادی میں مانگ اور ڈمانڈ کرنا حرام ہے کیوں کہ یہ بھی ایک طرح سے رشوت ہے اور رشوت حرام ہے حدیث پاک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''الراشی والمرتشی کلا هما فی النار'' یعنی رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ (الحدیث)۔

سوال: کیا لڑکی کو ٹی وی اور کولر وغیرہ دینا درست ہے؟

جواب: ہرگز نہیں بلکہ اس کو سنت قرار دینا جھوٹ، فریب، دھوکہ اور مذہب اسلام کو بدنام کرنا ہے کتے کو اوپر سے بکری کی کھال اڑھا کر اگر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر

Scanned with CamScanner

ذبح کر دیا جائے تو اس کا گوشت حلال نہیں ہو جائے گا آج کل جہیز کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے اور جو غیر ضروری فالتو سامان دئے اور لئے جاتے ہیں ان کو سنت کہنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پڑھیں اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کا اندازہ کریں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''کن فی الدنیا کا نك غریب او عابر سبیل و عد نفسك فی اهل القبور ''یعنی دنیا میں زندگی پردیسی یا مسافر کی طرح گزارو اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو (مشکوۃ شریف ص ۴۵۰)۔

سوال: زیادہ جہیز لانے والی ماڈرن لڑکیوں سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی لڑکیوں سے نکاح کرنا تو جائز ہے لیکن زیادہ پڑھی لکھی اسمارٹ اور ماڈرن لڑکیاں عموماً وبال جان ثابت ہوتی ہیں الٹی خدمت لیتی ہیں اور وہ بوڑھے اور بوڑھیاں جو اپنے لڑکے کے لئے خوب مالدار گھر کی زیادہ جہیز لانے والی ہیروئن تلاش کر رہے تھے ان کا تو خوب علاج کرتی ہیں سمدھیانے کا قیمتی جوڑا پہن کر جو بڑے میاں اور بڑی بی بہت خوش تھے گھر بھر کے جہیز کو دیکھ کر پھولے نہیں سما رہے تھے شادی کے بعد ان کی خوب مرمت ہو رہی ہے اور گھر گھر روتے پیٹتے اور شکوے کرتے پھر رہے ہیں۔

نادانو! ہوش میں آ ؤ دلھن تو وہی بہتر ہے جس نے گھر کا دروازہ کم دیکھا ہو اور جس نے ہر گھر کو دیکھا ہوا گر وہ تم کو گھر گھر اور در در کی ٹھوکریں نہ کھلائے تو بتانا ۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور سبھی کو ہر برائی سے بچائے آمین۔

سوال: شادی میں البم تیار کرانا کیسا ہے؟

جواب: شادی اور غیر شادی کسی بھی موقع پر بغیر ضرورت شرعی کے البم تیار کرانا یا فوٹو کھنچوانا حرام ہے حدیث پاک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''ان اشد الناس عذابا یو م القیامة المصورون ''یعنی بے شک

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے سخت عذاب اسے ہوگا جو تصویر بنا تا ہے اور فوٹوگرافی کرتا ہے۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۸۰) نیز اس میں فضول خرچی بھی ہے اور یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" لا تبذر تبذيرا ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين "یعنی فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ (القران) قرآن وحدیث تو اسے حرام کہہ رہے ہیں لیکن اب فی زمانا اس کا فیشن ہو گیا ہے دولھا اور دلھن اور بارات کے مختلف موقعوں پر طرح طرح کی تصویریں اور فوٹو کھینچ کر کتاب کی شکل میں محفوظ کر لئے جاتے ہیں اس میں طرح طرح کے خلاف شرع گندی اور بے حیائی والی حرکتیں ہوتی ہیں۔ بے پردہ کر کے دلھن کو فوٹو گرافر کے سامنے لایا جاتا ہے اس کو فوٹو گرافر کے سامنے بے پردہ ہونا پڑتا ہے نکاح کے وقت کا فوٹو، رخصتی کے وقت کا فوٹو سسرال میں جب آئے تو سب سے پہلے فوٹو پھر رات میں میاں بیوی کو خاص کمرے میں بٹھا کر پہلے فوٹو وغیرہ وغیرہ، فوٹو گرافی تو اسلام میں حرام ہے ہی لیکن یہاں کئی حرام ہوتے ہیں گویا یہ ایلبم نہیں بلکہ حرام کاموں کی گٹھری ہے۔

سوال: شادی میں بفے سسٹم کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شادی یا غیر شادی میں بفے سسٹم کھانا کھلانا ناجائز اور ممنوع ہے کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کھانا کھانے اور پانی پینے سے منع فرمایا ہے حدیث پاک میں ہے "عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهیٰ ان یشرب الرجل قائما "یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۷۳)

اور دوسری حدیث پاک میں ہے "عن ابی هريرة قال قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم لا یشربن احدمنکم قائما فمن نسی فلیستقی"

یعنی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص نہ پیئے اور جو بھول کر ایسا کرگزرے تو وہ قے کر دے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۰)۔

سوال: شادی بیاہ میں دکھاوے کے لئے زیادہ پیسے خرچ کرنا کیسا ہے؟

جواب: دکھاوے کے لئے کوئی بھی کام ہر موقع پر ناجائز ہے چاہے شادی میں ہو یا غیر شادی میں بلکہ حدیث پاک میں تو اس کو شرک اصغر کہا گیا ہے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "عن محمود بن لبید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرك الاصغر قالوا یارسول الله وما الشرك الاصغر قال الریاء" یعنی حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بارے میں جس چیز سے میں بہت زیادہ ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا یا رسول اللہ شرک اصغر کیا چیز ہے فرمایا ریا یعنی دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۵۹۶ بحوالہ انوار الحدیث ص ۳۳۳)۔

سوال: دولھا کو آنگن یا گھر کے اندر بلانا اور اس کے جوتے چرانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: گھر کے اندر یا آنگن میں دولھا کو بلانا جائز نہیں اور نہ ہی اس کے جوتے چرانا جائز ہے جیسا کہ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولھا کو بلانا اور عورتوں کا بے پردہ اس کے سامنے آنا اور سالیوں وغیرہ کا مذاق کرنا دولھا کے جوتوں کو چرانا پھر زبردستی دولھا سے انعام وصول کرنا وغیرہ یہ سب یقیناً ناجائز وحرام ہیں۔ (جنتی زیور ص ۱۱۳)۔

سوال: خالص شادی کی وجہ سے کالا خضاب استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: خالص شادی کی وجہ سے بھی کالا خضاب استعمال کرنا حرام ہے کچھ لوگ عین شادی کے دن کالا خضاب لگا لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اس دن کی رخصت ہے حالاں کہ اس کا استعمال ہمیشہ حرام ہے حدیث شریف میں تو یہاں تک فرمایا گیا کہ اس کا استعمال کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور جنت تو دور کی بات ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے ''**عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بهٰذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة**'' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کالا خضاب استعمال کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۲ کتاب اللباس
)۔

سوال: شادی کے موقع پر کسی وہابی یا بدمذہب کو دعوت طعام دینا درست ہے یا نہیں؟
جواب: شادی یا کسی بھی موقع پر کسی وہابی یا غیر مقلد یا بدمذہب کو دعوت دینا حرام ہے کیوں کہ یہ سب جہنمیوں کے کتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ''**عن ابی امامة قال قال رسول اللہ ﷺ اهل البدع کلاب اهل النار**'' یعنی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدمذہب دوزخیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۳ بحوالہ انوار الحدیث ص ۴۷) تو اب اس حدیث پاک کی روشنی میں جب آدمی دنیاوی کتے کو بھگا دیتا ہے تو پھر جہنمی کتے کو کیسے بلا سکتا ہے؟

سوال: کسی لڑکی سے منگنی ہوئی اور لڑکے والے نے مٹھائی وغیرہ دی پھر کسی وجہ سے

نکاح نہیں ہوا تو مٹھائی واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: اگر وہ مٹھائی تقسیم ہوگئی تو اب اس کو واپس نہیں لے سکتا ہے کیوں کہ یہ سب چیزیں تقسیم ہی کے لئے دی جاتی ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اس لئے نہیں ہوتی ہیں کہ رکھ لے گا یا خود کھا جائے گا جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس لڑکی سے منگنی ہوئی اسکے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوے وغیرہ آئے پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہوگئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو واپس نہیں لے سکتا ورنہ واپس لے سکتا ہے تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً۔ (بہار شریعت ج ہفتم ص ۶۹)
سوال: لڑکی کو جو چیز دیا تھا بعد میں اس کو واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: اس جہیز کو واپس نہیں لے سکتا ہے اور نہ ہی اس لڑکی کے وارثین واپس لے سکتے ہیں بہار شریعت میں ہے کہ لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے وہ واپس نہیں لے سکتا اور ورثہ کو بھی اختیار نہیں جب کہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔
(بہار شریعت ح ۷ ص ۶۹)۔
سوال: نکاح کے وقت دولھا کو خوشبو لگانا اور گلے میں پھول ڈالنا جائز ہے یا نا جائز؟
جواب: وقت نکاح دولھا کو خوشبو لگانا اور گلے میں پھول کا ہار ڈالنا دونوں چیزیں بلاشبہ جائز ہیں بلکہ خوشبو لگانا تو رسول کریم ﷺ کی سنت ہے اور پھول تو حضور ﷺ کو پسند ہے چنانچہ نسائی شریف کی حدیث ہے ”**عن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال حبب الیّ من دنیا کم النساء والطیب وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة**“ (نسائی شریف)

تم باالله وحسن توفیقه و بفضل حبیبه ﷺ

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
١	قرآن مجید	تنزیل من رب العالمین
٢	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ
٣	تفسیرات احمدیہ	شیخ احمد المعروف بہ ملا جیون قدس سرہ
٤	بخاری شریف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری قدس سرہ
٥	مسلم شریف	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہ
٦	مشکوٰۃ شریف	علامہ ولی الدین طبریزی قدس سرہ
٧	شرح صحیح مسلم شریف	علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ
٨	شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی قدس سرہ
٩	فتاوی افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ
١٠	ہادی الناس فی رسوم الاعراس	〃 〃 〃 〃
١١	تمہید ایمان من آیات القرآن	〃 〃 〃 〃
١٢	العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ	〃 〃 〃 〃
١٣	شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ	〃 〃 〃 〃
١٤	بدائع الصنائع	ملک العلما ابو بکر بن مسعود کاسانی علیہ الرحمہ
١٥	تنویر الابصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد علیہ الرحمہ
١٦	در مختار	محمد بن علی المعروف بہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ
١٧	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ

Scanned with CamScanner

۱۸	ہدایہ اولین	شیخ برہان الدین علی بن ابوبکر علیہ الرحمہ
۱۹	فتح القدیر	امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بہ ابن ہمام علیہ الرحمہ
۲۰	ہدایہ	
۲۱	نہایہ	
۲۲	فتاوی عالمگیری	ملا نظام و جمیع فقہائے ہند
۲۳	بہار شریعت	صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ
۲۴	فتاوی امجدیہ	〃 〃 〃
۲۵	الاشباہ والنظائر	علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ
۲۶	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
۲۷	فتاوی مصطفویہ	حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ
۲۸	فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ
۲۹	فتاوی فقیہ ملت	〃 〃 〃
۳۰	انوار الحدیث	〃 〃 〃
۳۱	فتاوی بحر العلوم	بحر العلوم مفتی عبدالمنان علیہ الرحمہ
۳۲	حیاۃ الحیوان	علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ
۳۳	غلط فہمیاں اوان کی اصلاح	مولانا تطہیر رضا بریلوی
۳۴	تعریفات	مفتی منظور پورنوی
۳۵	الملفوظ شریف	اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ
۳۶	بحر الرائق	زین الدین بن ابراہیم المعروف بہ ابن نجیم علیہ الرحمہ
۳۷	جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفے اعظمی علیہ الرحمہ

Scanned with CamScanner

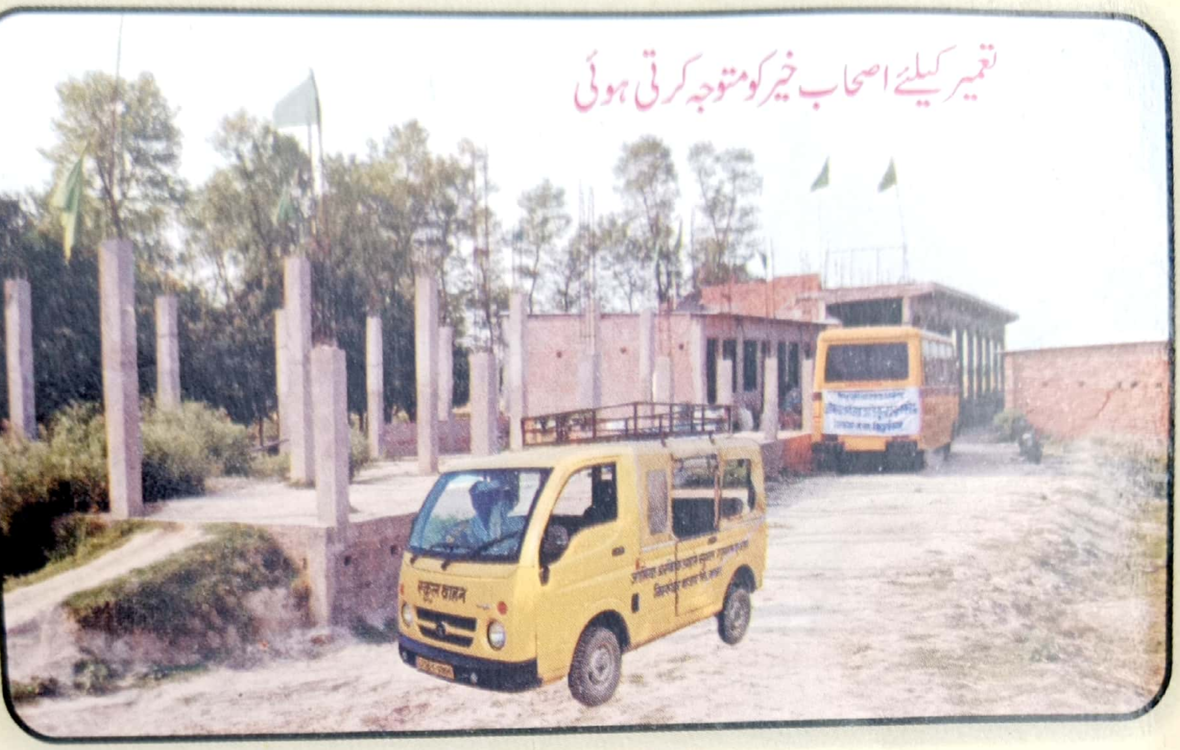

ایک اہم خوش خبری

رفیقان گرامی! آپ حضرات کو یہ جان کر بے حد مسرت ہوگی کہ بسکوہر بازار (جو غیر مقلدوں اور وہابیوں کا مسکن خاص ہے) میں ایک عظیم الشان دانشگاہ بنام **جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا** قائم ہو چکا ہے جس میں سیکڑوں نادر وغریب بچے علم دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرتے ہیں جن کے رہن، سہن، طعام وقیام کا انتظام جامعہ ہی کے ذمہ ہے اور یہ صرف آپ جیسے مخیّر حضرات کے عمومی وخصوصی تعاون سے ہی چل رہا ہے۔ لہٰذا آپ تمامی حضرات سے محبتانہ اپیل ہے کہ اس جامعہ کیلئے زیادہ سے زیادہ مالی امداد دیکر سنیت کے اس عظیم قلعہ کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام

المعلن: جملہ ارکان جامعہ عربیہ اہلسنّت گلشن رضا بسکوہر بازار سدھارتھ نگر یوپی

ترسیل زر کا پتہ

JAMIA ARBIA GULSHAN-E-RAZA EDUCATIONAL SOCIETY

Biskohar Bazar, Siddharth Nagar, U.P. Mob. : 7398405776, 9450549182

S.B.I. Biskohar Bazar

IFSC Code : SBIN0006049 A/C No. 32359058014 اکاؤنٹ نمبر

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner